امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ شریعت

جلد 2 ربیع الثانی 1435ھ بمطابق فروری 2014ء شمارہ 12

دوسرے سال کی تکمیل پر
خصوصی شمارہ

اہداف و مقاصد کی کامیاب ترجمانی

شریعت کی کامیابی کا بڑا ثبوت اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔

ماہنامہ شریعت کی مقبولیت کو اردو بولنے اور سمجھنے والے مسلمانوں کی افغانوں سے ہمدردی اور سچی دوستی کی اچھی مثال سمجھتا ہوں۔

ماہنامہ شریعت کے خصوصی شمارے کے لیے ذبیح اللہ مجاہد کی شریعت سے خصوصی گفتگو

فکری جنگ اور میڈیا کا ہتھیار

2013 میں مجاہدین کی اہم کامیابیاں

اسلامی انقلاب کا نقیب

امریکی ضرور پڑھیں!!

روشن مستقبل کی امید پر!

فرمان نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذااقرض احدکم قرضا فاھدیٰ الیہ اوحملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلھا الا ان یکون جریٰ بینہ وبینہ قبل ذلک

[رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کو قرض دے تو اگر وہ مقروض آدمی قرض دینے والے کو کوئی چیز بطور ہدیہ دے یا سواری کے لئے اپنی سواری پیش کرے تو چاہئے کہ وہ اس کے ہدیہ کو قبول نہ کرے اور اس کی سواری کو استعمال نہ کرے الا یہ کہ ان دونوں کے درمیان پہلے اس کا تعلق اور معاملہ ہوتا رہا ہو۔

تشریح: حدیث کا مدعیٰ اور پیغام یہ ہے کہ سود کا معاملہ اتنا سنگین اور خطرناک ہے کہ اس کے ادنی شبہ سے بھی بچنا چاہئے۔ جب کسی بندہ کو آدمی قرض دے تو اس کی پوری احتیاط کرے کہ اس قرض کی وجہ سے ذرہ برابر بھی دنیاوی فائدہ حاصل نہ ہو۔ اس کے شبہ اور شائبہ سے بھی بچے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ

شریعت

جلد 2 ربیع الثانی 1435ھ بمطابق فروری 2014ء شمارہ 12

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر اعلیٰ : ولید افغان

نائب مدیر : شمس ابدالی

مجلس مشاورت

- ملا اسد افغان
- سلمان بدر
- ہارون بلخی
- فرہاد ہروی
- استاد فریدون

رابطہ کے لیے برقی پتہ:
shariatmagazine@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن ملاحظہ کیجیے:
www.shahamat-urdu.com

قیمت فی شمارہ: 30 روپے

سالانہ زر تعاون: 350 روپے

سالانہ زر تعاون

امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ اور یورپی ممالک........40 ڈالر

سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات........30 ڈالر

بنگلہ دیش........28 ڈالر

ماہنامہ شریعت امارت اسلامیہ افغانستان کا اردو زبان میں واحد اور باضابطہ دینی، ثقافتی اور سیاسی مجلہ ہے، جو امارت اسلامیہ کے میڈیا ونگ اور ثقافتی کمیشن کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ شریعت افغانستان میں جاری کشمکش، حالات وواقعات اور مظلوم مسلمانوں پر روا رکھے جانے والے بھیانک مظالم کا سچا اور چشم دید عکاس ہے۔

عکس درون

- ✓ اہداف ومقاصد کی کامیاب ترجمانی
- ✓ مجاہدین کے لیے لائحہ (آخری قسط)
- ✓ ذبیح اللہ مجاہد صاحب کے تحریری تاثرات
- ✓ صوبہ فاریاب کے عسکری امور کے معاون سے گفتگو
- ✓ شہید مولوی محمد جان صاحب کی حیات اور کارناموں پر ایک نظر
- ✓ میڈیا ونگ کے معاون وسیکرٹری حاجی سلیم کے تاثرات
- ✓ دشمن بھی اعتراف کرتا ہے!
- ✓ 2013 جارحیت پسندوں کے لیے پریشان کن رہا!!
- ✓ روشن مستقبل کی امید پر!
- ✓ ماہنامہ شریعت کا دوسالہ سفر
- ✓ ذبیح اللہ مجاہد سے انٹرویو
- ✓ 2013 میں وقوع پذیر اہم عالمی واقعات
- ✓ فکری جنگ اور میڈیا کا ہتھیار
- ✓ امریکی ضرور پڑھیں!!
- ✓ اسلامی انقلاب کا نقیب
- ✓ ذبیح اللہ مجاہد چند لمحات اپنے عوام کے ساتھ
- ✓ ماہنامہ شریعت کارواں دواں سفر
- ✓ "ماہنامہ شریعت کی کامیابیوں کے 2 سال"
- ✓ 2013 میں مجاہدین کی اہم کامیابیاں:
- ✓ کفری قوتوں کے سامنے ہماری بے حسی
- ✓ افغانستان دسمبر 2013 میں جنگی جرائم

ڈیزائننگ: مولوی محمد فاروق

اداریہ

مدیر اعلی

اہداف ومقاصد کی کامیاب ترجمانی

محترم قارئین ! ماہنامہ شریعت کا چوبیس واں یعنی دوسرے سال کا آخری شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ہم اپنے رب کریم کے بہت ہی شکر گزار ہیں کہ ہمارا شروع کردہ دوسرے برس کا سفر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اردو زبان جو خاصے وسیع ادبی اور نشریاتی میدان کی مالک ہے۔اخبارات ،رسائل وجرائد ، ریڈیو اور ٹی وی چینلز جس میں غالباً ضرورت سے بھی زیادہ ہیں،اس پس منظر میں ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ گویا ماہنامہ شریعت ایک عظیم شاہکار ہے البتہ اتنا ہے کہ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ضرور ہے اس لئے کہ آج دنیا میں سب سے بڑا ایشو اور ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا مسئلہ حق اور باطل کے درمیان جاری موجودہ معرکہ آرائی ہے جس کا سب سے بڑا مرکز آج کل افغانستان ہے ۔مغرب کی زیر اثر عالمی میڈیا نے دنیا کو اس معرکہ کی تصویر نہایت گمراہ کن انداز میں پیش کرکے لوگوں کی ذہنیت خراب کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔جیساکہ عالمی غاصبوں کی جانب سے شروع کی جانے والی جنگ باوجودیکہ اسلام اور مسلمانوں کے استیصال ، مسلمانوں کو محکوم بنانے ، مسلمانوں پر مغربی کلچر کی تسلط،اسلامی دنیا کے بیش بہا خزانوں کی لوٹ مار ،اسلامی ممالک پر قبضہ اور خطے میں اپنے دیگر مذموم مقاصد واہداف کے حصول کے لئے لڑی جانے والی جنگ ہے لیکن دشمن نے عالمی میڈیا کے ذریعے اس جنگ کو اپنی دفاع اور دنیا میں امن قائم کرنے کی جنگ بنا کر پیش کیا ہے۔اور مقابل میں اپنی جان، عزت ،دین اور وطن کی دفاع کی خاطر اپنے وطن کے اندر انتہائی کمزور وسائل کی مدد سے لڑنے والے مجاہدین کو" دہشت گرد "کے نام سے اتنی شہرت دی کہ خود کو محققین ، مبصرین ،صاحب علم ، پکا مسلمان اور اچھا لکھاری سمجھنے والے کئی لوگ بھی مجاہدین کو اسی نام سے لکھنے اور پکارنے لگے۔

افغانستان میں طالبان اپنے سروں کی قربانی دے کر وحشی ،خونخوار اور ظالم فوج کے مقابلے میں اپنی مظلوم وکمزور قوم کی دفاع کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں لیکن اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کی طرف سے "سرویز" کے نام سے جاری کردہ جو جھوٹ عالمی میڈیا نے شائع کیا ہے اس میں غاصب فوج کے ہاتھوں قتل ہونے والے افغانوں کے قتل کی ذمہ داری بھی طالبان مجاہدین کے سر ڈال دی گئی ہے۔

سب جانتے ہیں کہ خطے کے بارے میں غاصب قوتوں کے عزائم انتہائی حد تک خطرناک اور ناپاک ہیں اور غاصبین کے خلاف اپنی دفاع کی جو لڑائی طالبان لڑ رہے ہیں اس کی وجہ سے خطے کے دیگر ممالک بھی غاصبوں کے شر سے محفوظ ومامون ہو رہے ہیں جبکہ عالمی میڈیا اس کے برعکس طالبان کو خطے کے لئے خطرہ اور مغربی طاقتوں کو اس خطرہ سے نجات دہندہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔

گزشتہ ۱۲ برس میں طالبان نے دسیوں ہزاروں معرکوں میں دشمن کو بڑے بڑے جانی اور مالی نقصانات سے دوچار کیا ہے لیکن عالمی میڈیا نے ان میں سے اکثر پر پردہ ڈالا ہے اور آج جب غاصب قوتیں افغانستان میں شرمناک شکست سے دوچار ہو گئیں ہیں اور یکے بعد دیگرے یہاں سے فرار کی کوشش میں ہیں تو عالمی میڈیا نے نہ صرف یہ کہ شکست کی اصل تصویر دنیا کو نہیں دکھائی بلکہ بڑی مکاری اور چالاکی سے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ گویا امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ا فغانستان میں اپنے اہداف حاصل کرکے کامیابی پالی ہے اس لئے اب افغانستان چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

ان کے مقابلے میں امارت اسلامی اپنی عوام کے ساتھ ساتھ دنیا اور خصوصاً عالم اسلام کو حالات کی اصل تصویر دکھانے ،انہیں اپنا پیغام پہنچانے اور انہیں اپنے عزائم اور ارادوں سے باخبر رکھنے کے لئے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی طرف زیادہ توجہ دی ہے،اس کی اہمیت اور افادیت سے بخوبی واقف ہیں ، اور تمام تر مشہور عالمی اور علاقائی زبانوں میں نشریات کی اجراء کی کوشش میں ہیں۔دور حاضر میں عربی زبان کے بعد عالم اسلام کی دوسری بڑی علمی اور ادبی زبان اردو میں دو برس قبل "ماہنامہ شریعت "کے نام سے اردو مجلہ کی اجراء انہی کوششوں کی ایک کڑی ہے۔الحمد للہ پہلے شمارے سے لے کر ۲۴ ویں شمارے تک مجلہ کی اشاعت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو مجلہ کی مقبولیت اور قارئین کے اضافے کی واضح دلیل ہے۔

تسلیم کرتے ہیں کہ مجلہ صحافت کے ہر معیار پر پورا نہیں ہوگا ،اس میں مختلف حوالوں سے کمزوریاں یقیناً ہوں گی لیکن اتنے کم وقت ، کم وسائل ،زیادہ مشکلات اور ناسازگار حالات میں عالمی ،سیاسی اور علمی مضامین نشر کرکے اپنے قارئین کی پیاس بجھانا اور اردو خواں طبقہ تک کامیاب اور منظم طریقے سے اپنا پیغام پہنچانا وہ کامیابی ہے جس پر دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکا۔

ادارہ اپنے قارئین کرام سے مجلہ کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا، نیک خواہشات ، مفید آراء ، تجاویز اور مجلہ کی نشر واشاعت میں خصوصی تعاون کا طالب اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بہترین جزا کا خواستگار ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کے لیے

لائحہ

(قسط نمبر 11 اور آخری قسط)

گذشتہ سے پیوستہ: قارئین کرام! لائحہ کے عنوان سے امارت اسلامیہ کی جانب سے مجاہدین کے لیے مرتب اصول وضوابط کا ترجمہ قسط وار شائع کیا جارہا ہے۔ قسط نمبر 11 ملاحظہ فرمائیں۔

تیرہواں حصہ: نصائح

74۔ ہر گروپ سربراہ کو چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی جہادی تربیت اور دینی اخلاقی تعلیم کے لیے مختلف اوقات متعین کرے۔ جنگ اور اضطراری حالات کے علاوہ دیگر اوقات میں تعلیم وتعلم کا سلسلہ ترک نہ کریں۔

75۔ خطرہ نہ ہو تو مجاہدین نماز مسجد میں باجماعت ادا کریں، اور اگر مسجد جانا مشکل ہو تو اپنے ٹھکانوں میں نماز باجماعت ادا کریں، تلاوت اور ذکر کو خاص توجہ دیں کیوں کہ تلاوت اور ذکر سے دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

76۔ مجاہدین اپنی ساری توجہ عسکری شعبے پر مرکوز رکھیں۔ علاقائی جھگڑوں اور عوامی مسائل میں حصہ لینے سے احتراز کریں۔ کیوں کہ اس سے ایک تو مصروفیت بڑھتی ہے دوسرا مجاہدین کے آپس میں اور عوام کے ساتھ رنجیدگی اور اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ البتہ جہاں بہت ضروری ہو تو مادہ 62 پر عمل کیا جائے۔

77۔ امارت اسلامیہ کے تمام کارکن کوشش کریں کہ مخالفین کی صفوں میں کام کرنے والے لوگوں کو ہتھیار ڈالنے کی ترغیب دیں اس سے ایک طرف تو دشمن کی صفیں کمزور ہوں گی، دوسری طرف داخلی افراد کی جانب سے حائل ہونے والی رکاوٹیں کم ہو جائیں گی، اور مجاہدین کو اسلحے اور دیگر اہم وسائل بھی ہاتھ آئیں گے

78۔ مجاہدین اس بات کے مکلف ہیں کہ عام لوگوں سے اچھے اور اسلامی اخلاق کے مطابق سلوک کریں۔ عام لوگوں کے دل جیتیں اور بحیثیت ایک مجاہد امارت اسلامیہ کی ایسی نمائندگی کریں کہ سارے ہم وطنوں کا تعاون اور ان کی مکمل ہمدردی مجاہدین کو حاصل ہو جائے۔

79۔ مجاہدین ہر طرح کے قومی، لسانی اور علاقائی تعصبات سے خود کو محفوظ رکھیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبية او يدعو لعصبية او ينصر عصبية فقتل فقتلة جاهلية"(جزء من الحديث، مشكوة 319)

ترجمہ: جو شخص نامعلوم جھنڈے تلے لڑتا ہے (یعنی جس کے اچھے برے کا کچھ پتہ نہ چلے اور بغیر بصیرت کے اس میں چلتا رہے) اور جو قومی تعصب کی وجہ سے غصہ دکھاتا ہے (اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے نہیں) یا قومی تعصب کے لیے لوگوں کو دعوت دیتا ہے (اللہ کے لیے نہیں) اور یا قومیت کے لیے کسی کی مدد کرتا ہے (اللہ کے لیے نہیں) پھر وہ مرا تو وہ جاہلیت کے موت مرا۔

80۔ ہر ذمہ دار اپنے ماتحت ذمہ داران سے وقتاً فوقتاً جہادی اجناس اور مالی مصارف کے بارے میں حساب لے۔

81۔ مجاہدین شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے اپنی ظاہری وضع قطع جیسے سر کے بال، کپڑے، بوٹ اور دیگر اشیاء عام لوگوں کی طرح رکھیں۔ جس سے ایک طرف مجاہدین اور مقامی لوگوں کو سیکیورٹی مسائل بھی درپیش نہ ہوں گے دوسری طرف مجاہدین انتہائی آسانی سے ہر طرف آجا سکیں گے۔

چودھواں حصہ: لائحہ کے متعلق سفارشات

82۔ اس لائحہ میں مذکورہ مادوں میں تبدیلی وتغیر کا اختیار صرف امارت اسلامیہ کے "مقام" اور امارت اسلامیہ کی رہبری شوری کو حاصل ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور اگر اس کے کسی مادے میں تبدیلی یا اس کے خلاف عمل کرے تو اس کا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

83۔ مرکزی، صوبائی اور ضلعی کمیشنز کی ذمہ داری ہے کہ یہ لائحہ اور امارت اسلامیہ کے دیگر فرامین اور احکامات مجاہدین تک پہنچائیں۔

84۔ اگر مجاہدین کو ایسا کوئی حل پیش آجائے جس کے متعلق لائحہ میں کوئی بحث نہ کی گئی ہو تو اضلاع کے موجودہ ذمہ داران کے مشورہ سے اسے حل کیا جائے۔ البتہ اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو تو صوبائی ذمہ دار کے مشورہ سے حل کیا جائے۔ اگر ان کے پاس بھی حل کا کوئی راستہ نہ ہو تو تنظیمہ رئیس سے ہدایت لی جائے اور اگر پھر بھی حل نہ ہو تو تنظیمی رئیس مرکزی قیادت سے ہدایت لے۔

85۔ درجہ بالا تمام مادوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر ان احکامات سے سرتابی کی کوشش کرے گا یا چشم پوشی کا ارتکاب کرے گا تو اس کے ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

***

ماھنانہ شریعت : دوسالہ کارکردگی کا مختصر جائزہ

امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد صاحب کے تحریری تاثرات

ہر الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا ادارے کی تاسیس، اجراء اور استقلال کے خصوصی اہداف ہوتے ہیں۔ امارت اسلامیہ کی میڈیا ونگ کے زیر سایہ آج سے دو سال قبل شرعی، جہادی اور اجتماعی اہداف کے حصول کیے لیے ماہنامہ شریعت کا آغاز کیا گیا۔

آج جب مجلے کے دو سال پورے ہونے کو ہیں، شریعت نے اپنے سفر کے دوران قارئین کی ذہن سازی اور انہیں پیغام رسانی کا فریضہ پوری تندہی سے انجام دیا ہے۔ خطے اور افغانستان کے حوالے سے قارئین اور چاہنے والوں کو روشنی میں رکھا اور رواں مقدس جہاد میں پرنٹ میڈیا کی جنگ میں ایک مؤثر قوت کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ماہنامہ شریعت نے اپنے ڈیزائن اور مواد کے اعتبار سے بہت کم وقت میں قارئین کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ یہ مجلہ امارت اسلامیہ کے سرکاری موقف کے حوالے سے ہر ماہ اپنے قارئین کو آگاہ رکھتا ہے۔ تجزیاتی اور علمی مضامین سے دنیا خصوصا اسلامی دنیا کے حالات، ترقی اور مسائل سے لوگوں کو باخبر رکھتا ہے۔ مجلے کے وسط میں چار رنگین صفحات پر افغانستان میں جارحیت پسندوں کی شکست کی تصویری روداد پیش کرتا ہے۔ اور آخری صفحے پر قارئین کو محاذوں کی سیر کراتا ہے اور مختصرا ایک چارٹ میں مجاہدین کی کامیابیوں، قربانیوں اور کارروائیوں کی تفصیلات بتاتا ہے۔

گذشتہ صورتحال کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ماہنامہ شریعت الحمدللہ اپنے قارئین اور محبت کرنے والوں کو مطمئن رکھنے میں کامیاب ہے۔ امارت اسلامیہ کی پالیسیوں اور طریقہ کار کی اچھی ترجمانی کر رہا ہے۔ ماہنامہ شریعت اردو بولنے اور سمجھنے والے علاقوں میں مسلمانوں کی وہ ساری تشویشیں دور کرتا ہے جو ایمانی ہمدردی کی وجہ سے امارت اسلامیہ کے ساتھ لوگوں کو لاحق تھیں۔

ابھی جب ماہنامہ شریعت کے دو سال پورے ہوگئے ہیں اور یہ اپنی کامیابیوں کا تیسرا سال شروع کر رہا ہے ہم دل کی گہرائیوں سے امارت اسلامیہ کے ثقافتی کمیشن، مجلے کے مدیر مسئول، ڈیزائنرز، لکھاریوں، تجزیہ نگاروں اور تمام کارکنوں کو گذشتہ کامیابیوں کے حوالے سے مبارک باد دیتے ہیں اور مستقبل میں ان کے لئے مزید کامیابیوں کی دعا کرتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ انتہائی زیادہ محدود وسائل اور افرادی قلت کے باوجود مجاہدین کی یہ خدمت قبول اور مقبول عام بنادے۔ اللہ کرے ان کوششوں کی برکت سے امارت اسلامیہ کے ستون اور مضبوط ہوجائیں اور مسلسل کامیابیوں کے اس تسلسل میں مزید خدمات کا ذریعہ بن جائے

آمین یارب العالمین

ذبیح اللہ مجاہد

❖❖❖

صوبہ فاریاب میں گزشتہ سال اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں

فاریاب کے عسکری امور کے نگران قاری صلاح الدین سے گفتگو

انٹرویو: حبیب مجاہد

رواں ہجری قمری سال کا ۱۷ ربیع الاول کی صبح وعدے کے مطابق صوبہ فاریاب کے لئے امارت اسلامیہ کے جہادی مسئول کے ساتھ ایک نشست کرنے کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا، فاریاب کے عسکری امور کے نگران قاری صلاح الدین کا تعلق اسی صوبے کے ضلع المار سے ہے، موصوف کے ساتھ گزشتہ جولائی میں بھی ایک ملاقات ہوئی تھی، اب ایک بار پھر میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ فاریاب میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے حوالے سے ایک نشست کا اہتمام کروں، قاری صاحب کے گھر پہنچا تو وہاں ان کے ساتھ دوسرے مجاہدین بھی تشریف فرما تھے، روایت کے مطابق پہلے چائے اور ناشتہ سے خاطر تواضع کی، پھر شمالی صوبوں سے آئے ہوئے مجاہدین کے ساتھ مختلف مسائل پر ان کے ساتھ گفتگو ہوئی، جب وہ فارغ ہوئے تو قاری صاحب کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا اس موقع پر قاری صاحب کے ساتھ فاریاب کے دوسرے ذمہ دار مجاہدین بھی بیٹھے تھے جو معلومات کی یاددہانی کے لئے ان کے ساتھ تعاون فرمارہے تھے۔

سوال: گزشتہ سال فاریاب میں مجاہدین نے کونسی قابل ذکر کامیابی حاصل کی؟

جواب: گزشتہ سال کے دوران صوبہ فاریاب میں مجاہدین نے بہت کامیابیاں حاصل کیں جن میں قابل ذکر مختلف علاقوں کی فتوحات، دشمن کی چیک پوسٹوں اور اہلکاروں کو ختم کرنا شامل ہے، گزشتہ ماہ کے دوران خالد بن ولید آپریشن کے تحت فاریاب کے قیصار، المار، خواجہ موسی، دولت آباد اور چہل گزی اضلاع میں حکومتی حامی ملیشیا کے اہلکاروں کا صفایا کردیا گیا، ان اضلاع میں مجاہدین نے دشمن کے مورچوں پر پے درپے تابڑ توڑ حملے کئے جس کے نتیجے میں پولیس، حکومتی حامی ملیشیا اور دیگر مقامی سرکاری اہلکار علاقے سے فرار ہوچکے ہیں، سرنڈر ہوچکے یا پھر قتل کردیئے گئے، اب مذکورہ اضلاع کے نوے فیصد علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے، اور وہاں مجاہدین کی رٹ قائم ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ گزشتہ سال کے دوران صوبہ فاریاب میں انقلاب آچکا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور وسیع علاقہ فتح ہوچکا ہے، اب فاریاب کے دس اضلاع میں نوے فیصد علاقوں پر ہمارا کنٹرول ہے اسی طرح مجاہدین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور منظم بھی ہوئے ہیں یہاں تک کہ قیصار اور چہل گزی میں بیک وقت مجاہدین نے آپریشن کیا جس میں گیارہ سو مجاہدین شریک تھے جس سے مجاہدین کی قوت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے، دوسری اہم بات یہ ہے کہ عوامی حمایت میں بھی اضافہ ہوا ہے، جن علاقوں پر ہمارا کنٹرول ہے وہاں عوام مکمل طور پر مجاہدین کو سپورٹ کررہے ہیں اور ہم نے یہ ساری کامیابیاں عوام کی حمایت اور تعاون سے حاصل کی ہیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ فاریاب کے اضلاع کے نوے فیصد علاقے ہم فتح کرچکے ہیں وہ کون سے اضلاع ہیں؟

جواب: المار، قیصار، چہل گزی، خواجہ موسی، شیرین تگاب، دولت آباد، پشتون کوٹ، لولاش، بندر اور گورزیوان وہ اضلاع ہیں جہاں دشمن برائے نام موجود ہے اور ان اضلاع کے نوے فیصد علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، اس کے علاوہ ضلع اندخوی کے بیشتر علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول برقرار ہے، صرف خان چارباغ، بلچراغ اور قرمقل وہ علاقے ہیں جہاں دشمن کا تسلط قائم ہے۔

سوال: آپ نے گزشتہ سال کے دوران عسکری کارروائیوں کی طرف اشارہ کیا اس حوالے سے معلومات دیں کہ کونسی اہم کارروائیاں کی گئیں؟

جواب: گزشتہ سال کے دوران مجاہدین کی عسکری کارروائیوں کی تعداد 213 تک ہے لیکن یہاں میں آپ کو خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد چند اہم اور کامیاب کارروائیوں کی تفصیل بتاتا ہوں۔

ایک بار مجاہدین نے قیصار اور چہل گزی کے اضلاع میں جہاں

دشمن نے حکومتی حامی ملیشیا کے اہلکاروں کو بھرتی کیا تھا دشمن کے خلاف بڑی کارروائی کا آغاز کیا جس میں گیارہ سو مجاہدین شریک تھے، اس کامیاب کارروائی میں دشمن کے 19 مورچے فتح ہوگئے، نیز قیصار کے سنجیتک، بورغان، یکہ باغ، قوچقار، چینار اور کاکری علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول آگئے، اسی طرح چہل گزی کے اصحاف کہف کا علاقہ اور اس کے قریبی علاقوں پر مجاہدین اپنا کنٹرول سنبھال لیا اس کارروائی کے بعد ان اضلاع میں دشمن کے سو سے زائد اہلکار ہتھیار پھینک کر فرار ہوگئے یا سرنڈر ہوگئے۔

اسی طرح گزشتہ سال نومبر کے پہلے روز ضلع المار میں مجاہدین نے کامیاب آپریشن کیا جس میں المار کے سات سو مجاہدین نے شرکت کی، یہاں دشمن کا بڑا فوجی قافلہ آیا تھا جس میں بڑی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی فوجی شریک تھے جن کا مقصد مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنا تھا، مجاہدین نے پہل کرتے ہوئے ان پر تابڑ توڑ حملہ کردیا جس میں دشمن کا بھاری جانی ومالی نقصان ہوا، یہ لڑائی دو روز تک جاری رہی جس میں شاہین چھاونی ایک کمانڈر جنرل امان قتل ہوا، دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ ہوئے اور ۴۲ فوجی اہلکار ہلاک کئے گئے، اس لڑائی میں تین مجاہدین شہید اور چار زخمی ہوئے۔

گزشتہ سال کی اہم کارروائیوں میں ضلع خواجہ موسی کا آپریشن بھی قابل ذکر ہے جو مذکورہ ضلع کے عطاخان خواجہ کے مقام پر سرحدی ملیشیا کے مورچوں پر کیا گیا، اس آپریشن میں چھ سو مجاہدین نے حصہ لیا جس کے نتیجے میں اس علاقہ پر مجاہدین نے مکمل طور پر اپنا کنٹرول حاصل کرلیا، سرحدی پولیس کے مرکز پر مجاہدین نے سفید پرچم لہرایا، کمانڈر صمد ہلاک ہوا اور دوسرے اہلکار فرار ہوگئے۔

گزشتہ سال 19 نومبر میں ضلع المار کے علاقے شاخ میں مجاہدین نے ایک بڑی کارروائی کی، شاخ ایک وسیع علاقہ ہے جس کا اپنا ایک بڑا بازار بھی ہے، پہلے یہ علاقہ دشمن کے زیر کنٹرول تھا جس پر مجاہدین نے کارروائی کی جس میں اٹھ سو مجاہدین شریک تھے، پورا ایک دن شدید لڑائی جاری رہی بالآخر دشمن کو عبرتناک شکست سے دوچار کردیا گیا، اس علاقے پر مجاہدین نے اپنا کنٹرول سنبھال لیا، دشمن کے ۸ ٹینک تباہ ہوئے، ۳۹ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ اس جانب ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہوئے۔

یہ تمام کارروائیاں خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد کی گئیں، اللہ کا شکر ہے تمام کارروائیاں کامیاب رہیں اور بہت سارے علاقوں پر مجاہدین نے اپنا کنٹرول سنبھال لیا۔ خالد بن ولید آپریشن کے اعلان کے بعد صوبہ فاریاب میں دشمن کے کئی اہم کمانڈرز، جرائم پیشہ اور اسلام دشمن عناصر کو ہلاک کیا جا چکا ہے جس کی تعداد 37 ہے، جس میں مشہور کمانڈرز شاہین چھاونی کے جنرل امان، کوماندو کے کمانڈر عبدالغفار، پشتون کوٹ میں حکومتی حامی ملیشیا کے کمانڈر جنرل سرور، المار کے غلام محمد، اولیاء قل، شیرین تگاب کے خال ضابط، بلچراغ کے محمد ظاہر اور المار کے کمانڈر کمال قابل ذکر ہیں۔

سوال: قاری صاحب آپ نے کہا کہ فاریاب کے بہت سے علاقوں پر اب مجاہدین کا کنٹرول ہے کیا ان علاقوں میں امن قائم ہے اور عوام کے لئے کیا خدمات کی گئی ہیں؟

جواب: ہم نے حتی الوسع مفتوحہ علاقوں میں انتظامی عملداری یقینی بنائی ہے، عوام کی بہتری کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے گئے، جن چیزوں کی انہیں فوری ضرورت تھی ہم نے ان پر فوری کام شروع کیا اور انہیں وہ سہولیات فراہم کی گئیں، حکومتی نظام کا قیام، عوامی مسائل کے حل کے لئے عادلانہ عدالتی نظام کا قیام، تعلیم اور تربیت، صحت اور دیگر شعبوں میں اصلاحات کے ساتھ ایک مضبوط حکومتی نظام قائم کیا گیا، صرف ضلع المار میں 15 مدارس، 7 دارالحفاظ اور 3 دارالایتام قائم کئے گئے جہاں بچے تعلیم حاصل کررہے ہیں، پورے صوبے کی سطح پر شعبہ تعلیم کی تفصیل ہمارے شعبہ تعلیم کے سربراہ کے پاس ہے ان سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد قاری صاحب نے صوبائی کمیشن کی رپورٹ پیش کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاریاب کے مفتوحہ علاقوں میں مجاہدین نے حکومتی وانتظامی عملداری یقینی بنائی ہے، منظم اور مضبوط حکومتی نظام قائم کیا گیا ہے، تمام محکمے فعال ہیں اور کام کررہے ہیں، مجاہدین نے علاقے میں مثالی امن وامان قائم کیا ہے، جرائم کی روک تھام کی گئی اور ہر ایک کو اس کا حق دیا گیا۔

اس رپورٹ کا ایک حصہ ملاحظہ ہو جس سے مجاہدین کی فعالیت

> اگرمیں یہ کہوں کہ گزشتہ سال کے دوران صوبہ فارباب میں انقلاب آچکاہے تومبالغہ نہ ہوگاکیونکہ بڑی تبدیلیاں رونماہوئیں اوروسیع علاقہ فتح ہوچکاہے.اب فارباب کے دس اضلاع میں نوے فیصدعلاقوں پرہمارا کنٹرول ہے اسی طرح مجابدین کی تعدادمیں بھی اضافہ ہواہے اورمنظم بھی ہوئے ہیں یہاں تک کہ قیصاراورچہل گزی میں بیک وقت مجابدین نے آپریشن کیاجس میں گیارہ سومجابدین شریک تھے جس سے مجابدین کی قوت کااندازہ بخوبی لگایاجاسکتاہے.

کااندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یک زن بنام... بنت.... درولسوالی دولت اباد ساعت ۲ بجہ شب بتوسط تفنگچہ کشتہ شدہ بود، حادثہ در قریہ سرنیگ صورت گرفتہ بود، مجاہدین ساعت پنج صبح بہ محل حادثہ رفتند، محل قتل رادیدند، در محل حادثہ ۲ پوچک مرمی تفنگچہ پیدا کردند، وہمچنین در محل حادثہ نقش پای قاتل رادریافتند، از نقش پای قاتل عکس گرفتند وتپ تلاش کردند تا جای آمد ورفت قاتل شناسای شود، بعد از تلاش مجاهدین داحل قریہ انہا خانہ ای دریافتند کہ صاحب نقش پای بہ آن امدورفت داشتہ است، ازین خانہ شخصی بنام.......... ویک تفنگچہ بہ ست آمد، بعد از گرفتاری شخص معہود بدون جبر واکراہ بہ جرم خویش اقرار کرد، اما شخص معہود بہ معاون ولسوال دولت اباد سپردہ شد تا بعد اقضیہ بہ محکمہ تحویل گردد

صوبہ فاریاب کی اس رپورٹ میں لوگوں کے ایک دوسرے پر قائم کئے گئے مقدمات اوراس کی سماعت اورانصاف پر مبنی فیصلے، مجاہدین کی تربیت، ان کی صفوں پر کڑی نگرانی، مکافات اور مجازات وغیرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو مجاہدین کے مضبوط انتظامی نظم اورڈسپلن کی دلیل ہے۔

قاری صاحب نے یہ بھی بتایا کہ فاریاب میں اب 95 فیصد مقدموں کی سماعت ہمارے شرعی عدالتوں میں ہوتی ہے کیونکہ ہمارے عدالتی نظام میں رشوت کا کوئی تصور بھی نہیں ہے، فوری انصاف مہیا کیا جاتا ہے اور شریعت کی بنیاد پر فیصلے سنائے جاتے ہیں۔

قاری صلاح الدین نے کہا کہ ہم مجاہدین کی تربیت اوراصلاح کے لئے بھی کام کررہے ہیں، امارت اسلامیہ کی جانب سے دی گئی ہدایات، پالیسی اوردستور پر عملدرآمد کے ساتھ مقامی سطح پر بھی ان کے لئے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے، انہوں نے مجھے ایک صفحہ دکھایا جس میں مجاہدین کی تربیت اوراصلاح کے لئے 18 دفعات پر مشتمل ہدایات درج کی گئی تھیں۔

جس میں لکھا تھا کہ مجاہدین خلوص نیت، اطاعت، اتفاق اورآپس میں اتحادونفاق بر قرار رکھیں، اللہ تعالی کاذکر کثرت سے کرتے رہیں، انتظامی امور پر توجہ دیں، جنگ کے دوران تدبیر اپناتے ہوئے چاک وچوبند رہیں، شہری ہلاکتوں کی بھرپورروک تھام کریں، مال غنیمت میں دیانتداری کریں، عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، اپنے ساتھیوں کی تعلیم اورتربیت پر توجہ دیں، عام مجاہدین عوام کے مقدمات اوران کے مسائل میں مداخلت سے گریز کریں، امارت اسلامیہ کے دستور پر عمل درآمد کرنا ہر مجاہد کے لئے لازمی ہے اور جس نے مخالفت کی اسے سزادی جائے گی، مجاہدین قومی، لسانی اور علاقائی تعصب سے دور رہیں اوراس قسم کی دوسری ہدایات تھیں۔

سوال: قاری صاحب آخر میں قارئین کے لئے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: میں چاہتا ہوں کہ آپ کی توسط سے اپنے ہم وطن بھائیوں اور مقامی لوگوں کو یہ پیغام دوں کہ مجاہدین کے خلاف کئی برسوں سے جھوٹا پروپیگنڈا کیا جارہا تھا آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور مشاہدہ کیا کہ وہ نہ غیر ملکی ہیں اور نہ ہی دوسروں کے آلہ کار ہیں بلکہ اسی وطن کے باشندے اوراسی دھرتی کے باسی ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کے تمام پروپیگنڈے غلط اور جھوٹے ہیں۔ دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ حقیقت کاادراک کرنے کے بعد آپ لوگ مجاہدین کے ساتھ کھل کر تعاون شروع کریں، اپنے رشتہ داروں کو دشمن کی صفوں سے نکالیں گے، کیونکہ آپ لوگوں نے دیکھا کہ دشمن کتنا ظالم اور خونخوار ہے جو مسلمانوں پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

آپ لوگوں نے خود دیکھا کہ قرہ غوابلو کے علاقے میں دشمن نے آپریشن کے نام پر شہریوں پر کتنا ظلم ڈھایا، بچوں اور خواتین کو بے دردی سے شہید کیا، 13 گھروں کو نذر آتش کیا، نجار قلعہ میں 42 گھروں کو لوٹ لیا، حکومتی حامی ملیشیا اور پولیس کے وحشی اہلکاروں نے غریب عوام کے گھروں میں کیا لوٹ مار کی۔ یہ وحشی اہلکار استعماری کفری قوتوں کے آلہ کار ہیں اوران کے مفادات کی تحفظ کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور عوام پر مظالم ڈھا رہے ہیں، عوام اُن کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں بلکہ ان کے کرتوتوں کو دیکھیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ساتھ کوئی غیر شرعی سلوک نہیں کیا جائے گا، کسی کے سر اور مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، آپ نے دیکھا کہ ہم نے پشتون کوٹ، المار، قیصار، چہل گزی، لولاش، شرین تگاب، جمعہ بازار اور دولت آباد میں ان افراد کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزادی جنہوں نے مجاہدین کے نام پر جرائم کا ارتکاب کیا اور عوام پر ظلم کیا، اگر آپ لوگوں کو کسی سے بھی کوئی شکایت ہے تو ہمیں بتادیجئے آپ کو مایوسی نہیں ہوگی۔

علاقے کے علماء کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ اپنے مجاہدین کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، مجاہدین کو ان کی رہنمائی کی ضرورت ہے اگر جہاد کے ساتھ علم کی روشنی نہ ہو تو مجاہدین غلط راستے پر چلیں گے اوراپنی منزل تک نہیں پہنچ سکیں گے، اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے علماء کرام ہر وقت مجاہدین کے ساتھ رابطے میں رہیں، ان کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کریں، انہیں ہدایات دیں، ان کی تربیت اوراصلاح کی کوشش کریں تاکہ غلط کاموں کا راستہ روکا جاسکے۔

☼☼☼

عبدالرؤف حکمت

شہید مولوی محمد جان صاحب کی حیات اور کارناموں پر ایک نظر

پیدائش اور ابتدائی حالت زندگی:

مولوی محمد جان تخلص جو مولوی احمد جان کے نام سے بھی مشہور تھے حاجی عبدالرؤف کے صاحبزادے تھے۔ آپ صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ کے گاؤں برلی کے ایک دیندار اور جہادی گھرانے میں 1392ھ ق میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے استاد مولوی عبدالحئی یزدانی سے حاصل کی اور پندرہ سال کی عمر میں مزید علم حاصل کرنے کے لیے مدارس کا رخ کیا۔ اور افغانستان و پاکستان کے مختلف مدارس میں پڑھتے رہے، تعلیم کے آخری مراحل میں شمالی وزیرستان میرانشاہ میں عظیم جہادی قائد مولوی جلال الدین حقانی کے مدرسے جامعہ منبع العلوم میں داخل ہوگئے۔ اور یہیں سے جہادی زندگی کا آغاز کیا۔

کمیونزم کے خلاف جہاد:

کمیونزم کے خلاف جہاد کے دور میں مولوی محمد جان عنفوان شباب میں تھے۔ انہوں نے باقاعدہ جہاد کا آغاز صوبہ خوست کے جہادی معرکوں سے کیا۔ وہ حقانی صاحب کے مدرسے سے دیگر مجاہدین طلبہ کے ساتھ مختلف محاذوں پر جاتے اور جہادی کارروائیوں میں حصہ لیتے۔ کارروائیوں کے بعد خوست کے مضافاتی علاقے "بڑی" میں حقانی صاحب کے مشہور جہادی مرکز میں رہتے۔

حقانی صاحب کی قیادت میں لڑا جانے والا خوست کی فتح کا آخری معرکہ جو 17 دن جاری رہا تاریخ میں کمیونزم کے خلاف جہاد کا سب بڑا تاریخی کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ مولوی محمد جان رحمہ اللہ اس معرکہ میں شریک رہے۔ خوست شہر کی فتح کے بعد حقانی صاحب نے پکتیا کے مرکز گردیز پر حملے شروع کیے۔ مولوی محمد جان صاحب گردیز شہر کے قریبی علاقے مہلن میں حقانی صاحب کے جہادی کیمپ میں رہے۔ وہ حقانی صاحب کی تمام جہادی تشکیلات میں اس وقت تک شامل رہے جب تک کیمونزم کا مکمل صفایا نہیں ہوا۔

تنظیمی ذمہ داریاں اور بیت المال کا دفاع:

مولوی محمد جان کے ایک قریبی ساتھی قاری ضعیف کہتے ہیں گردیز پر قبضے کے بعد مولوی محمد جان صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ گردیز کے شہر میں رہنے لگے۔ اس دور میں خود مسلح جنگجو عوامی املاک اور دولت لوٹتے رہے۔ تمام سرکاری املاک پر تنظیمی ڈاکوؤں کا قبضہ تھا۔ اس دور میں ان بے لگام ڈاکوؤں کی حالت ایسی تھی کہ کوئی ان کا راستہ نہیں روک سکتا تھا۔ مولوی محمد جان صاحب نے اپنی جرات اور بہادری کی برکت سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور آس پاس کے گھروں اور بیت المال ک حفاظت احسن طریقے سے کی۔

قاری ضعیف کا کہنا ہے کہ گردیز میں صوبائی ہیڈکوارٹر کی عمارت کے ساتھ ایک سرکاری عمارت تھی جس میں بہت سی سرکاری گاڑیاں کھڑی تھیں۔ جو تاحال ان ڈاکوؤں کے دستبرد سے محفوظ تھیں۔ ایک دن ہم نے دیکھا کہ ایک ڈاکو لوٹ مار کے ارادے سے اس عمارت میں داخل ہوا۔ مولوی محمد جان نے اسے دیکھتے ہی پکڑ کر معمولی سزا کے بعد چلتا کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے بہت سے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے ہیڈکوارٹر کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ان سے مذاکرات کیے جائیں۔

قاری ضعیف کا کہنا ہے اس وقت میں دفتر سے نکلا میں نے دیکھا مولوی محمد جان راکٹ میں گولہ فٹ کیے ایک ڈاکو کے ساتھ بحث کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب ان سے کہہ رہے تھے کہ یہیں سے واپس لوٹ جاؤ ورنہ سخت خطرناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ڈاکوؤں کے اس گروپ کا کمانڈر کہہ رہا تھا کہ ہمیں لوگوں نے بتایا کہ اس عمارت میں طالبان رہتے

ہیں وہ بہت اچھے لوگ ہیں تم ان سے ملو اور بات چیت سے مسئلہ حل کر دو۔ مولوی محمد جان نے جواب میں کہا" تمہیں جس نے بھی کہا کہ طالبان اچھے لوگ ہیں اس نے برا کیا ہے۔ ہم بیت المال کی حفاظت میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے اور نہ ہی ہم کسی کو عام آبادیوں کے لوٹنے کی اجازت دیتے ہیں۔

یہ لوگ جو شکل سے عادی چور اور ڈاکو لگتے تھے انہوں نے کہا ہمارا تعلق ملی محاذ نامی تنظیم سے ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں اس سرکاری عمارت کی چھت پر مورچہ بنائیں۔ مولوی محمد جان نے ان سے کہا واپس چلے جاؤ تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ دوسرے علاقوں کی طرح یہاں بھی اس محفوظ علاقے میں چوری اور لوٹ مار شروع کر دو۔ ان لوگوں نے مولوی محمد جان صاحب کا یہ جارحانہ رویہ دیکھا تو وہیں سے واپس ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب نے بیت المال کے سرمائے کا تحفظ کیا۔

تحریک طالبان میں شمولیت اور خدمت:

کمیونزم کے خلاف جہاد کے خاتمے کے بعد انہوں نے ایک بار پھر اپنی دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس وقت تحریک طالبان کے سربکف غازیوں کے لشکر کابل کے مضافات میں پڑاؤ ڈال رہے تھے مولوی صاحب اس وقت خیبر پختونخوا ضلع ہنگو کے علاقے زرگری میں مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں دورہ حدیث کر رہے تھے۔ انہوں نے اسی سال اسی مدرسے کے شیخ الحدیث، مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے شاگرد شیخ الحدیث حضرت بہرہ مند صاحب رحمہ اللہ سے احادیث کی اجازت حاصل کی۔ دورہ حدیث سے واپس لوٹنے کے بعد انہوں نے اسلامی تحریک کی صفوں میں خدمت شروع کر دی۔

مولوی محمد جان نے فراغت کے بعد کچھ عرصہ کے لیے صوبہ خوست میں متاچینہ کے علاقے میں مشہور دینی مدرسے کی نظامت سنبھالی۔ پھر اسلامی تحریک طالبان کے جہادی صفوں میں چلے گئے۔ کابل اور شمالی علاقوں کی فتوحات جیسے بڑے معرکوں میں حصہ لیا۔ صوبہ بلخ کی فتح کی بعد کچھ عرصہ وہ صوبہ بلخ کے گورنر رہے۔ بعد ازاں صوبہ لغمان کے کفیل کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ لغمان میں کفیل کا عہدہ سنبھالنے کے دور میں بھی ضلع دولت شاہ میں جہادی زندگی میں مصروف رہے۔ اس علاقے میں انہوں نے تاریخی استقامت دکھائی، دشمن کے کئی شدید حملے انہوں نے پسپا کر دیے۔

کابل کے جنگی خطوط میں مولوی محمد جان صاحب نے کافی عرصہ تک حقانی صاحب کے ساتھیوں کی سرپرستی بھی کی۔ اور اس وقت تک جہاد میں حصہ لیتے رہے جب تک افغانستان کی پاک زمین پر مغربی کافروں نے جارحیت کی۔

امریکا کے خلاف جہاد:

امریکی جارحیت کے بعد دارالحکومت کابل سے جب طالبان کی حکومت چلی گئی تو دوسرے مجاہدین کی طرح مولوی محمد جان صاحب بھی اپنے وطن اصلی غزنی قرہ باغ گئے۔ اس وقت جب امریکی وحشی لشکر تازہ دم تھا انہوں نے کئی کئی بار پکتیا اور قندہار کی جانب سفر کیا۔ اس دوران وہ ہر وقت وہ اپنے جہادی قائد حقانی صاحب سے مسلسل رابطے میں تھے۔ اور ان سے ہدایات لیتے رہتے۔ اس دوران انہوں نے حقانی صاحب کا ایک انتہائی اہم پیغام قندہار میں امارت اسلامیہ کے دیگر قائدین کو پہنچایا۔ جارحیت کے پہلے سال مجاہدین کی عقب نشینی کے بعد افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح غزنی کا علاقہ قرہ باغ بھی افغان نیشنل آرمی کے قبضے میں چلا گیا۔ مولوی صاحب نے پہلی مرتبہ اپنے قریبی ساتھیوں کو جمع کیا اور جہادی آپریشن شروع کرنے کا پروگرام ترتیب دینے کے لیے مشورہ شروع کیا۔ اس اجتماع کے اگلے روز ان کے قریبی ساتھی اور ان کے معاون خاص حق مل صاحب کو حکومتی عسکریت پسندوں نے گرفتار کر لیا۔ مگر ساتھی کی گرفتاری سے ان کا حوصلہ پست نہ ہوا بلکہ انہوں نے انتہائی جرات کے ساتھ نیشنل آرمی کے کیمپ میں جاکر حملہ کیا اور اپنے ساتھی کو چھڑا لائے۔

اس کے بعد مولوی صاحب اپنے علاقے سے چلے گئے اور حقانی صاحب کی جہادی تشکیلات میں خدمات انجام دینا شروع کر دیے۔ اس وقت انہوں پکتیا، پکتیکا اور خوست کے سرحدی علاقوں میں بہت سی ان جہادی کارروائیوں میں حصہ لیا جنہیں امریکا کے خلاف جاری رواں جہاد میں پہلی اور ابتدائی کارروائیوں کا اعزاز حاصل ہے۔ ان کارروائیوں کے دوران امریکیوں کے سرحدی اڈے بار بار مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بنے اور ہمیشہ انہیں بھاری نقصان پہنچے۔

مولوی طلحہ اور مولوی نوید جو اس مرحلے میں ان کے جہادی ساتھی اور معاون رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے" امریکی جارحیت کے پہلے سالوں میں ہم 25 ساتھی تھے۔ مولوی محمد جان صاحب کی قیادت میں ہم نے

خوست کے سرحدی علاقے "چپن" اور "ببرہ خولہ" میں خفیہ مراکز قائم کیے تھے اور یہیں سے ہم نے خوست کے مختلف علاقوں میں امریکی اڈوں اور کیمپوں پر حملے کیے۔ اس دور کی کارروائیوں میں سکربیست کی کارروائیاں قابل ذکر ہیں جو ہم نے خوست کے صحرا باغ ہوائی اڈے پر وقت فوقتاً کیں۔ ان کی قیادت میں ہمارے ساتھیوں نے دیگر مجاہدین کے ساتھ مل کر ترخوبی، ژورہ، کاریزگی، لواڑہ اور کچھ دیگر علاقوں میں بھی امریکی اڈوں پر کارروائیاں کیں۔

مولوی محمد جان صاحب اس دور سے شہادت کے دن تک ایک وفادار اور نہ تھکنے والے مجاہد کی حیثیت سے حضرت حقانی صاحب کے ساتھ ملک کے جنوب مشرقی زون میں جہادی محاذوں پر رہے۔ وہ حضرت حقانی صاحب کے بلند رتبہ اور بااعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ نہ صرف یہ کہ وہ عسکری امور سنبھالتے رہے بلکہ عوامی، انتظامی، دعوت دارشاد اور عوامی مسائل کے حل اور فصل سمیت ہر طرح کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ حتی کہ بہت سے اجلاسوں اور ملاقاتوں میں حقانی صاحب کے نمائندے بن کر حصہ لیتے رہے۔ 2011 میں انہوں نے فریضہ حج بھی ادا کیا۔

مولوی محمد جان صاحب ایک جانب حقانی صاحب کے جہادی محاذوں میں خدمات انجام دیتے رہے، دوسری جانب اپنے علاقے غزنی ضلع قرہ باغ میں بھی ایک فعال جہادی گروپ کے کمانڈر تھے۔ جو اب بھی غزنی میں پوری یکسوئی سے جہادی خدمت انجام دے رہا ہے۔

مولوی محمد جان دشمن کے ہاتھوں تین مرتبہ گرفتار ہوئے۔ پہلی مرتبہ چھ ماہ، دوسری مرتبہ دو ماہ اور تیسری مرتبہ اٹھارہ ماہ دشمن کی قید میں رہے۔

مولوی محمد جان شہید رحمہ اللہ کا حال ہی میں خوست کے جہادی ذمہ دار کی حیثیت سے تقرر کیا گیا تھا۔ 20 نومبر 2013، 17 محرم 1435 ھ کو اس وقت شہید ہوئے جب وہ قبائلی علاقے کے قریب کورمی دریا کے کنار واقع گاؤں ٹنڈورو میں ایک مدرسہ میں آرام کر رہے تھے۔ کہ دشمن کے ڈرون طیارے کا نشانہ بنے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ان کے پس ماندگان میں ان کے چھوٹے بھائی اور والدہ کے ساتھ اہلیہ اور چھ بچے شامل ہیں۔ ان کے بیٹوں کے نام محمد رفیق، محمد، احمد اور محمد عمر ہیں

مولوی محمد جان کی شخصیت کے بارے میں ان کے ساتھیوں کی آراء:

مولوی محمد جان رحمہ اللہ کے قریبی ساتھیوں کے ساتھیوں کے تاثرات کا ذکر کرنے سے قبل ان سے ہونے والی آخری ملاقات کا احوال ذکر کروں گا۔

چار پانچ سال قبل جب امریکیوں کی ایک ظالمانہ بمباری میں مولوی جلال الدین حقانی کے خاندان کے کچھ افراد شہید ہوئے تھے، کچھ مجاہدین کے ساتھ میں بھی ان کے ہاں شہداء کی تعزیت کے لیے گیا۔ حقانی صاحب کے ساتھیوں کے ٹھکانے کے پاس میں پہنچا تو حقانی خاندان کا کوئی فرد وہاں موجود نہیں تھا۔ البتہ مجلس میں طاقتور اور مضبوط بازؤوں والا ایک تومند جوان بیٹھا ہوا تھا جو مہمانوں کی میزبانی کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ساتھیوں نے تعارف کرایا کہ یہ مولوی محمد جان صاحب ہیں جو حقانی صاحب کے قریبی اور بڑے ساتھیوں میں سے ہیں۔ اس مجلس کے شرکاء جو حقانی صاحب کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اور حقانی صاحب کو پہنچنے والے اس حادثہ فاجعہ پر غم زدہ اور پریشان تھے تھوڑی دیر بعد مولوی محمد جان صاحب کے جاندار وعظ سے ایسے مطمئن ہوئے کہ ان کے دل غموں کے بوجھ سے ہلکے ہو گئے۔

مولوی صاحب نے اپنی مختصر سی گفتگو میں پوری مجلس کی توجہ کھینچ لی، شہادت کا فلسفہ بیان کیا اور فرمایا ان شہادتوں پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ کے دین کی حفاظت کے لیے ہر قربانی کو تیار مجاہدین ہمارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا امریکا کے خلاف جہاد کے آغاز کے دنوں میں ہمارے ساتھ اتنے مجاہدین نہیں تھے جتنے آج ہمارے شہداء کی تعداد ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالی ان شہداء کی قربانیاں ضائع نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ اس خون کی برکت سے جہاد کا صف مضبوط ہوا ہے اور مجاہدین کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔ اسی مجلس میں، میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب ایک صاحب ایمان، پر عزم، اور متوکل علی اللہ مجاہد ہیں جسے اللہ تعالی نے امتحانات کے مقابلے کی اچھی استعداد عطا کی تھی۔

وہ مجاہدین جنہوں نے مولوی صاحب کے ساتھ قریب رہ کر وقت گذارا ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں اچھے علم کے ساتھ تقوی، دیانت، بہادری اور جرات بھی عطا کی تھی اور کسی حال میں بھی ان کا عزم نہ ٹوٹا۔

امارت اسلامیہ کے اطلاعاتی کمیشن کے سیکرٹری کہتے ہیں "میری مولوی محمد جان صاحب کے ساتھ صرف چند ملاقاتیں ہوئی ہیں مگر میں نے ان میں بہادری، تدبر، پختہ عزم اور اخلاص کے بہت سے آثار دیکھے۔ انہوں

نے جہادی صف میں بہت بلند کردار ادا کیا۔ اللہ تعالی ان کی شہادت قبول فرمائے۔

امارت اسلامیہ کے معروف ترانہ خواں اور مجاہد شخصیت ملا فقیر محمد درویش صاحب مولوی محمد جان صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں مولوی صاحب سے ہمارا انتہائی قریبی تعلق تھا۔ وہ انتہائی مخلص اور مشفق جہادی رہنما تھے۔ خوش طبعی ان کے مزاج کا حصہ تھی۔ وہ اگر غصہ یا نصیحت کرتے تو بھی اس میں خوش طبعی کا رنگ نمایاں ہوتا۔ وہ طویل عرصے تک حقانی صاحب کے جہادی ساتھی رہے اور ان کے انتہائی قریبی اور بااعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے جہادی زندگی کی راہ حیات فانی کے آخر تک اپنائے رکھی۔ ان کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ مولوی صاحب شہادت کے بڑے متمنی تھے۔ وہ ہمیشہ شہادت کی دعائیں کرتے رہے۔ کچھ عرصہ قبل ان کے پرانے جہادی ساتھی مولوی محمد سنگین فاتح امریکی حملے میں شہید ہوئے مولوی محمد جان صاحب فرمایا کرتے "شہادت کی باری میری تھی مگر مولوی سنگین نے مجھ سے پہلے نمبر لے لیا"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے انہیں شہادت کی کتنی بڑی خواہش تھی۔

مولوی صاحب مجاہدین کے درمیان خیر خواہی میں مشہور تھے۔ اختلاف اور نزاع سے انہیں انتہائی نفرت تھی۔ عوامی تنازعات کے حل میں جس طرح وہ اہم کردار ادا کرتے مجاہدین کی تربیت کی جانب بھی ہمیشہ متوجہ رہتے۔

شہید مولوی صاحب کے بھائی حاجی محمد رحیم کہتے ہیں مولوی صاحب کو جہاد کے شوق کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے ساتھ بھی گہرا رشتہ اور لگاؤ تھا۔ انہوں نے اپنے علاقے ضلع قرہ باغ میں نصرت العلوم کے نام سے دینی علوم کا ایک مدرسہ قائم کیا تھا جس میں آج بھی 55 رہائشی اور سینکڑوں غیر رہائشی طلبہ تحصیل علم میں مصروف ہیں۔

مولوی محمد جان صاحب شہادت کی وجہ سے ہم سے جسمانی طور پر الگ ہوگئے مگر ان کی خوبصورت یادیں اور کارنامے مجاہدین کے دلوں اور تاریخ کے صفحات میں بہت عرصے تک محفوظ رہیں گے۔ انہوں نے صدقہ جاریہ کے طور پر طلبہ اور مجاہدین کی ایسی صف پیچھے چھوڑی ہے جو ان کی راہ پر چل رہے ہیں اس لیے ان کی شہادت کی وجہ سے ان کی جہادی صف میں ان کا خلا محسوس نہیں ہوگا۔

رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعہ

ماہنامہ شریعت کے خصوصی شمارے کے لیے

و سیکرٹری حاجی سلیم کے تاثرات

امارت اسلامیہ کے میڈیا ونگ کی جانب سے شائع ہونے والے ماہانہ رسالے شریعت کے مضامین اور تحریریں ابتداء ہی سے بہت دلچسپ اور معیاری ہیں۔ مذکورہ رسالے کے ذمہ داران بہت صداقت اور اخلاص کے ساتھ محدود ساتھیوں اور محدود وسائل کے ساتھ کام آگے بڑھا رہے ہیں۔

اور اللہ تعالی سے مزید توفیق چاہتے ہیں کہ مستقبل میں اور بھی مستعد رہیں اور اپنے چاہنے والے قارئین کو اور بھی اپنی جانب متوجہ کریں۔ یہ رسالہ جو اردو زبان میں امارت اسلامیہ کا واحد ترجمان رسالہ ہے میری معلومات کے مطابق اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ اس سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں اپنی زبان میں امارت اسلامیہ کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔ اب بھی اس کی اشاعت ہزاروں میں ہے اس کی سرکولیشن کو وسعت دینے میں مزید کوشش کی جائے تو موجودہ تعداد سے دگنی تعداد میں شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

ایک اور قابل ذکر بات یہ کہ مجلہ جس ڈیزائن میں شائع ہوتا ہے ماشاء اللہ۔ اس نے قارئین کی توجہ بہت زیادہ کھینچی ہے۔ مجلے کا ڈیزائن قاری کو متوجہ کرتا ہے جسے وہ بے اختیار اٹھا کر پڑھنا شروع کردیتا ہے۔ جو ساتھی ڈیزائننگ کرتے ہیں دیگر ساتھیوں کے ساتھ وہ بھی انعام کے مستحق ہیں، فرہنگی کمیشن کی قیادت پر ان کا حق ہے کہ انہیں انعامات دیے جائیں۔

◆◆◆

دشمن بھی اعتراف کرتا ہے!

محمد فرہاد جانباز

میرے دوست عبداللہ غازی صاحب کے ہاتھوں میں "ماہنامہ شریعت" کا 23واں شمارہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔ انہوں نے نمبر شمار پر انگشتِ شہادت رکھتے ہوئے مجھے متوجہ کیا اور کہنے لگے: "فرہاد بھائی! ہمارا بہت ہی پیارا میگزین چاہتوں، محبتوں اور الفتوں کی رنگارنگ قوسِ قزح بکھیرتے ہوئے 23 ماہ کا ہو گیا ہے۔ یہ اپنی کامیابی اور کامرانی کا سفر پورے طمطراق کے ساتھ طے کیے جا رہا ہے۔ جس نظریے اور جس مقصد کو سامنے رکھ کر اس کا اجراء کیا گیا تھا، اس کے دل خوش کن اثرات صحافت کے وسیع افق پر بھرپور انداز مسرت میں اٹھکیلیاں کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔"

میں نے کہا: "جی جناب! اچھی بات تو یہی ہے کہ نظریہ، حق اور مقصد، بلند آہنگ ہو تو کامیابی قدم چومنے خود آ جاتی ہے۔ اگرچہ کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے جس راہِ پُر خار کی وادی سے گزرنا پڑتا ہے، وہ کوئی گلاب اور چنبیلی کے پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ لیکن طالبان کے ہاتھوں میں قیامِ خلافتِ الٰہیہ کا جگنو ہے، اس لیے جزوی ناکامیوں، رکاوٹوں اور پریشانیوں کا اندھیرا انہیں کچھ نہیں کہتا۔ انہوں نے بادہ پیمائی کا عزم کیا تھا... لہٰذا وہ چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے قدم اٹھائے تھے... لہٰذا بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ان کے ترجمان "ماہنامہ شریعت" کا بھی یہی حال ہے۔" اور جب یہ تحریر شائع ہو رہی ہو گی، تب یہ مکمل دو سال کا ہو جائے گا۔

یہ سوا دو سال پہلے کی بات ہے۔ طالبان کے تمام حالات اور کارہائے نمایاں کو اردو دان دنیا کے سامنے پیش کرنے کا واحد ذریعہ ایک اکلوتی ویب سائٹ تھی۔ لیکن وہ بھی طالبان کی طرح ہر دم دشمن ہیکروں کی کاری ضربوں کی زد میں رہتی تھی۔ کچھ عرصہ ہی کام ہو پاتا تھا کہ وہ اُڑا دی جاتی یا اسے کوئی اَور چرکہ لگا کر کام میں رکاوٹ پیدا کی جاتی تھی۔ ان تمام دشمنانہ غلط کاریوں کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ مغرب اور تمام اسلام دشمن طبقات نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی امارت میں قائم ہونے والی خلافتِ الٰہیہ کے خلاف جو کچھ ناجائز پروپیگنڈا کر رکھا ہے، کہیں اس کا توڑ نہ ہو جائے؟ طالبان، دنیا کو تصویر کا اصل رخ دکھا کر اُن کے مکروہ عزائم کا بھانڈا نہ پھوڑ دیں؟

انہوں نے اہلِ دنیا کو طالبان کا جو روپ "اجڈ، گنوار، دہشت گرد، جاہل اور تقاضہائے دنیا سے نابلد" کے لفظی خاکے میں دکھا رکھا ہے... وہ دُھندلا نہ پڑ جائے؟ لوگ اس کو "نقلی چہرہ" نہ کہنا شروع کر دیں؟ یہ وہ خوف تھا، جو اہلِ شیطنت کے سازشی دماغوں میں ہتھوڑے برسا رہا تھا۔ اسی خوف اور مجرمانہ کردار کے سبب پیدا ہونے والے ڈر کے زیرِ اثر، وہ ہر طریقے کو بروئے کار لا کر اہلِ اسلام کے حقیقی چہرے پر دھند اور تاریکی کے دبیز بادلوں کا پردہ ڈال دینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اس سیاہ مقصد میں شیطنت کے پیروکاروں کو جزوقتی کامیابی نے اپنی جھلک تو دکھلائی ہے، لیکن چوں کہ باطل... باطل ہوتا ہے اور حق... حق ہوتا ہے۔ دوسری طرف ازل تا ابد کا قانون، اصول اور دستور یہی رہا ہے کہ آخری فتح حق کی ہوتی ہے... لہٰذا اب بھی کل وقتی کامیابی اہلِ حق کی قدم بوسی کرتی ہی دیکھی گئی ہے۔

جیسا کہ ہیکنگ کا مکروہ عمل ایک مستقل دردِ سر کی حیثیت اختیار کیے جا رہا تھا، اسی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ویب سائٹ کے متبادل کی موجودگی از حد ناگزیر ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے بھی دیکھا کہ طالبان کی ترجمانی اور نمائندگی کرنے کے لیے "ماہنامہ شریعت" لنگر لنگوٹ کس کر میدانِ صحافت میں کُود پڑا... اور جیسا کہ آج کے اس سخت اور ہراساں کر دینے والے حالات سے متاثر ہو کر بڑے بڑے نام کمانے والے اور جمہوریت کی اوجھی... لیکن پھیکی دکان چمکانے والے بھی حق کو حق کہنے میں ہچکچاتے دیکھے گئے ہیں۔ رات کو رات کہنے کی جرأت ان میں مفقود ہے۔ اور دن کو دن کہنے کی دلاوری ان میں ایسے ہی غائب ہے، جیسے گدھے کے سر سے سینگ..... ان اعصاب شکن ساعتوں میں بھی "ماہنامہ شریعت" نے چھپے کو ظاہر کیا اور واضح کو واضح تر کیا ہے۔

غازی صاحب کی نگاہیں نیلگوں ٹائٹل پر جمی ہوئی تھیں۔ میں نے انہیں متوجہ کرتے ہوئے مخاطب کیا: "آپ مسلمانوں کے نمائندہ سمجھے جانے والے اخبارات و جرائد دیکھیں تو حیران ہوں گے... جب بھی افغانستان میں امریکی، نیٹو اور کرزئی فوج پر کسی مسلم ماں کا مؤمن سپوت فدائی حملہ کرتا ہے، تو حیرت انگیز مصلحت گزیدہ یہ جرائد، اسے اِن الفاظ میں جگہ دیتے ہیں:... " افغانستان کے فلاں صوبے میں خود کش دھماکہ..... " افسوس کا مقام ہے کہ ایک مقدس مشن کی تعبیر انتہائی غیر شائستہ اور نامناسب الفاظ میں کی جاتی ہے۔ آپ ہی کچھ کہیے! ان

جلسوں کے بارے میں دعائے خیر وعافیت کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے؟! اور جمہوریوں کی تو ہم بات ہی نہیں کرتے، جن کو ہر بات میں بے جاشدت پسندی کا عنصر "بہت ہی نمایاں" طور پر دکھائی دے جاتا ہے۔"

غازی صاحب کہنے لگے: جی جناب! بات ایسی ہی ہے۔ بس جمہوریت کی ڈور کچھ اس انداز سے اُلجھائی گئی ہے کہ کوئی کچھ کرنا بھی چاہے تو نہیں کرپاتا۔ ان بے بس جمہوریوں کے بارے میں تو ایک شعر ہی کافی ہے۔ لیجیے سماعت فرمایئے...

غیر ممکن ہے کہ حالات کی گتھی سلجھے
"اہلِ دانش" نے بہت سوچ کر الجھائی ہے

میں تو یہ شعر سن کر اچھل ہی گیا۔ میں گویا ہوا: "بہت خوب غازی صاحب۔ بہت خوب! اس شعر نے تو حقیقتِ حال کو بہت سادہ الفاظ میں عیاں کر کے رکھ دیا ہے۔ واقعی جمہوریت فی نفسہ ایک ایسی ہی گتھی ہے، جو سلجھائے نہ سلجھے گی۔ کمال ہے۔ بہ ہر حال! ہم "ماہنامہ شریعت" کی بات کر رہے تھے۔ یادش بخیر! ایک دفعہ "ماہنامہ شریعت" کے ایک ہاکر سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے واضح کیا کہ: "جب سے اس میگزین کا اجراء ہوا ہے، تب سے ہی پڑھنے والے اس کے انتظار میں بے چین رہتے ہیں۔ اور ہاکر نے یہ بھی بتایا کہ خیر کی جستجو میں سرگرداں رہنے والے کئی لوگوں نے اس میگزین کو مجھ سے سو سو کی تعداد میں خرید کر متعلقہ اور غیر متعلقہ افراد تک پہنچانے کی سعیِ حسنہ کا قابلِ رشک عمل انجام دیا ہے۔ مزے کی بات یہ کہ ان کا مقصد، سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی کی خاطر اپنی جان، مال اور وقت ... سب کچھ اسلام و قیامِ خلافت میں لگانے والوں کا نظریۂ حق و مؤقف زیادہ سے زیادہ دور پہنچایا جاسکے۔" جب کہ اس میگزین کی اپنی ویب سائٹ ((www.shahamat-urdu.com پر اس کا مطالعہ کرنے والوں کی الگ سے ایک کثیر تعداد ہے۔ اس کے علاوہ "ماہنامہ شریعت" ان تمام اداروں تک پہنچتا ہے، جو کسی بھی ذریعے سے کسی بھی نوع کے پُراثر کردار کے حامل ہیں۔ خاص طور پر میڈیا کا کام انجام دینے والے تمام اداروں تک یہ پہنچتا ہے۔ ایک قابلِ غور یہ بات یاد رکھیے کہ 'یہ تمام سیٹ اپ، کسی کا تجارتی، اشاعتی یا اسی قسم کا کوئی بھی اشتہار لیے بغیر اپنی مدد آپ کے تحت چلایا جاتا ہے۔ حالانکہ آپ غور کریں تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ پائیں گے کہ کسی بھی ٹیلی ویژن اور اخبار و رسائل کو ملنے والے اشتہار ہی دراصل، اس کو زندگی کی گاڑی چلانے کے لیے، تیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے بغیر کوئی نشریاتی ادارہ اپنا وجود برقرار رکھ ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس سب کے باوجود ایک دل چسپ اور خوش کن امر یہ بھی ہے کہ اب اس کی تعدادِ اشاعت میں بھی اضافہ ہوا ہے، لیکن طلب اتنی ہے کہ اب بھی کم پڑ جاتا ہے۔ اور اس کی کثرتِ طباعت کے پیچھے قارئین 'شریعت' کی مانگ اور محبت، ایک اہم محرک کے طور پر موجود ہیں۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ جمہوریت سمیت تمام نوع کے انسانی ساختہ نظام ہائے حیات کے ڈسے ہوئے مسلمان یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ طالبان کی کوششیں کہاں تک پہنچی ہیں؟ خلافت کے دوبارہ قیام و نفاذ میں کتنے دنوں کا فاصلہ حائل ہے؟ ان سنہرے دنوں کا آفتاب کب طلوع ہوگا، جن میں ایک مسلمان کو وہ مسرور کن اور شاد باد کر دینے والی حیات نو میسر آئے گی، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ دینا چاہتے تھے اور دے کر بھی گئے تھے۔ ان باتوں اور حالات کو جاننے کے لیے سب سے مستند اور معتبر ذریعہ صرف "ماہنامہ شریعت" ہی ہے۔ جن احباب کی نیٹ تک یا براہِ راست اندر کے ایسے آدمی تک رسائی نہیں ہے، جو انہیں افغانستان کے حالات کا قضیہ سمجھا سکے، "ماہنامہ شریعت" ہی معلومات کا چشمۂ سیال فراہم کر کے ان کی تشنگی کو بجھاتا ہے۔ جب کہ دیگر اخبارات ورسائل اور جرائد اگر یہ کام کرتے بھی ہیں تو مفصل و مکمل نہیں کرتے... یا... زرد صحافت کا پتسمہ لیے ہوئے اپنے نظریات کی دخل اندازی سے آلودہ کر کے کرتے ہیں۔ اور یہ چیز انتہائی خطرناک ہے۔ عبداللہ غازی صاحب! دل چسپ و مزے کی بات ملاحظہ فرمایئے! غیر ملکی کنٹرول کے شکنجے میں پھڑ پھڑاتی بے بس صحافت ہی کے ایک ادارے bbc نے "ماہنامہ شریعت" کی ترقی پر دو دفعہ تجزیاتی رپورٹ نشر کی ہے۔ انہوں نے کھل کر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ "افغانستان کا حال جاننے کے لیے سب سے بہتر و قابلِ اعتماد ذریعہ "ماہنامہ شریعت" ہے۔ طالبان اور ان کے مؤقف کو سمجھنے کے لیے لوگوں کا رجحان دن بہ دن اس کی طرف بڑھتا ہی جارہا ہے۔ وہ افغان صورتِ حال سے واقفیت کے لیے "ماہنامہ شریعت" اور اسی ادارے کے تحت نکلنے والی CDs پر انحصار کرنے لگے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے اخبارات نے افغانستان کے حوالے سے اپنے مضمون میں "ماہنامہ شریعت" کی رپورٹوں کو جگہ دینا شروع کر دی ہے۔"

غازی صاحب کہنے لگے: "بلاشبہ اصل کامیابی یہی ہے کہ ازلی دشمن بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائے۔ میں نے ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے 'الحمدللہ' کہا، تو غازی صاحب بھی پیچھے رہنے والے نہ تھے۔ انہوں نے حاصل ہونے والی کامیابی کے پاکیزہ جذبات سے لبریز اپنا نورانی چہرہ نیلگوں آسمان کی طرف اُٹھایا اور بڑی محبت والفت سے 'الحمدللہ' کہہ کر دعائیہ ہاتھ منہ پر پھیرتے ہوئے اپنی چشم کشادہ میں چمکنے والی نمی پونچھ ڈالی۔ پھر یہ کہتے ہوئے شمارے کی ورق گردانی میں مصروف ہو گئے کہ: "فرہاد بھائی! اللہ تعالیٰ سے دعا و التجاء ہے کہ وہ اسلامی امارت کے واحد اردو ترجمان 'ماہنامہ شریعت' کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔" جس پر میں دھیرے سے آمین۔ یارب العالمین! کہتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کر چلا آیا.....

■■■

2013 جارحیت پسندوں کے لیے پریشان کن رہا!!

شاہد

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ افغانستان میں گذشتہ سال 2013 خارجی جارحیت پسندوں کے لیے انتہائی پریشان کن سال رہا۔ دشمن نے اس سال کے دوران وہ جانی ومالی نقصانات اٹھائے جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ گذشتہ برسوں کے بنسبت اس برس زیادہ لاشیں ان کے ممالک کو لوٹے، اسلحہ سے بھرے کنٹینر آگ میں جل کر راکھ ہوگئے یا غنیمت بن مجاہدین کے ہاتھ لگ گئے۔

ننگرہار اور طورخم دروازے پر فدائی مجاہدین کے حملے ایسے واقعات ہیں جن میں دشمن کے سینکڑوں فوجی تنصیبات تباہ ہوگئیں اور اس کا عالی شان دوبدبہ خاک میں مل گیا۔ ننگرہار اور طورخم کے حملوں میں فوجی تنصیبات اور بارود سے اٹھنے والے زہریلے دھویں سے واشنگٹن کے نتھنے بھی بند ہوگئے۔ 2013 میں ملک کے تمام حصوں میں امارت اسلامیہ کے طویل آپریشنوں سے دشمن نے بہت سے علاقے خالی کردیے ہیں۔ ایسے واقعات اور نقصانات جسے دشمن کا پروپیگنڈہ مشین بھی چھپائے رکھنے سے عاجز آگیا اور مجبورا کبھی کبھی اس کی رپورٹیں جاری کی جاتیں ایسے واقعات کابل میں ہونے والے حالیہ حملے، ہلمند، ننگرہار، بدخشان، فاریاب اور دیگر علاقوں پر ہونے والے جہادی آپریشن شامل ہیں۔ ہر جنگ میں مجاہدین کے گروپوں نے اپنے اہداف پر حملے کیے اور جارحیت پسندوں کو ناقابل تلافی نقصانات پہنچائے۔ ان آپریشنز کے بارے میں 10 فیصد خبریں شائع کی گئیں جنہیں شائع کرنے والا میڈیا بھی دشمن کا تھا۔ اور خبروں کو بھی دشمن کی جانب سے مضبوط سنسر شپ کا سامنا تھا۔ ان سب کے باوجود بھی ان کارروائیوں نے دشمن پر مجاہدین کا رعب طاری کردیا ہے۔ دشمن اپنے ہی سیکیورٹی اہلکاروں کو نااہل اور ناکافی قرار دینے پر مجبور ہوگیا ہے۔

امریکیوں اور دیگر مغربیوں نے 2013 میں نفسیاتی اور سیاسی لحاظ سے بھی بہت سے محاذوں پر مجاہدین کی جانب سے شکست کھائی۔ ان کا فوجی اور جنگی مورال بہت گر گیا ہے اور مجاہدین کے مفتوحہ علاقوں میں وہ انتہائی بھاری نفری کے بغیر وہاں چھاپے اور فوجی مداخلت کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔

سیاسی میدان میں دشمن کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے کہ دن بدن دنیا بھر میں اسے تنقید اور مقابلے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حال ہی میں عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق قطب شمالی، وسطی ایشیاء اور روسی قوتوں کی مشترکہ کوششیں سامنے آئیں کہ اب دنیا کو یک قطبی نظام سے نکال دینا چاہیے۔ وہ سابقہ "وارسا" کے ہم فکر ممالک کو نئے سرے سے جمع کرکے امریکی چیرہ دستیوں کے خلاف منظم کرنا چاہتے ہیں۔ روسی پارلیمنٹ کے چیئرمین "سیرگی نریشکین" کے حالیہ دورہ کابل نے عالمی سطح پر کچھ ایسے اندیشے اٹھائے ہیں کہ روس ایک بار پھر امریکا کے خلاف کابل میں "کابلوف" کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح شمالی یورپ میں بلیسٹک میزائلوں کی تنصیب، شام میں امریکی اقدامات کی سختی سے روک تھام یہ کچھ ایسے واقعات ہیں جن سے امریکا کی سیاسی شکست اور اس کے مقابلے میں بکھرے ہوئے ممالک کی نئے سرے سے شیرازہ بندی کی جانب اشارہ ملتا ہے اور دشمن کی شکست کے آثار اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

2013 میں جارحیت پسندوں کو عوامی سطح پر بھی غیر مقبولیت کا سامنا رہا جو ان حکومتوں کے برعکس نہیں چاہتے کہ ان کی فوج افغانستان کی جنگ میں مزید حصہ لے۔ حال ہی میں سی این این ٹی وی اور او آر سی کی جانب سے ہونے والے سروے میں کہا گیا کہ 82 فیصد امریکی افغانستان میں امریکی فوجی مداخلت کے مخالف ہیں۔ گذشتہ پانچ سال قبل ہونے والے سروے میں یہ تعداد موجودہ تعداد سے 46 فیصد کم تھی۔

سی این این کا کہنا ہے کہ سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں امریکا کی بارہ سالہ جنگ امریکی تاریخ کی سب سے غیر پسندیدہ جنگ ہے۔ اور اکثر امریکی چاہتے ہیں کہ امریکی فوج دسمبر 2014 سے قبل ہی افغانستان سے نکل جائے۔ امریکی عوام کو اگر ماضی کی طرح اپنے فوج کی کامیابی ممکن نظر آتی تو وہ انخلاء کی بجائے فوج کا مزید استحکام چاہتے۔

بقیہ: صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمائیں۔

روشن مستقبل کی امید پر!

امارت اسلامیہ میڈیا ونگ کے پشتو میگزین شہامت کے مدیر معروف تجزیہ نگار محترم ابو ظہیر صاحب کے تاثرات

امارت اسلامیہ افغانستان میڈیا ونگ کی جانب سے شائع ہونے والا مجلہ وہ واحد مجلہ ہے جو اردو زبان میں افغانستان میں جہادی حقائق اور صلیبی جارحیت پسندوں کے مظالم سے پردے اٹھانے کے ساتھ ساتھ امارت اسلامیہ افغانستان کا سیاسی اور جہادی موقف بیرونی دنیا کو دکھاتا ہے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اردو علاقے اور خطے کی بڑی اور میٹھی زبان ہے۔ خصوصاً آج کے دور میں اردو زبان کی یہ بڑی خصوصیت ہے کہ قریباً تمام اسلامی علوم میں مختلف موضوعات پر بے شمار بڑی اور چھوٹی کتابیں اردو میں لکھی گئی ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل عربی کے بعد اسلامی علوم اور فنون کا ایک بڑا اور لازوال سرمایہ اردو زبان میں محفوظ ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ خطے کی بعض نزاکتوں اور حساس صورتحال کو دیکھتے ہوئے "شریعت" جیسے ایک معتبر مجلے کی ضرورت کافی عرصے سے محسوس کی جارہی تھی۔ امارت اسلامیہ افغانستان اپنے ملک میں امریکا کی قیادت میں آنے والے خارجی جارحیت پسندوں کے خلاف لڑرہا ہے۔ مسلمانوں کے دشمن چاہتے ہیں کہ اعتماد کا وہ رشتہ جو پاکستان اور افغانستان کے عوام کے درمیان صدیوں سے قائم ہے اسے نقصان پہنچائیں اور ان کے درمیان وحدت کی بجائے دشمنی اور عداوت کی بیج بودیں۔

دشمن کے ان عزائم کو ناکام بنانے کے لیے ثقافتی کمیشن نے دو سال قبل اردو زبان میں ماہنامہ شریعت کے اجراء کا فیصلہ کیا۔ تاکہ اردو بولنے اور سمجھنے والے محترم قارئین تک باوثوق طریقے سے اپنا اسلامی وانسانی پیغام پہنچائیں۔ خوش قسمتی سے گذشتہ دو سالوں سے بلا کسی تعطل کے ماہنامہ شریعت کی اشاعت کا سفر جاری ہے۔ جس کے لیے شریعت کی انتظامیہ بے انتہاء داد وتحسین کی مستحق ہے۔ جس نے اتنے مختصر عرصے میں شریعت کو مواد سے بھرپور ایک دلچسپ مجلہ بنادیا ہے۔

یہ خوشی کا مقام ہے کہ شریعت اپنی مطبوعاتی زندگی کا دوسرا "سالگرہ" منارہا ہے امید ہے مستقبل میں بھی یہ اپنے اصل ہدف اور نصب العین کی دفاع اور اپنے موقف کی تشریح میں ذمہ دارانہ کردار ادا کرے گا۔ ان حقائق سے پردہ اٹھائے گا جو اب تک دشمن نے خفیہ رکھے ہیں۔ جاتے جاتے ماہنامہ شریعت کے اشاعتی سلسلے کی تعریف کرتا ہوں اور ذمہ داروں کے لیے نیک خواہشات۔ امید ہے ماہنامہ شریعت ظاہری اور اندرونی خوبیوں سے مزید مزین ہوتا رہے گا۔ ان شاءاللہ۔

بعد احترام

ابو ظہیر

۱۴۳۵ھ

ماہنامہ شریعت کا دو سالہ سفر

امارت اسلامیہ میڈیا ونگ کے پشتو میگزین مورچل کے مدیر معروف تبصرہ نگار محترم شکور شفق صاحب کے تاثرات

شاید بہت سے لوگوں کے لیے یہ بات قابل قبول نہ ہو کہ امارت اسلامیہ جس کی قیادت طالبان کر رہے ہیں اتنے مضبوط استعداد اور صحافت کے میدان میں اتنی اہلیت اور تجربہ کے مالک ہیں کہ اپنی قومی زبان کے ساتھ کسی علاقائی یا بین الاقوامی زبان میں بھی پرنٹ میڈیا کا سفر اتنی تیزی سے طے کریں گے۔ مگر اس حقیقت کا مشاہدہ ہم نے اپنی آنکھوں سے کیا۔ دشمن کے سیاسی و صحافتی رہنماؤں کا اعتراف ان کے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا پر ہم نے بار بار دیکھا کہ طالبان صحافی اور رپورٹر اپنے محدود نشریاتی ذرائع کے ذریعے اپنا خبر اور کلچر جارحیت پسندوں تک بہت تیزی سے پہچا رہے ہیں۔

جانب مخالف جس میں 50 اتحادی ممالک شامل ہیں اور ایک میڈیا ادارے کے اعداد و شمار مطابق صرف افغانستان میں ان کے 800 نشریاتی ادارے کام کر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنا پیغام اتنی تیزی سے آفاق تک نہیں پہنچا سکتے۔ طالبان یہ کام انتہائی تیز رفتاری سے انجام دیتے ہیں اور دنیا والوں تک اپنا پیغام بہت تیزی سے پہنچاتے ہیں۔

اردو زبان میں امارت اسلامیہ کے ترجمان رسالے "شریعت" کا آغاز دو سال قبل طالبان صحافیوں کے ہاتھوں ہوا۔ اس رسالے نے بہت جلد عمر کے لحاظ سے اپنے سے بڑے رسائل کو پیچھے چھوڑ دیا۔

پہلا اندازہ یہی تھا کہ "شریعت" سے قبل کچھ نامعلوم لوگوں نے طالبان کے نام سے منسوب بعض مجلوں کی وجہ سے ماہنامہ شریعت کا خود کو منوانے میں دیر لگے گی لیکن بہت جلد ثابت ہوا کہ شریعت کے علاوہ دیگر تمام مجلے اس کی شعاعوں میں دب گئے اور شریعت کی جہادی لیزر لائٹ کے سامنے دیگر تمام مجلوں کی روشنی ماند پڑ گئی۔ شریعت کے لیے مقبولیت کی راہ پہلے سے ہموار تھی۔

شریعت اردو رسائل کے درمیان معیار میں تیز ترین بہتری کے حوالے سے بڑے رسائل کا حریف بن چکا ہے۔ امارت اسلامیہ کی میڈیا ونگ کی ترجمانی کا انداز صحافیانہ، جدت سے بھرپور اور وسعت پذیر ہے۔

شریعت اپنے قارئین کو بہت اچھے علمی، سیاسی اور جہادی مضامین پیش کرتا ہے۔ جن کو اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کا انداز تحریر سادہ اور رواں ہے۔ ہر ایک پڑھنے والا اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔

جہادی تصاویر کا البم جس میں جارحیت پسندوں اور کفری لشکر کی شکست خوردہ حالت کی تصاویر پیش کی جاتی ہیں وہ پیش رفت ہے جو بہت سے بڑے رسائل و جرائد اپنے قارئین کے لیے تیار نہیں کر پاتے۔ مگر یہ "شریعت" ہے جس نے افغانستان کے مسلمان عوام کی مظلومیت، مجاہدین کی فتح اور جارحیت پسندوں کی شکست کی تازہ ترین تصاویر البم کی صورت میں چھاپ کر تاریخ کے صفحات میں محفوظ کر دی ہیں۔ اسی طرح قیادت کی رہنمائی، جہادی لائحہ عمل اور دیگر پیغامات سے بھرپور مضامین اس مجلے کی ایک خصوصیت ہے۔

وہ لوگ جو افغانوں کی زبان یا ادب سے ناواقف ہیں ان کے لیے اردو زبان میں تسلسل کے ساتھ ایک ایسے مجلے کی اشاعت جو دنیا بھر کی سب سے بڑی جہادی تحریک کی امیدوں اور خواہشات کا ترجمان اور آئینہ ہو، ایک بہترین اقدام ہے۔

مختصر یہ کہ ماہنامہ شریعت کا گذشتہ دو سالہ سفر کامیابیوں سے بھرپور رہا۔ مجلے کی مزید ترقی اور انتظامیہ کے لیے اللہ تعالی سے دعا گو ہیں، اس امید پر کہ شریعت کا آئندہ سال اور بھی بہت سی جدتوں اور کامیابیوں سے بھرپور ہوگا اور ایک شرعی نظام کا پیغام رساں ثابت ہوگا۔

شریعت کی کامیابی کا بڑا ثبوت اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد

ماہنامہ شریعت کی مقبولیت کو اردو بولنے اور سمجھنے والے مسلمانوں کی افغانوں سے ہمدردی اور سچی دوستی کی اچھی مثال سمجھتا ہوں۔

الحمدللہ جب سے ماہنامہ شریعت کا آغاز ہوا لوگوں کے ذہنوں میں مثبت تبدیلیاں آنے لگیں۔

انٹرویو: اکرم تاشفین

محترم قارئین ! ماہنامہ شریعت کی مسلسل اشاعت کا دوسرا سال پورا ہونے پر ادارے کی جانب سے فیصلہ کیا گیا کہ چوبیسواں شمارہ خصوصی شمارے کی صورت میں شائع کیا جائے گا ۔ ماہنامہ شریعت کی دوسالہ کارکردگی کے حوالے سے ادارے نے خصوصی شمارے کے لیے امارت اسلامیہ کے ترجمان جناب ذبیح اللہ مجاہدصاحب سے خصوصی گفتگو کی ہے ۔ محترم جناب ذبیح اللہ مجاہد صاحب کے الفاظ ہمارے لیے سرمایہ افتخار ہیں ۔ اپنی مصروفیات میں سے خصوصی وقت نکالنے پر ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔انٹرویو نذر قارئین ہے ۔

سوال: ماہنامہ شریعت گذشتہ دوسال سے امارت اسلامیہ کے اطلاعاتی وثقافتی کمیشن کی جانب سے مسلسل شائع ہورہا ہے۔ ماہنامہ شریعت گذشتہ دوبرس سے پہلے شمارے سے اب تک آپ کی نظر میں ہے۔ شریعت علمی، سیاسی ، فکری اور ثقافتی مضامین کے حوالے سے موضوعات ، معیار اور معلومات میں کس حد تک کامیاب جارہا ہے۔ اور مجلے کے مستقل سلسلوں کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

جواب: بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

میں اپنی جانب سے ماہنامہ شریعت کے محترم مدیر مسئول، ادارتی کارکنوں، مضمون نگاروں، قارئین اور اس خدمت میں مصروف تمام لوگوں کو دل کی گہرائیوں سے کہتا ہوں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالی مجلے کی مادی اور معنوی خوبصورتی، ڈیزائن، پرنٹنگ اور تقسیم کے کاموں میں آپ کی ساری خدمات اور اس راہ کی ساری تکلیفیں اور مشکلات قبول فرمائے۔ اللہ تعالی اس پر مزید مثبت اثرات مرتب فرمائے۔ جہادی صف کی ترجمانی میں اسے مزید کامیابی نصیب فرمائے اور دشمنوں کے گزند سے محفوظ رکھے۔

پاکستان ، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے خطے میں اردو بولنے اور سمجھنے والے مسلمان بھائیوں کے لیے امارت اسلامیہ کے واحد مطبوعہ اصدار کے طور پر ماہنامہ شریعت کا آغاز دوسال قبل کیا گیا تھا۔ امارت اسلامیہ کے ثقافتی ومیڈیا ونگ کا یہ اقدام انتہائی قابل ستائش ہے۔ یہ اقدام انتہائی مثبت اور ثمر بار تھا۔ اور شریعت کی یہ دوسالہ خدمت جس نے خطے میں امارت اسلامیہ کے حوالے سے مسلمانوں کی ذہن سازی کی۔ بہت سے بڑے کاموں سے بڑا اور اہم کام ہے۔ جس نے علماء کرام، عام دیندار مسلمانوں، نوجوانوں ، قلم کاروں اور معاشرے کے دوسرے چیدہ طبقات کو امارت اسلامیہ کے حوالے سے انتہائی تحقیقی، معیاری، دلچسپ، خوشکن اور ہمہ پہلو جہادی اور اسلامی معلومات فراہم کی ہیں۔

اب آتے ہیں آپ کے مخصوص سوالات کی جانب:

ماہنامہ شریعت گذشتہ دوبرسوں سے اکثر میری نظروں سے گذرتا ہے، اس کی تحریریں بہت معیاری، علمی اور موقع محل کے مطابق ہوتی ہیں۔ ملک کے موجودہ حالات کے اعتبار سے یہ بہت اچھے معلومات فراہم کرتا

ہے۔ موجودہ سیاسی حالات کے حوالے سے یہ امارت اسلامیہ کی بہت اچھی ترجمانی کر رہا ہے۔ امارت اسلامیہ کی ہمہ پہلو جامع اسلامی پالیسی کے لیے اردو زبان میں یہ بہت اچھا آئینہ ثابت ہوا ہے۔

علمی، سیاسی اور صحافتی حوالے سے اس مجلے کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت قارئین میں اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔ قارئین کی جانب سے بڑھتے ہوئے تقاضے، قارئین کو علمی اور معلوماتی حوالے سے قناعت بخش مواد کی فراہمی اور عالمی صورتحال خصوصا افغانستان پر قارئین کو نئی جہات اور منفرد معلومات کی فراہمی اس مجلے کی خصوصیت ہے۔ الحمد للہ ان خطوں میں جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے امارت اسلامیہ کے حوالے سے لوگوں کو بہت کچھ معلومات ملی ہیں۔ اور عسکری خدمات کے ساتھ ساتھ امارت اسلامیہ کی صحافتی خدمات سے بھی لوگوں کی امیدیں بڑھنے لگی ہیں۔ یہ مجلہ بہت سے دیگر لوگوں کے لیے ایک رہنما کا کام کرنے لگا ہے۔ لوگوں میں اس کی مقبولیت کا گراف روز بروز اونچا ہونے لگا ہے۔ جسے میں اس مجلے کی جامعیت اور مجلے کے کارکنوں کی خدمت کی اللہ تعالی کے ہاں مقبولیت سمجھتا ہوں۔

اقتصادی اعتبار سے امارت اسلامیہ کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے مجلے کی مسلسل اشاعت اور اس کے مستقل سلسلے بہت جامع لگتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ بہت بامعنی اور سنجیدہ ہے۔ مضامین اور مباحث مدلل اور حالات کے مطابق مرتب ہوتے ہیں۔ قارئین کی علمی پیاس بجھانے میں اس نے اب تک بہت اچھا کردار ادا کیا ہے اور ہمیں امید ہے اس میں مزید خوبصورتی اور بہتری لائی جائے گی۔

سوال : مجلے کی چھپائی کا معیار اور ڈیزائن و ترتیب آپ کے خیال میں کس حد تک قابل دید ہے؟

جواب : میں نے ماہنامہ شریعت کے حوالے سے بہت سے لوگوں سے بات چیت کی ہے۔ بہت سے لوگوں کی آرا ملی ہیں۔ اور بہت سے لوگوں سے مشورہ کیا ہے۔ اکثر قارئین مجلے کو ہر لحاظ سے جامع قرار دیتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ بہت خوبصورت اور دلکش ہے۔ ہر شمارہ دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت اور اچھے ڈیزائن کے ساتھ قارئین تک پہنچتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ معیار کے حوالے سے بھی جتنا اہم سمجھتے ہیں مجلہ ہمہ پہلوؤں کو جامع ہے۔ پھر بھی مجلے میں خدمات انجام دینے والے کارکنوں سے امید ہے کہ معیار اونچا کرنے کے لیے اور بھی بہت کیا جاسکتا ہے۔ ہر شمارے میں جدت اور نیا پن ذہن میں رہے۔ پرنٹ چیزوں خصوصا مجلوں میں جاذبیت اور مقبولیت اس وقت بڑھتی ہے جب ہر شمارے میں جدت لائی جائے اور ڈیزائننگ میں مزید جاذبیت پیدا کی جائے۔

ترتیب کے حوالے سے یہی کہوں گا کہ اس کی مسلسل اشاعت، قارئین تک بروقت رسائی اور اس کے ساتھ ساتھ مضامین، معلومات، تجزیے اور عمومی جامعیت کے لحاظ سے حالات کے مطابق صحیح مواد قارئین تک پہنچانا اور وہ بھی اچھی ترتیب کے ساتھ یہ مجلے کے کارکنوں کے اچھے استعداد کی گواہی ہے۔ اللہ تعالی کارکنوں کی خدمت قبول فرمائے۔

سوال : چونکہ شریعت اردو زبان میں امارت اسلامیہ کا واحد ترجمان مجلہ ہے تو ثقافتی کمیشن کی قیادت اور امیر المومنین کی رہبری شوری مجلے کے حوالے سے کیا رائے رکھتی ہے کہ اپنے مقاصد میں کس حد تک کامیاب جارہا ہے اور اس مجلے کی برکت سے اردو بولنے والوں خصوصا علماء کرام، صحافیوں اور دیگر تعلیم یافتہ لوگوں کی ذہنوں میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟

جواب : انتہائی محدود وسائل کے ساتھ جب ماہنامہ شریعت کا آغاز کیا جارہا تھا امارت اسلامیہ اور میڈیا ونگ کی قیادت اس کے آغاز کو ایک آزمائش سمجھتی تھی۔ کہ یہ کس حد تک مقبول ہوگا اور اس خطے میں لوگوں کی توجہ کہاں تک کھینچے گا۔ مگر جس دن مجلے کا آغاز کیا گیا، اس کا دوسرا اور تیسرا شمارہ شائع ہو کر سامنے آگیا تو اس نے کلی طور پر لوگوں کے خیالات بدل دیے۔ مجلہ بے حد مقبول ہوا۔ قارئین کے لیے یہ انتہائی جاذب نظر اور دل کش ثابت ہوا۔ امارت اسلامیہ کی شرعی پالیسی کے حوالے سے اس نے بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں کلبلاتے سوالات کے جوابات دیے۔ علمی و تجزیاتی

مضامین نے مجاہدین کی عسکری پیش رفت اور امارت اسلامیہ کی صحافتی وثقافتی استعداد کے حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں مکمل طور پر تبدیلیاں لائی ہیں۔ لوگوں کو یہ بات سمجھا دی ہے کہ امارت اسلامیہ کسی وقتی ہیجان یا جذبات کی پیداوار یا کوئی مخصوص طبقہ یا فریق نہیں بلکہ یہ مسائل پر انتہائی ذمہ دارانہ انداز میں سوچتی ہے۔ اجتماعی لحاظ سے یہ انتہائی اعلیٰ ذہنیت رکھتی ہے۔ شرعی نظام کے استحکام کے لیے امارت اسلامیہ کے عزائم اور اقدامات انتہائی مضبوط، سنجیدہ اور شرعی اصولوں پر انتہائی مضبوطی سے قائم ہیں۔ مجلے کی اس کارکردگی اور لوگوں کے افکار بدلنے میں مثبت کردار ادا کرنے پر امارت اسلامیہ کی قیادت کا اعتماد اس پر اور بڑھ گیا ہے۔ کارکنوں کی ٹیم پر قائدین کا اعتماد اور بڑھ گیا ہے۔ اسی لیے مجلے کو ہر طرح سے مضبوط اور جامع بنانے کے لیے اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے قیادت نے بھرپور توجہ دی ہے۔ اور الحمد للہ اب تک مجلے کی ضروریات اچھے طریقے سے پوری ہو رہی ہیں۔

مجلے کے اردو قارئین کے حوالے سے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک میری معلومات ہیں یا میرا لوگوں سے رابطہ ہوا ہے واقعتا اس مجلے نے لوگوں کے ذہنوں میں تبدیلیاں لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مجلے کی اشاعت سے قبل اور عالمی میڈیا کی یک طرفہ رپورٹنگ کے باعث اردو علاقوں میں امارت اسلامیہ کے حوالے سے اور عمومی طور پر مجاہدین اور افغان جہاد کے حوالے سے لوگوں کے ذہنوں پر غبار چھایا ہوا تھا۔ حالات کا صحیح ادراک کسی کو بھی نہ تھا۔ امارت اسلامیہ کے موقف اور طریقہ کار پر شکوک کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ امارت اسلامیہ کی کارکردگی اور تشکیلات پر زیادہ اعتماد نہیں تھا، مجاہدین کی روز مرہ کی کارروائیوں سے کوئی باخبر نہیں تھا۔ سیاسی پیش رفت اور پالیسیوں کے حوالے سے صحیح معلومات کسی کو میسر نہ تھیں۔

> انتہائی محدود وسائل کے ساتھ جب ماہنامہ شریعت کا آغاز کیا جا رہا تھا امارت اسلامیہ اور میڈیا ونگ کی قیادت اس کے آغاز کو ایک آزمائش سمجھتی تھی۔ کہ یہ کس حد تک مقبول ہو گا اور اس خطے میں لوگوں کی توجہ کہاں تک کھینچے گا۔ مگر جس دن مجلے کا آغاز کیا گیا، اس کا دوسرا اور تیسرا شمارہ شائع ہو کر سامنے آگیا تو اس نے کلی طور پر لوگوں کے خیالات بدل دیے۔ مجلہ بے حد مقبول ہوا۔ قارئین کے لیے یہ انتہائی جاذب نظر اور دل کش ثابت ہوا۔ امارت اسلامیہ کی شرعی پالیسی کے حوالے سے اس نے بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں کلبلاتے سوالات کے جوابات دیے۔

امارت اسلامیہ کے حوالے سے سب کچھ غیر میڈیا حتیٰ کہ جہت مخالف سے سنا جا رہا تھا جس کی وجہ سے امارت اسلامیہ کی غلط تصویر لوگوں کے ذہنوں میں آنا ایک طبعی امر تھا۔ مگر الحمد للہ جب ماہنامہ شریعت کا آغاز ہوا پڑھنے والوں کی ذہنوں میں مثبت تبدیلیاں آنے لگیں۔ انہیں امارت اسلامیہ کے سیاسی وشرعی موقف کے حوالے سے معلومات میسر آنے لگیں۔ مجاہدین کی زبانی ان کی کارروائیوں اور صلاحیتوں سے واقف ہونے لگے۔ ماہنامہ شریعت کی چھپائی اور تیاری سے انہیں عملاً امارت اسلامیہ کی میڈیا ونگ کے حوالے سے بہت کچھ سمجھ آگیا ہے۔ ان کا ذہن پوری طرح سے بدل گیا ہے۔ میرا خیال ہے امارت اسلامیہ کی پہچان اب اردو بولنے والے لوگوں میں ایک ذمہ دار اور باشعور فریق کے طور پر کی جاتی ہے۔ جو افغانستان، خطے اور دنیا بھر میں ایک ذمہ دار فریق کی حیثیت سے کردار ادا کر رہا ہے اور مستقبل میں اس حوالے سے مزید کامیابیوں کی توقع ہے۔

سوال : اردو بولنے والے لوگوں کے لیے ماہنامہ شریعت امارت اسلامیہ کا وہ پہلا ذریعہ ہے جس کے ذریعے امارت اسلامیہ کی خبروں اور موقف سے لوگ واقف ہو جاتے ہیں۔ آپ کے خیال میں کس حد تک اس کے ذریعے لوگ امارت اسلامیہ سے مربوط ہو گئے ہیں اور اردو بولنے اور سمجھنے والے کیا رائے رکھتے ہیں؟

جواب : میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ الحمد للہ ماہنامہ شریعت نے اپنے تمام قارئین کو ہر حوالے سے مطمئن رکھا ہے۔ امارت اسلامیہ کے حوالے سے لوگوں کو اچھی معلومات پہنچائی ہیں۔ امارت اسلامیہ کا سرکاری موقف ہر ماہ

اردو بولنے والے لوگوں تک پہنچایا ہے۔ تجزیاتی اور علمی مضامین کے ذریعے افغانستان، خطے اور دنیا بھر کے حالات خصوصا اسلامی دنیا کے حالات قارئین تک پہنچائے ہیں۔ امارت اسلامیہ کی فوجی کارروائیاں اور روزمرہ کامیابیوں کے حوالے سے قارئین کو جہادی محاذوں کے تازہ حالات سے باخبر رکھا ہے لوگوں کو سچے، تحقیقی اور دل کو لگنے والی معلومات پہنچانے کے لیے یہ معلومات کا باقاعدہ منبع اور ذریعہ بن چکا ہے جس نے قارئین کی تشنگی بجھادی ہے۔ چونکہ آج کی اسلامی دنیا کی مشکلات اور مسائل تقریبا ایک سے ہیں اس لیے ساری دنیا کے مسلمان بھائی اپنے دیگر مسلمان بھائیوں خصوصا افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی خوشیوں سے خوش اور دکھوں سے دکھی ہوتے ہیں۔ اس لیے ماہنامہ شریعت امارت اسلامیہ کے واحد اردو ترجمان کے طور پر مسلمان بھائیوں کو امارت اسلامیہ کی کامیابیوں کی حقیقی صورتحال بتا کر خوش رکھتا ہے جس کا ہر ماہ قارئین شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ میں مجلے کو ملنے والی اس کامیابی کو پہلے امارت اسلامیہ کی باشعور قیادت اور باخبر تحریر نگاروں اور تجزیہ نگاروں کی زحمتوں کا نتیجہ سمجھتا ہوں اور پھر اردو زبان والے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی، افغانوں سے ان کی ہمدردی اور سچی دوستی کی اچھی مثال سمجھتا ہوں جو امارت اسلامیہ کی حقیقی صورتحال سے واقف ہونا چاہتے ہیں، ان کے درد سے دکھی اور ان کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔

سوال : اردو کے معروف قلم کاروں، علما یا مبصرین جن سے ماہنامہ شریعت کے حوالے سے آپ نے رابطہ کیا یا آپ کی آواز ان تک پہنچی ہو ان کا موقف شریعت کے متعلق کیا ہے؟ اور یا آپ کی ترجمانی کے امور میں ماہنامہ شریعت نے کتنا کردار ادا کیا ہے؟

جواب: میں نے ماہنامہ شریعت کے حوالے سے بہت سے تحریر نگاروں، تجزیہ کاروں، علماء، صاحب نظر لوگوں اور قارئین کی آراء لی ہیں۔ سب نے ماہنامہ شریعت کے آغاز اور پھر مجلے کی بہتر کارکردگی پر انتہائی خوشی ظاہر کی۔ امارت اسلامیہ کے ثقافتی کمیشن کے ذمہ داروں اور شریعت مجلے کے ادارتی کارکنوں اور مجاہد صحافیوں کے کام اور کارکردگی کا بہت اچھے الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ جہاں تک ہمارے کام کا تعلق ہے تو واقعتا ماہنامہ شریعت نے دنیا کو امارت اسلامیہ کا پیغام پہنچانے میں ہمارا بہت تعاون کیا ہے۔ لوگوں کو ماہانہ واقعات اور مجاہدین کی پیش رفت سے آگاہ کیا ہے۔ امارت اسلامیہ کا پیغام انتہائی اچھے طریقے اور مکمل وضاحت کے ساتھ اردو بولنے والے لوگوں تک پہنچایا ہے۔ میں بھی مجلے کی جدت طراز کارکنوں اور فعال ادارے کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے امریکا کے خلاف رواں جہاد کے اہم شعبے پیغام رسانی میں امارت اسلامیہ کا شرعی موقف عام مسلمانوں اور ہمدردوں تک پہنچایا۔

سوال : شکریہ اردو قارئین کے لیے آپ کا کوئی پیغام؟

جواب : امارت اسلامیہ کے ترجمان اور ایک مسلمان بھائی کی حیثیت سے ماہنامہ شریعت کے قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی بساط کے مطابق ماہنامہ شریعت کو اپنے حلقہ احباب، دفاتر، کارخانوں، تعلیمی اداروں، مدارس اور کالجوں میں مزید پھیلائیں۔ امارت اسلامیہ کی اسی اشاعتی ادارے یا دیگر صحافتی وجہادی امور کے متعلق کوئی سوال ہو تو وہ بھی ماہنامہ شریعت کے ای میل ایڈریس کے ذریعے مجلے کے دفتر کو بھیج دیں۔ اسی طرح ماہنامہ شریعت کو جامع اور کامل مجلہ بنانے کے لیے حوصلہ افزائی اور قلمی تعاون کے حوالے سے اپنی دینی ذمہ داری ادا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ مجلہ ان شاء اللہ مستقبل میں اور بھی مستحکم ہوگا۔ اپنے قارئین کو اور بھی اچھی معلومات اور امارت اسلامیہ کے سرکاری موقف اور رائے اچھے طریقے سے پہنچائے گا۔ قارئین اپنے مجاہدین بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو جنگ کے دہکتے محاذوں میں آج کے دنیا خور دشمن کے خلاف مزاحمت کررہے ہیں۔ اور اپنے مؤمن بھائیوں کی دعاؤں کے بہت محتاج ہیں۔ شکریہ

★ ★ ★

2013 میں وقوع پذیر اہم عالمی واقعات

ترتیب: خبیر احمد

افغانستان:

اگرچہ امریکیوں اوران کے اتحادیوں نے 2013 کو اپنے لئے کامیابی کا سال قرار دیا اور سال کی ابتداء میں اپنی نئی حکمت عملی کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ 2014 سے قبل طالبان کی مزاحمت کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی لیکن طالبان نے اس اعلان کے بعد اپنی عسکری حکمت عملی کے تحت خالد بن ولید آپریشن کا اعلان کرتے ہوئے ملک کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر کار روائیوں کا آغاز کیا، بین الاقوامی تحقیقاتی تنظیموں کے اعلان کردہ اعداد و شمار کے مطابق 2013 کے ابتدائی چند ماہ کے میں طالبان نے پانچ ہزار حملے کئے اور ہزاروں غیر ملکی اور افغان اہلکاروں کو بھاری نقصان پہنچایا اور ہزاروں کی تعداد میں فوجی گاڑیوں، ٹینکوں اور جنگی جہازوں کو تباہ کیا۔ اسی طرح 2013 میں ایک اہم واقعہ افغانستان میں امریکیوں کو مستقل فوجی اڈے دینے کے معاہدے کی غرض سے لویہ جرگہ کا انعقاد تھا جس نے معاہدہ کرنے کی اجازت دے دی کہ 2014 کے بعد بھی امریکہ افغانستان میں متعدد فوجی اڈے اور کچھ فوجوں کو برقرار رکھنے کا مجاز ہوگا۔

اسی طرح 2013 میں ایک اہم سیاسی پیشرفت یہ ہوئی کہ قطر میں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے قیام پر امریکہ، اقوام متحدہ اور خطے کے دوسرے ممالک نے آمادگی ظاہر کی جس کے بعد باقاعدہ سیاسی دفتر کی افتتاح کی گئی، پروقار تقریب کے ذریعے امارت اسلامیہ کے سفید جھنڈے کی پرچم کشائی کی گئی، لیکن اس کے بعد مخالفین اپنے وعدوں پر قائم نہیں رہے جس پر امارت اسلامیہ نے بھی احتجاجاً اپنا دفتر بند کرنے کا اعلان کیا۔

امریکہ:

2013 میں دنیا میں کئی تبدیلیاں رونما ہوئیں، کئی اچھے اور برے واقعات وقوع پذیر ہوئے، کئی ممالک نے اس سال کے دوران اہم کامیابیاں سمیٹیں، جبکہ کئی ممالک شکست، ناکامی اور رسوائی سے دوچار ہوئے، لیکن گزشتہ سال کے دوران جن دو اہم واقعات نے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا ان میں سے ایک مختلف ممالک میں امریکہ کی جانب سے جاسوسی کا انکشاف اور دوسرا امریکہ میں معاشی شٹ ڈاؤن کا واقعہ تھا۔ دنیا کے سامنے امریکہ کا مکروہ چہرہ اس وقت بے نقاب ہوا اور اس کی عالمی حیثیت کو شدید دھچکا لگا جب اس کی وزارت دفاع کے ایک اعلی عہدیدار نے دو سو مستند رپورٹس پیش کرنے کے ساتھ یہ انکشاف کیا کہ 2013 کے دوران امریکہ نے نہ صرف اپنے اتحادی ممالک کے ٹیلی فون اور ای میلز کی بڑے پیمانے پر جاسوسی کی بلکہ دنیا کے کئی اہم بڑے ممالک کے اعلی حکام اور یورپی ممالک کے اعلی حکام کے ٹیلیفون پر گفتگو اور ای میل پر بھیجے گئے خطوط کی جاسوسی کی، ان کی باتوں کو سننے اوران کو اپنے ساتھ محفوظ کرنے کا باقاعدگی سے اہتمام کیا، یقیناً اس طرح حرکات نے امریکہ کی پیشانی پر جاسوسی کا بدنما داغ لگا کر دنیا کے سامنے رسوا کر دیا۔

اسی طرح امریکہ میں مالی شٹ ڈاؤن بھی امریکیوں کے لئے بری خبر تھی، یکم اکتوبر 2013 کو بارک اوباما نے قوم سے ٹیلی ویژن پر خطاب میں کہا کہ کانگریس نے بجٹ کی منظوری نہیں دی اس لئے بڑی تعداد میں ملازمین کو تنخواہیں نہ دینے اور شٹ ڈاؤن کا اعلان کرتے ہیں۔

ایران:

2013 میں ایران میں دو بڑے واقعات ہوئے۔ ایک 14 جون کو صدارتی انتخاب کا مرحلہ تھا جس کے نتیجے میں اٹھارہ ملین ووٹ سے جیتنے والے حسن روحانی چار سال کے لئے ایران کے صدر منتخب ہوئے جبکہ دوسرا واقعہ ایٹمی مواد کے حوالے سے پائی جانے والی ظاہری کشیدگی ختم ہونے کے نتیجے میں ایران پر لگی عالمی پابندیوں میں نرمی کا واقع ہونا ہے۔

مصر:

2013 میں مصر میں کئی دلخراش واقعات رونما ہوئے، ۳جون کو فوج نے منتخب صدر محمد مرسی کی حکومت پر شب خون مار کر انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا، فوج کے سربراہ نے اس اقدام کے بعد چندماہ میں مصر کی معاشی بہتری اور قیام امن کے لئے کوئی کردار ادا کیا اور نہ ہی عوام کے اعتراضات کا مثبت جواب دیا بلکہ محمد مرسی کے حق میں احتجاج کرنے والے ہزاروں مظاہرین پر ظالمانہ فائرنگ کر کے ہمیشہ کے لئے ان کی آواز خاموش کر دی، اس کے علاوہ مصر کی مقبول عوامی اسلامی جماعت اخوان المسلمین پر پابندی عائد کر دی اور اسے کالعدم قرار دیکر اس جماعت کے ہزاروں کارکنوں اور رہنماؤں کو جیلوں میں ڈال دیا۔

شام:

2013 کے دوران شام کے دارالحکومت دمشق اور دیگر شہروں میں سنی عوام اور بشارالاسد کی فوج کے درمیان بھی انسانیت سوز واقعات رونما ہوئے، لڑائی جاری رہی، فوج نے عوام پر مظالم ڈھاتے ہوئے المناک داستانیں رقم کیں، اقوام متحدہ کی ایک تحقیقی رپورٹ کے اعداد وشمار کے مطابق اب تک ایک لاکھ افراد قتل اور دوملین ہجرت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

ایک اور اہم واقعہ شام میں یہ رونما ہوا کہ بشارالاسد نے عوام پر کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کیا جس کے نتیجے میں دمشق کے مضافات میں پندرہ سو افراد لقمہ اجل بنے اس واقعے کے بعد عالمی سطح پر بشارالاسد کے خلاف سخت رد عمل سامنے آیا یہاں تک امریکہ نے شام پر حملہ کرنے کی تیاری کی تاہم روس کی مداخلت پر امریکی حملے کا خطرہ ٹل گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ بشارالاسد تمام کیمیائی ہتھیار اقوام متحدہ کے حوالہ کرے گا تا کہ وہ اسے تلف کرے، اور پھر اسی طرح ہوا، یوں اسد نے امریکہ اور مغرب کے حملے سے خود کو محفوظ کیا۔

قطر:

25 جون کو قطر کے 61 سالہ امیر [شیخ محمد آل ثانی] نے ٹیلی ویژن پر خطاب میں اعلان کیا کہ وہ اٹھارہ سالہ اقتدار سے دستبردار ہو کر اختیارات اپنے 33 سالہ صاحبزادے شاہزادہ تمیم کو تفویض کریں گے اگرچہ شیخ محمد نے اپنے اس اقدام کو جمہوریت کی ایک قسم قرار دیا لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ اس اقدام کے پیچھے امریکی دباؤ کار فرما تھا۔

منڈیلا:

6 دسمبر کو افریقہ کے نیلسن منڈیلا جنہوں نے ملکی تعصب کے خلاف جدوجہد میں زندگی گزاری، 95 سال کی عمر میں انتقال کر گئے، انہوں نے ساری زندگی سیاہ فام کے خلاف افریقہ کے اپارٹیڈ تعصب کے خلاف طویل جدوجہد میں گزاری، 27 سال جیل میں رہا، مگر اپنے موقف ایک پیچھے نہ ہٹا، وہ 1990 میں قومی ہیرو کے طور پر آزاد اور 1994 کے انتخابات میں چار سال کے لئے جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہوئے۔

شمالی کوریا:

ایٹمی ہتھیاروں پر شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان سال 2013 میں اس وقت کشیدگی میں اضافہ ہوا جب امریکہ نے شمالی کوریا پر اقتصادی پابندیوں کا اعلان کیا اور رد عمل کے طور پر شمالی کوریا نے ایٹمی میزائل کا تجربہ کیا، ماہ فروری 2013 میں شمالی کوریا کے ذرائع ابلاغ نے اعلان کیا کہ اس ملک کی مسلح فوج نے گزشتہ ادوار کے ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں ایک چھوٹے مگر دھماکے کے لحاظ سے بڑے بم دھماکوں کا تجربہ کیا، شمالی کوریا کے اس اقدام کے بعد امریکہ اور مغرب کے درمیان کشیدگی میں مزید شدت آئی، روس اور چین نے شمالی کوریا کو اس کی حمایت کا عندیہ دیا اور یہ بھی کہا کہ صرف اقوام متحدہ

ویتنام کے حوالے سے گزشتہ سال ایک اور اہم بات یہ سامنے آئی کہ اس ملک کے ایک جنگل میں دو افراد [باپ اور بیٹا] جو چالیس سال سے وہاں زندگی بسر کر رہے تھے، دریافت کئے گئے، انہوں نے امریکی بمباری کے خوف سے اس جنگل میں پناہ لی تھی اور وہاں ایک کمرہ نما درخت میں جنگلی فروٹس کھا کر زندگی کے ایام گزار رہے تھے، انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ویتنام میں امریکہ شکست سے دوچار ہو کر جا چکا ہے، یہ افراد اس وقت دریافت ہوئے جب کچھ لوگ لکڑیوں کو کاٹنے کے لئے جنگل گئے اور وہاں انہیں دیکھا جن کے کپڑے گھاس سے بنے ہوئے تھے، رپورٹوں کے مطابق وہ دونوں بہت کمزور ہو گئے تھے باپ کی عمر بیاسی سال اور بیٹے کی عمر اکتالیس سال تھی، باپ مقامی زبان بول سکتا تھا جب کہ بیٹا صرف چند جملے ہی بول پاتا تھا ۔ اب دونوں ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

کو اجازت ہے کہ وہ اس مسئلے میں شمالی کوریا پر دباؤ ڈالے اور ایٹمی ہتھیاروں کا مسئلہ حل کرے۔

شمالی کوریا کا ایک اور اہم معاملہ یہ تھا کہ 31 دسمبر کو شمالی کوریا کے دفاعی کمیشن کے معاون اور شمالی کوریا کے رہبر کے پھوپی زاد جنگ سونگ رائنگ کو بدعنوانی کیس میں سزائے موت دی گئی، وہ اس ملک کے اہم اقتصادی رہنما کے طور پر جانے جاتے تھے اور چین کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مالی بدعنوانی اور عالمی دنیا میں بے پناہ شہرت کے باعث ان کی پھانسی کا فیصلہ کیا گیا۔

عراق:

عراق میں تقریباً گزشتہ ایک دہائی سے خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں، گزشتہ سال بھی وہاں خونی واقعات، بم دھماکے اور قتل وغارت گری کا سلسلہ برابر جاری رہا، امریکہ نے ان واقعات کی ذمہ داری القاعدہ اور نورالمالکی حکومت پر ڈالی اور کہا کہ اگر عراق اس کے ساتھ سیکورٹی امن معاہدہ کرتا تو آج یہ صورتحال نہ ہوتی، تحقیقی رپورٹس کے مطابق عراق میں ایک ماہ کے دوران ایک ہزار افراد لقمہ اجل بنتے ہیں اور اس سے زیادہ زخمی ہوتے ہیں، مبصرین کا خیال ہے کہ ان واقعات کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ کارفرما ہے جو شیعہ اور سنی فرقہ واریت اور دونوں مسلکوں کے پیروکاروں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یورپ:

کرواسی، ۲۸ ممالک جن کو 2013 کے دوران یورپی اتحاد نے اپنے اتحاد میں شامل کیا دوسری جانب یورپی اتحاد کے رکن ممالک [یونان اور پرتگال] کے عوام نے مظاہرے کئے اور مطالبہ کیا کہ یورپی اتحاد اور مرکزی بینک ان رکن ممالک کو مالی امداد دیں یا ان ممالک کو اپنے اتحاد سے نکالنے کا فیصلہ کریں، جس کے بعد یورپ نے اپنے معاشرے کی وحدت کی خاطر ان ممالک کے ساتھ مالی تعاون کا وعدہ کیا جس کی بدولت یونان اور پرتگال یورپی اتحاد میں برقرار رہے۔

دوسری جانب یوکرائن کے عوام نے مظاہرے کئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ روس کے بجائے یورپی اتحاد کے ساتھ سیاسی اور اقتصادی معاہدے کئے جائیں لیکن حکومت نے مخالفت کی اور آخرکار حکومت نے عوام کا مطالبہ تسلیم کرکے معاہدہ کیا۔

2013 کے ابتداء میں واتیکان کے سولویں پاپ، بندیکت نے ایک حیران کن اقدام اٹھاتے ہوئے ضعیف العمری کے بہانے اپنے منصب سے استعفی دیدیا اور اس کی جگہ فرانسیس کو تعینات کیا۔

ویتنام:

ویتنام کے فوجی جنرل دونین جیاپ جو اس ملک کی سرکردہ شخصیت تھی اور ملی رہنما کے طور پر لوگ ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے، 102 سال کی عمر میں انتقال کر گئے، وہ 1945 سے 1980 تک شمالی ویتنام کے وزیر دفاع کے فرائض انجام دیتے رہے اس دوران انہوں نے امریکی یلغار کا جراتمندانہ مقابلہ کیا اور آخرکار امریکیوں کو رسواکن شکست سے دوچار کیا۔ جنرل دونوین جیات جنہیں ویتنام کے فوجی نابغہ لقب سے نوازا کیا گیا تھا نے 1954 میں فرانس کو ہندوستان اور چین میں بھی تاریخی سبق سکھایا تھا۔

ویتنام کے حوالے سے گزشتہ سال ایک اور اہم بات یہ سامنے آئی کہ اس ملک کے ایک جنگل میں دو افراد [باپ اور بیٹا] جو چالیس سال سے وہاں زندگی بسر کررہے تھے، دریافت کئے گئے، انہوں نے امریکی بمباری کے خوف سے اس جنگل میں پناہ لی تھی اور وہاں ایک کمرہ نما درخت میں جنگلی فروٹس کھا کر زندگی کے ایام گزار رہے تھے، انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ویتنام میں امریکہ شکست سے دوچار ہو کر جاچکا ہے، یہ افراد اس وقت دریافت ہوئے جب کچھ لوگ لکڑیوں کو کاٹنے کے لئے جنگل گئے اور وہاں انہیں دیکھا جن کے کپڑے گھاس سے بنے ہوئے تھے، رپورٹوں کے مطابق وہ دونوں بہت کمزور ہو گئے تھے باپ کی عمر بیاسی سال اور بیٹے کی عمر ۴۱ سال تھی، باپ مقامی زبان بول سکتا تھا جب کہ بیٹا صرف چند جملے ہی بول پاتا تھا۔ اب دونوں ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

شاہد ادیب

فکری جنگ اور میڈیا کا ہتھیار

ماہنامہ شریعت کی دو سالہ کارکردگی کے حوالے سے خصوصی شمارے کے لیے
معروف عالم دین اور ممتاز صاحب قلم مولانا شاہد ادیب صاحب کی رائے گرامی

یہ ہمارا پختہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اسلام ایک جامع ضابطہ حیات ہے جو ہر دور اور زمانے کی ضروریات کے مطابق زندگی کے تمام شعبوں میں انسانیت کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام کی یہی خصوصیت اسے دیگر مذاہب اور ملتوں سے ممتاز کرتی ہے اور یہی وہ پہلو ہے جس سے اسلام دشمن قوتیں ہر دور میں خائف رہی ہیں۔ آج بھی مغرب "سیاسی اسلام" کو اپنے لیے سب سے بڑا خطرہ تصور کرتا ہے اور امارت اسلامیہ افغانستان پر صلیبی یلغار کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ کفریہ طاقتوں سے اسلام کے عادلانہ نظام کا ایک خطے میں نافذ ہونا ہضم نہیں ہوسکا۔

علماء اسلام نے ہر زمانے میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اسلام کی عادلانہ تعلیمات کے نفاذ اور لمحہ موجود میں ان تعلیمات کی تطبیق کے لیے علمی و عملی جدوجہد کی ہے۔ برصغیر کی تاریخ میں جب ہم دیکھتے ہیں تو اس حوالے سے سب سے بڑا نام حضرت شاہ ولی اللہؒ کا سامنے آتا ہے جنہوں نے اسلام کے سیاسی و اقتصادی نظام کو ایک باقاعدہ دستور کی شکل میں پیش کیا۔ شاہ ولی اللہ کے یہ نظریات اس وقت (1731ء میں) مرتب ہوئے کہ انقلاب فرانس (1789ء) جس کو انقلاب پسندان عالم کے لیے نشان راہ کہا جاتا ہے، نصف صدی بعد آنے والا تھا اور کمیونزم کے معلم اول کارل مارکس اور ان کے نفس ناطقہ اور رفیق عزیز "انیگلس" کی پیدائش میں پوری ایک صدی اور یورپ میں مشینوں اور کلوں کے جاری ہونے میں ابھی تقریباً چالیس سال باقی تھے۔ شاہ ولی اللہ کی تحریک صرف ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے احیاء اور انگریزوں کی یلغار روکنے کے لیے نہیں تھی بلکہ انہوں نے ایک ایسا جامع سیاسی و اقتصادی پروگرام پیش کیا تھا جس کے ذریعے پوری دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا جاسکتا تھا، مگر بدقسمتی سے ہندوستان کے اپنے حالات اس قدر گمبھیر ہوچکے تھے کہ حضرت شاہ صاحب کی تحریک کو دنیا میں پھیلنے کا موقع نہ مل سکا۔ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ اس کی ایک وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ کا یہ فکر و فلسفہ اور ان کی عالمگیر تحریک اس لیے بھی ہندوستان میں اور پوری دنیا میں نہ پھیل سکی کیونکہ یہ پریس کی طاقت سے محروم تھی۔ شاہ صاحب کا سارا فکر و فلسفہ کتابوں اور رسائل تک محدود تھا، جن کی ہر جگہ رسائی نہیں تھی جبکہ ان کے مقابلے میں مغربی فکر و فلسفے اور بعد میں اشتراکی فلسفے کو پریس کی طاقت کے ذریعے پھیلایا گیا۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے حضرت شاہ صاحبؒ کی سیاسی تحریک کی بظاہر ناکامی کی جو وجہ اور علت بیان کی ہے، بدقسمتی سے آج بھی یہ المیہ ہماری اسلامی تحریکوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ حضرت شاہ صاحب کے دور میں تو حالات ہی ایسے تھے کہ پریس مشینیں عام نہیں ہوئی تھیں اور دنیا بھر میں مجلاتی صحافت کے ابھی ابتدائی نقوش ہی مرتب ہونے لگے تھے مگر بعد میں جب پریس کی دنیا میں انقلاب آیا اور پرنٹ میڈیا وجود میں آیا، تب بھی ولی اللہی تحریک نے اس کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دی اور آج جبکہ میڈیا کی برق رفتار ترقی نے مشرق و مغرب کے فاصلے مٹا کر رکھ دیے ہیں اور مغربی فکر و فلسفہ اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے براہ راست ہمارے گھروں کے اندر تک پہنچ رہا ہے اور عالم اسلام کے خلاف ابلاغی جنگ جاری ہے، ہم آج بھی پریس کی طاقت سے محروم ہیں اور ہمارا پورا معاشرہ مکمل طور پر مغربی ذرائع ابلاغ کے رحم و

کرم پر ہے۔ خاص طور پر حضرت شاہ ولی اللہ کے فکر و فلسفے کی امین دینی وسیاسی تحریکوں کی حالت بہت کمزور ہے۔ میڈیا آج کل نہ صرف کسی بھی ریاست کا چوتھا ستون بن چکا ہے بلکہ قوموں کے درمیان تہذیبوں کی جنگ کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے مگر بد قسمتی سے یہ ہتھیار دشمن کے ہاتھ میں ہے اور ہم نے اس ہتھیار کے حصول اور استعمال پر توجہ ہی نہیں دی۔

آج کی دنیا میں آدھی جنگ میڈیا کے محاذ پر لڑی جارہی ہے۔

افغانستان میں صلیبی قوتوں کی یلغار کے بعد عالمی میڈیا نے اس جنگ کی رپورٹنگ کے حوالے سے جو کردار ادا کیا، اس سے عالم اسلام کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس بناء پر بہت عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ میڈیا کے محاذ پر صلیبی دجل کو بے نقاب کرنے اور امت مسلمہ کو صحیح حقائق سے آگاہ کرنے کے لیے کوئی موثر پلیٹ فارم بنایا جائے۔ اس حوالے سے انفرادی طور پر بعض اہل درد اصحاب اور داروں کی جانب سے میڈیا کے محاذ پر امارت اسلامیہ کے موقف کے دفاع کی کوششیں شروع دن سے جاری تھیں تاہم خود امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے اس حوالے سے باقاعدہ کوشش دو سال قبل ماہنامہ " شریعت " کی شکل میں سامنے آئی تو اس پر تمام دینی حلقوں میں مسرت و اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ ماہنامہ شریعت نے تمام تر ناموافق حالات کے باوجود انتہائی محنت، جانفشانی اور سلیقے کے ساتھ امارت اسلامیہ کے موقف کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا فریضہ نبھایا، اس کے ذریعے دنیا کو افغان محاذ کی حقیقی صورت حال جاننے کا موقع ملا اور اس کے اجراء کے بعد پاکستان کے قومی میڈیا میں بھی واقعات کی رپورٹنگ میں نسبتا تبدیلی محسوس کی جانے لگی۔ ماہنامہ شریعت کی یہ کارکردگی یقینا قابل تبریک ہے اور توقع رکھی جانی چاہیے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کا ترجمان یہ جریدہ حق وصداقت کا علم اسی طرح بلند کرتا رہے گا۔

■ ■ ■

بقیہ از: 2013 جارحیت پسندوں کے لیے پریشان کن رہا!!

برطانوی آرمی چیف "جنرل سر پیٹر" نے بھی طالبان کی قوت کا اعتراف کیا۔ جنرل پیٹر نے روزنامہ ٹیلی گراف کو اپنے ایک انٹرویو میں کہا " طالبان کوشش کر رہے ہیں کہ ان علاقوں پر پھر سے قبضہ کریں جو ہم نے خالی کردیے ہیں۔ اور موسی کلا کے جیسے علاقے جنہیں خالی کرنے کے لیے ہم نے جنگ کی اور وہ علاقے ان سے خالی کروائے یہ طالبان کے لیے علامتی طور پر بہت اہم ہیں "

اس نے مزید کہا " اور یہ بہت برا ہوگا اگر طالبان اس طرح کے علاقوں پر پھر قبضہ کرلیں "۔

امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی فوجی قوت کے حوالے سے دشمن کے عسکری اور سیاسی رہنماؤں کے اعترافات اور وضاحتیں وہ پختہ شہادتیں ہیں جو برملا اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ 2013 کا سال مجاہدین کی کامیابیوں اور دشمن کی شکست کا سال تھا۔ 2014 میں بھی جارحیت پسندوں کی بقیہ افواج اور ان کے فوجی ٹھکانوں پر مجاہدین کے ہلاکت خیز حملے اور بڑھ جائیں گے۔ اللہ تعالی جل جلالہ کی مدد سے امریکا اور اس کے اتحادی روسیوں کی طرح رسوائی اور ذلت کے شکار ہوجائیں گے۔

بقیہ از: امریکی ضرور پڑھیں۔

آج کے دور میں مسلمان نوجوان سب سے زیادہ اس جہاد ہی کو نجات کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں اور مسلمان نوجوان ماضی کے ہر دور کی بہ نسبت آج اس جذبے سے زیادہ سرشار نظر آتے ہیں۔

ایسے علاقے اور ممالک جہاں جہاد کا لفظ کسی کے خیال اور تصور میں بھی نہیں آتا تھا، مقامی حکومتوں نے مکمل طور پر اس کا راستہ روک رکھا تھا مگر آج دنیا کے ہر کونے میں جہاد کا لفظ پہنچ گیا۔ اور ہر جبر کے خلاف مزاحمت ایک آزمودہ نسخہ بن چکا ہے۔ ایشیا کے علاوہ افریقا کے بہت سے علاقوں میں یہ سلسلہ پھیلتا چلا جارہا ہے۔ افغانستان، عراق، فلسطین، صومالیہ، مالی، اریٹیریا ،شام، مصر، یمن، برما اور چیچنیا یہ سب ایسے ممالک ہیں جن کے نام مثال کے طور پر ذکر کیے جارہے ہیں۔ اور بالآخر امریکا کے بیچ میں انتقامی کارروائیوں کے بہت سے ایسے واقعات پیش آئے جن کا باعث عراق اور افغانستان میں امریکی فوجیوں کے مظالم ہی تھے۔

اب کہیے! اسلامی بیداری کی سطح کم ہونے کے باوجود کون ہارا ہے اور کون جیتا؟

❖❖❖

امریکی ضرور پڑھیں!!

عابد مجاہد

سکیورٹی، کنکریٹ کے دیوار، خاردار تار، ریت کی بوریوں کے فصیل، بلٹ پروف گاڑیاں، بلٹ پروف جیکٹ یہ اور اس جیسے اور بہت سے الفاظ سے ہم اس وقت مانوس ہوئے جب ریاست ہائے متحدہ امریکا نے اپنے نظریۂ وسعت پسندی کو عملی شکل دینا شروع کی۔ اس سے قبل دنیا بہت پرامن تھی اور دنیا بھر کے ممالک کے آپس میں تعلقات بہت دوستانہ تھے۔

گذشتہ سال کے مختلف اہم واقعات پر نظر دوڑائی تو ان میں سے اکثریت کا تعلق امریکیوں سے تھا۔ اس لیے میری تحریر کا عنوان بھی انہیں کے لیے خاص کر دیا گیا ہے۔

آج کی دنیا میں سب سے بڑی مشکل بدامنی کا راج ہے۔ کوئی بھی کہیں بھی محفوظ نہیں۔ یہ تو چھوڑیے بہت سے ممالک کے عوام عملی طور پر جنگوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی وجہ اور سبب جاننے کی کوشش کریں اور نشان پا کے تعاقب میں چلتے چلے جائیں تو قدموں کے آخری نشان تم امریکیوں کی دہلیز پر آکر رک جائیں گے۔ میری یہ بات اگر تم اسے تعصب سمجھو یا کسی نفرت کا نتیجہ تو تھوڑی سی زحمت اور کرو اور نیچے بھی پڑھتے چلے جاؤ!

بیسویں صدی کے آٹھویں عشرے کے بعد اکیسویں صدی کے آغاز تک کے اس دورانیے پر ایک طائرانہ نظر دوڑاؤں تو دنیا میں کہیں کہیں دو پڑوسی ممالک کے درمیان سرحدوں پر معمول کے اختلافات تو بہر حال ہوتے ہوں گے مگر مجموعی طور پر دنیا سے یوں امن کا نام نشان مٹا نہیں تھا جتنا اکیسویں صدی کے آغاز کے بعد یہ عنقا ہو گیا ہے۔

تمام بین الاقوامی تعلقات اور حکومتی سفارتکاریوں کی توجہ عوام کو ایک دوسرے کے قریب کرنے اور اجتماعی امور میں ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے پر مرکوز تھی۔ عوام امن و سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے، سیاح اور سفارتکار پوری آزادی سے ہر ملک میں بلاخوف و تردد آجا سکتے تھے!! مگر اکیسویں صدی کے آغاز کے بعد یہ سب ماضی کا قصہ پارینہ بن گیا۔ اب ساری توجہ اپنے گرد فولادی دیواروں کی فصیلیں کھڑی کرنے پر دی جاتی ہے۔ لوگوں سے دور دور رہنے ہی میں ہر ایک کو نجات نظر آتا ہے۔

اکیسویں صدی میں ان بدبختیوں کا آغاز کیسے ہوا؟ شاید گیارہ ستمبر کے واقعے ہی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ مگر اس واقعے کو موجودہ تمام حالات کا سب سے بڑا ذمہ دار ٹھہرانا اور اسے موجودہ بدامنی کا سبب قرار دینا عقل کو ابہام کے تہہ در تہہ پردوں میں لپیٹنے کے مترادف ہے۔ ان تمام برے حالات میں اسے بدامنی کی دلیل قرار دینے سے اور بہت سے ایسے سوالات جنم لیں گے جس کے جواب میں سوال در سوال کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ شکوک، ابہامات اور سوالات کا یہ تسلسل اگر کسی حد پر جاکر رکے گا تو وہ ریاست ہائے متحدہ امریکا کی "شوق توسیع پسندی" ہے۔ جسے پورا کرنے کے لیے وہ بحرالکاہل اور بحراطلس کے بیچ سے ساری دنیا میں اپنے بازو پھیلا رہا ہے۔ اور معلوم نہیں ناٹو کے رکن ممالک یا اس کے آج کے حلیف ممالک کی باری کب آئے۔ جس پر بالکل ایسا ہی قبضہ کیا جائے گا جس طرح کہ آج ایشیا کے کچھ ممالک پر اتحادیوں کے بل بوتے پر قبضہ کیا گیا ہے۔

اس سوال کا جواب کہ امریکیوں نے پہلے اپنا ہدف مسلمانوں کو بنایا اور انتہائی بے رحمی سے ان پر کسی بھی اسلحے کے استعمال سے گریز نہیں کیا، ممالک پر قبضہ کیا اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کر ڈالا، ان سب کا نتیجہ کیا نکلا؟

شاید یہ لوگ قبضے کے کچھ ظاہری جہات کی جانب اشارہ کریں مگر اس کے دیگر ابعاد پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بہت سی اہم چیزیں ہیں جو تاحال ان کے اور ان کے اتحادیوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ یہ لوگ ایک ایسی بڑی جنگ کے لیے آرہے تھے جس کا آغاز ہی مذہبی اصطلاحات اور صلیبی جنگ کے نام سے کیا جا رہا تھا۔

اسلامی بیداری، فکری پیروی اور تصور جہاد جارحیت پسندوں کے ان مظالم کا نتیجہ ہے جو مسلمانوں میں اس سے قبل اتنے عام نہیں تھے۔ ان تمام کوششوں اور پروپیگنڈوں کے باوجود جو لفظ جہاد کے خاتمے کے لیے کی گئیں۔

بقیہ: صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمالیں۔

اسلامی انقلاب کا نقیب

ماہنامہ شریعت کے کالم نگار اکرم تاشفین کی خصوصی تحریر

یہ آپ کے سامنے ماہنامہ شریعت کا چوبیسواں شمارہ ہے اور مسلسل دوسرا سال تکمیل کے مرحلے پر۔ پہلے سال کی تکمیل پر ہم کچھ سطریں سپرد قلم کر چکے تھے۔ اس وقت ہم یہی سوچتے تھے کہ زندگی کا کیا بھروسہ اور حالات کا کیا اعتبار، کسے یقین کہ اگلا شمارہ آنے تک کرہ ارض اپنی گردش میں کس موڑ پر جا کھڑا ہوگا۔ آج اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چوبیسواں شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے

ماہنامہ شریعت نے سفر کا آغاز کہاں سے کیا تھا؟ اور اب کس منزل پر کھڑا ہے؟ اگر قارئین اپنے برقی پیغامات (ای میل) میں اس حوالے سے بھی تبصرے شامل کریں تو ہم ان کے اور زیادہ مشکور ہوں گے۔ رسائل وجرائد کے مدیران جانتے ہیں کہ ایک نظریاتی رسالے کی اشاعت اور اسے مسلسل شائع کرتے رہنا کتنا مشکل کام ہے۔ مگر اس کے باوجود الحمدللہ شریعت کا سفر انتہائی کامیابی سے جاری ہے۔ سرکولیشن میں گذشتہ سال کی بنسبت چار گنا اضافے کے باوجود بھی مزید سے مزید تر کے تقاضے قارئین کی جانب سے موصول ہو رہے ہیں۔ ویب سائٹ پر برقی اشاعت میں شریعت کے مضامین پڑھنے والوں کی کل تعداد ہزاروں میں ہے۔ مجلے کے مرتب صاحب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں انہوں نے باقاعدگی سے بہت خوبصورت اور بہتر انداز میں شریعت کے تمام شمارے ویب سائٹ پر رکھ دیے ہیں۔ ڈاؤن لوڈ کے لیے پی ڈی ایف اور یونیکوڈ (آفس ورڈ) فائل اور آن لائن پڑھنے کے لیے بھی از اول تا آخر تمام شمارے دستیاب ہیں۔ اس لیے اب شریعت کی فائل اور پرانے شمارے دیکھنا مشکل نہیں رہا۔ جب چاہیں الامارۃ کی اردو ویب سائٹ پر جا کر شریعت کی ٹیب پر کلک کریں اور تمام شماروں کے باغ وبہار میں کھو جائیں۔

شریعت اپنے مقاصد میں کامیاب جا رہا ہے۔ 2001 کے بعد سے جب امارت اسلامیہ کے موقف سے براہ راست باخبر رہنے کے لیے دنیا کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا تب دشمن کے یک طرفہ پروپیگنڈے کے لیے راہ ہموار تھی لیکن آج پانچ زبانوں میں شائع ہونے والی ویب سائٹس اور رسائل وجرائد نے دشمن کے پروپیگنڈے کو بڑی حد تک بریک لگادی ہے۔ بلکہ ہمارے قلمکاروں کے جارحانہ حملوں سے کابل انتظامیہ اور ناٹو اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ کبھی وہ دور تھا کہ عالمی میڈیا پر جھوٹ کا ایک طوفان چلتا تھا، افغان مجاہدین کا موقف دنیا کو پہنچانا ممکن نہ تھا، اس لیے دنیا بھر میں افغان طالبان کے متعلق دشمن نے منفی پروپیگنڈہ کیا جس کے اثرات ہی کی وجہ سے آج دنیا بھر میں منفی رویہ رکھا جاتا ہے۔ ماہنامہ شریعت کی اجراء کے بعد اردو داں طبقے میں دشمن کے دس برسوں کی محنت پر پانی پھرنے لگا ہے۔ روس کے خلاف جہاد کے دور میں لڑنے والے مجاہد لیڈروں کے کردار سے مایوسی کا شکار ہونے والے لوگ اب حال میں امریکا کے خلاف لڑنے والے امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے بھی مایوس ہو رہے تھے۔ یا کچھ لوگ ایسے تھے جو افغانستان کی صحیح صورتحال اور مجاہدین کی کامیابیوں سے بے خبر اور مایوس تھے، الحمدللہ ہماری اطلاع کے مطابق ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن میں ماہنامہ شریعت نے نئی روح پھونک دی ہے۔ مایوسی کی پرچھائیاں ان پر سے اٹھنے لگی ہیں۔ مجاہدین کے متعلق ان کی آراء میں تبدیلیاں آرہی ہیں اور سابقہ مایوسیاں رخصت ہونے لگی ہیں۔ امارت اسلامیہ کے واضح، شفاف اور شرعی احکام کی پابند پالیسیوں نے ان کو متاثر کر کے رکھ دیا ہے۔ افغانستان کے مستقبل کے حوالے سے امیر المؤمنین کے طے کردہ پروگرام بلکہ تعلیمی، معاشی اور اخلاقی اعتبار سے افغانستان کو عالمی معاشرے میں بلند مقام دلانے کے لیے طے کردہ پلان کے حوالے سے ماہنامہ شریعت ہی نے لوگوں کو اطلاعات فراہم کیں۔ افغانستان پر جارحیت اور کابل سے طالبان کی انخلاء کے بعد جب مجاہدین کی

صفیں نئے سرے سے منضبط کی جارہی تھیں تب امیر المؤمنین اور ان کی رہبری شوریٰ نے نئی صف بندی کے ساتھ ساتھ افغانستان کے مستقبل کے حوالے سے بھی نئے پروگرام اور اصول مرتب کیے۔ ان اصولوں اور پروگراموں کے حوالے سے امیر المؤمنین نے اپنے عید کے پیغامات میں وقتاً فوقتاً وضاحتیں کی ہیں ان پیغامات کی اشاعت ماہنامہ شریعت کا اعزاز ہے۔ ماہنامہ شریعت کا پیغام صرف عام افراد تک نہیں بڑے بڑے صحافتی، سیاسی ،علمی اور مذہبی حلقوں تک پہنچتا ہے اور بڑے بڑے میڈیا ادارے اور بڑے بڑے مؤقر اخبارات کے مدیران اور صحافیوں تک کی آراء میں ماہنامہ شریعت کے ذریعے تبدیلیاں آرہی ہیں۔ ماہنامہ شریعت کے ذریعے اردو جرائد کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ افغانستان کے افق پر طلوع ہونے والے اسلامی خلافت اور اسلامی نظام کے سورج کے لیے "شریعت" ایک نقیب ہے جو بھانپو لیے آگے آگے جارہا ہے اور لوگوں کو جگاتا جارہا ہے۔ دنیا بھر کے مایوس، پریشان، مظلوم اور لاچار مسلمانوں کے لیے نقیب خلافت کی یہ صدائیں خوشیوں اور امنگوں کا ایک پیغام ہے کیوں کہ افغانستان کے مجاہدین سے دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے حوصلے وابستہ ہیں۔ جارحیت پسند صلیبیوں کی شکست کی امید افزاء خبریں ہر مظلوم کے دل پر رحمت کی برکھا بن کر برستی ہیں۔ رحمت کی یہ برکھا برسانے والا بادل ماہنامہ شریعت ہی ہے۔ ماہنامہ شریعت فتنہ وفساد کے اس دور میں افراط و تفریط کے درمیان شریعت کی راہ اعتدال کو تھامنے والے امارت اسلامیہ کے پاکباز مجاہدین کا ترجمان مجلہ ہے۔ جس کا مقصد دنیا کے سامنے امارت اسلامیہ کی صحیح ترجمانی کرنا ہے۔ افغان مجاہدین کے حقیقی حالات وخیالات دنیا کو پہنچانا اس کا نصب العین ہے۔

محترم قارئین! شکست کھاتے دشمن یا زخم خوردہ سانپ کا سر مزید کچلنے کے لیے ماہنامہ شریعت کا بھرپور ساتھ دیں۔ الحمد للہ ہمارا انتظامیہ اب بھی پرنٹ رسائل کی ڈیمانڈ پوری نہیں کرپارہا مگر اس جہاد میں آپ کا حصہ ضرور ہونا چاہیے۔ تاکہ قیامت کے روز شہداء اور غازیوں کے قافلوں میں پیچھے پیچھے چلنے والوں میں ہم بھی شامل ہوجائیں۔ کہ دنیا میں اگر ہم ان میں نہیں تھے تو ان کے پاؤں کی دھول مزید اونچا اڑانے میں ہم بہر حال تھے۔

الحمد للہ ماہنامہ شریعت پرنٹ کے ساتھ الامارہ اردو ویب سائٹ اور سوشل ویب سائٹس پر بھی دستیاب ہے۔ ویب سائٹ ایڈریس shahamat-urdu.com ہے فیس بک اکاؤنٹ اور پیج کے لیے ایڈریس www.facebook.com/Shariat.Magazin ہے۔ مزید سے مزید پھیلائیں اور نئے نئے قارئین بنائیں۔ ماہنامہ شریعت کی جتنی زیادہ اشاعت ہوگی اتنا ہی مسلم وغیر مسلم دنیا میں مجاہدین کے خلاف قائم ہونے والے غلط نظریات اور خیالات کا قلع قمع ہوگا۔ مجاہدین کی پرامن پالیسیوں اور مستقبل کے پروگراموں کے متعلق دنیا خبردار ہوگی۔

★★★

بقیہ : از افغانستان دسمبر 2013ء میں

3 دسمبر بروز منگل ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی جانب سے نشر ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان حکومتی سطح پر ہونے والی کرپشن میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس سے قبل بھی کابل انتظامیہ کو کرپٹ ترین ممالک میں سرفہرست لکھا گیا تھا۔

پارلیمنٹ یا مرغوں کی جنگ:

کابل انتظامیہ اور نام نہاد پارلیمنٹ کے ارکان ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑنے اور ہاتھاپائی میں مشہور رہے ہیں۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ کی خواتین ارکان کی بھی زدوکوب کی گئی ہے۔ 2 دسمبر بروز پیر الیکٹرونک میڈیا پر جاری نام نہاد سربراہان کے جرگے میں نام سربراہان نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو زبردست زدوکوب کیا۔

مجاہدین کی علم دوستی کا اعتراف:

دشمن کے بے انتہا پروپیگنڈے کے باوجود مجاہدین کا علم سے تعلق اور علم کی خدمت کسی سے پوشیدہ نہیں اور کبھی نہ کبھی یہ لوگ مجاہدین کی علم دوستی اور علوم کے میدان میں مجاہدین کے تعاون کا اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ بدھ کے روز غزنی کی وزارت تعلیم وتربیت نے تسلیم کرلیا کہ مسلح مخالفین نے تعلیم وتربیت کے حوالے مثبت مداخلت کی ہے۔ اس سے قبل بھی ایسی خبریں نشر کی گئیں کہ مجاہدین نے اس صوبے میں سکولوں اور مدارس کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور روزانہ سکولوں اور مدارس میں پڑھائی کی پیش رفت اور انتظامی صورتحال کی نگرانی کرتے ہیں۔

✪✪✪

ذبیح اللہ مجاہد

چند لمحات اپنے عوام کے ساتھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجاہد صاحب! براہ کرم ذیل میں میرے چند سوالات کے جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ [صافی]

سوال: طالبان ذرائع ابلاغ کو کس نگاہ دیکھ رہے ہیں؟ آپ کے خیال میں ذرائع ابلاغ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میڈیا کی جو ذمہ داری ہے اگر واقعی وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے تو یقیناً اس کا معاشرے کی اجتماعی اور افرادی زندگی پر گہرا اثر ہوگا اور ترقی اور بہبود کے لئے اہم کردار ادا کر سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے آج کل کا میڈیا بھی برائے نام آزاد لیکن درحقیقت استعماری قوتوں کے مفادات کی تحفظ کے لئے کردار ادا کر رہا ہے اور اظہار آزادی سے اٹھایا جارہا ہے، اور میڈیا کا ایک بڑا حصہ قابض افواج کے ساتھ مشترکہ سرد جنگ میں سرگرم عمل ہے، ہم نے اس کا مشاہدہ گزشتہ بارہ سالوں کے دوران امریکی یلغار کے ساتھ افغانستان اور عراق میں کیا اور اس پر بڑا افسوس بھی ہو رہا ہے۔

سوال: کیا طالبان میڈیا کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں؟

جواب: امارت اسلامیہ ذرائع ابلاغ کی آزادی پر یقین رکھتی ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ حقیقی طور پر آزاد ہو، ملکی ذرائع ابلاغ ملی اور اسلامی اقدار کو مدنظر رکھ کر انسانی شرافت اور مسلمہ اصولوں کے مطابق اشاعت کا اہتمام کریں، معاشرہ ترقی، چین، سکون اور عزت کے خطوط پر استوار کریں، اگر ذرائع ابلاغ مغربی مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں جیسا کہ آج کے دور میں تو اس سے غلط فائدہ اٹھایا جائے گا، اقوام کو گمراہ کرنے اور بے راہ روی کی جانب دھکیلنے کی کوششیں ہو رہی ہیں تو یہ اسلامی نظام اور حکومت کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں میڈیا قیام امن کے لئے کردار ادا کر سکتا ہے؟

جواب: ہم نے پہلے بھی اس طرف اشارہ کیا کہ آج کے دور میں میڈیا کے کئی نمائندے ایسے ہیں جو واقعی آزاد ہیں اور اپنے اصل اہداف کی طرف متوجہ ہیں، اس طرح میڈیا ہمارے ملک کی آزادی، قیام امن اور اچھی زندگی کے لئے راہ ہموار کرنے کے حوالے سے مثبت کردار ادا کر سکتا ہے، لیکن یہاں نام نہاد میڈیا کے نمائندوں کی ایک بڑی تعداد خفیہ اداروں کی تنخواہ دار ہے اور دوسروں کے مفادات کی تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے، اس کی فعالیت ہمارے ملک کے لئے نقصان دہ ہے، وہ نمائندے ہمارے ملک کے حالات پیچیدہ بنانے میں منہمک ہیں، یہاں لسانی تعصبات ابھارنے، بدنیتی، قومی، لسانی اور مذہبی اختلافات پیدا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں، وہ ہمارے ملک اور عوام کے مفاد میں نہیں، اور ہمیں امید ہے کہ جب قابض افواج ملک سے فرار ہو رہی ہیں اور ملک کو ایک بار پھر آزادی نصیب ہوگی تو یہ تنخواہ دار نمائندے بھی اوجھل ہو جائیں گے۔

سوال: کیا آپ میڈیا پر پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر چاہتے ہیں تو کیوں؟

جواب: میں نے پہلے بھی بتایا کہ جو ذرائع ابلاغ اپنے اصول، اسلام اور ہمارے ملک کی اقدار اور مفادات کو ملحوظ نظر رکھیں انہیں فعالیت کی اجازت ہے، ان کی اشاعت ملک کی ترقی کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے جنہیں ہمارے معاشرے کی ضرورت ہے، وہ مثبت سرگرمیوں کو فروغ دے رہے ہیں اور حقیقی مسائل کی نشاندہی کر کے اجاگر کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ہم ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں لیکن جو نام نہاد میڈیا ہے جو درحقیقت ملک کی تباہی پر تلا ہوا ہے، غیروں کے مفادات کا تحفظ کر رہا ہے، ملک کے اندر اختلافات پیدا کرنے کا موجب بن رہا ہے، قابض افواج کے ساتھ شانہ بشانہ جنگ میں کردار ادا کر رہا ہے، وہ میڈیا نہیں بلکہ صحافت کی آڑ میں اسلام

دشمن قوتوں کے لئے جاسوسی کر رہا ہے جسے برداشت کرنے کے لئے ہمارا معاشرہ ہرگز تیار نہیں اور نہ ہی ہمارا مذہب اسے اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔

سوال: آپ کیوں پر تشدد کارروائیوں کی خبریں شائع کرتے ہیں؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ لوگ آپ کی اس طرح کی خبروں کی طرف توجہ دیں گے؟

جواب: پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کبھی بھی پر تشدد کارروائیوں کی خبریں شائع نہیں کرتے، اس حوالے سے حقائق کو نظر انداز کرنا مناسب ہے، ہم بہادر افغان عوام کی لازوال قربانیوں، اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے اور اسلام اور ملک پر تن من دھن قربان کرنے کی خبروں کی اشاعت کرتے ہیں اور زمینی حقائق اور پیش آنے والے واقعات سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں، جب ہم کسی امریکی فوجی کی ہلاکت، امریکی ٹینک کی تباہی اور یا امریکی طیارہ مار گرانے کی خبریں شائع کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے عوام کل کی طرح آج بھی اپنے دشمنوں کو شکست سے دوچار کرسکتے ہیں، تو اس طرح کی خبریں کبھی پر تشدد کارروائیوں کی خبریں نہیں ہوا کرتیں بلکہ یہ جرات کی صدا ہے جو لوگوں تک پہنچنی چاہیے اور ایک وقت یہ بھی آئے گا کہ ہمارا ملک روشن تاریخ کا ایک اہم حصہ ہوگا۔

رہا یہ سوال کہ ہماری خبروں پر لوگ توجہ دیتے بھی ہیں کہ نہیں؟ اس حوالے سے لوگ اور ہمارے مخاطبین کی دو قسمیں ہیں، ایک جانب ہمارا دشمن، اس کے درپردہ حواری اور آلہ کار ہیں جن کا مقصد ذاتی مفادات کا حصول، عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا اور پیسوں کی کمائی ہے جو درحقیقت یہی لوگ جرائم کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، انہیں ہماری خبروں سے ضرور تکلیف ہوگی بلکہ سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں، دوسری جانب ہمارے نہتے اور مظلوم عوام ہیں، ہمارے غم اور رنج میں ہمارے ساتھ شریک بھائی اور ہم وطن شہری ہیں جو اب کمزور ہوچکے ہیں، قابض افواج کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں، عقوبت خانوں میں صعوبتیں برداشت کررہے ہیں، تشدد کا نشانہ بن رہے ہیں، ان کے گھر تباہ ہوچکے ہیں، ان کے پیارے قابض قوتوں اور ان کے حواریوں کی جانب سے شہید ہوچکے ہیں، مشکلات سے دوچار ہوچکے ہیں، عوام کی اکثریت اسی صورتحال سے دوچار ہے، ان کے لئے ہماری کامیابی اور دشمن کی شکست کی خبریں حوصلہ افزا ہیں، بادی النظر میں ان کے لئے ہماری خبروں اور رپورٹوں میں کامیابی کی نوید، اچھے اور محفوظ مستقبل، آزادی اور خودمختاری کا پیغام مضمر ہے، وہ مسلمان ہیں، اسلام، ملک، عوام اور اپنی ملی اقدار پر دل گرفتہ ہیں، ان کا ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم انہیں کامیاب جہادی کارروائیوں کی خبروں اور جہادی پیشرفت سے اگاہ کریں۔

سوال: میڈیا کس طرح قیام امن کے لئے کردار ادا کرسکتا ہے؟

جواب: اصولوں پر کاربند میڈیا ملک کی آزادی کے لئے بہت اہم رول ادا کرسکتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ میڈیا ملک کی وحدت کے لئے بہت کچھ کرسکتا ہے، لوگوں کو شعور دے سکتا ہے، عوام کے مسائل سے متعلقہ حکام اگاہ کرسکتا ہے، دینی اور ملکی فریضہ ادا کرتے ہوئے عوام کی اچھی خدمت انجام دے سکتا ہے اور ان کے مسائل کی حقیقی ترجمانی کا حق ادا کرسکتا ہے۔

آج کل امن کے لئے جو اصطلاح رائج ہے کہ امریکی یلغار کو تسلیم کرکے ملک پر اس کی بالادستی اور اس کی افواج کا تسلط قبول کیا جائے، مزدور کے طور پر غلامانہ نظام میں صرف کچھ رقم اور عہدہ حاصل کیا جائے، اور اس طریقے سے افغانستان کے مستقبل کے لئے ذلت آمیز تاریخ رقم کریں، امید ہے کہ اس طرح امن کے لئے کوئی ہم سے امید نہ کربیٹھے، افغان عوام باحساس ہیں، مسلمان اور زندہ قوم اس طرح رسوائی ہرگز قبول نہیں کرسکتی اور نہ ہی اس طرح شرمناک عمل کو امن کہہ سکتی ہے، ہمیں امید ہے کہ ملکی ذرائع ابلاغ بھی اس طرح ناکام کوششوں کو امن نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس کے لئے پروپیگنڈا کریں گے۔ شکریہ

∇∇∇

ماہنامہ شریعت کارواں دواں سفر

الامارہ اردو ویب سائٹ کے مدیر محترم ہارون بلخی صاحب کے تاثرات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حیوانی قالب میں تو پیدا کیا ہے، لیکن ساتھ ہی اسے عقل وفہم اور فکر وشعور کی وہ صلاحیتیں بھی عطا فرمائی ہیں جو اسے تمام حیوانات سے ممتاز کرتی ہیں۔ عقل وشعور کی یہ صلاحیت ہی انسان کا وہ اصلی شرف ہے جو اسے ایک کمزور جسم کے باوجود کرہ ارض کا حاکم بنادیتا ہے۔ یہی شرف ہے جس کی مدد سے انسان نے پتھروں سے تمدن کو پیدا کیا، بحروبر کو مسخر کیا اور ہر دور میں پیدا ہونے والے اپنے مسائل کو حل کیا۔ یہی عقل وفہم ہے جس کے بنیاد پر ہم ماضی سے سبق سیکھتے ہیں، حال کا تجزیہ کرتے ہیں اور مستقبل کا منصوبہ بناتے ہیں۔ یہی فکری رہنمائی ہماری زندگی کی کامیابی کی ضامن ہے۔

صحافت ایک مقدس پیشہ ہے، جو کسی بھی معاملے کے بارے تحقیق اور پھر اسے صوتی، بصری یا تحریری شکل میں بڑے پیمانے پر قارئین، ناظرین یا سامعین تک پہنچانے کے عمل کا نام ہے۔ سب سے اہم نکتہ جو صحافت سے منسلک ہے وہ عوام کو باخبر رکھنے کا ہے، جس سے ہر شعبہ مثلاً مذہبی ، معاشی، ثقافتی، زرعی وغیرہ کے افراد وابستہ ہیں اور دنیا میں تقریباً ہر شخص کسی نہ کسی طریقے سے خود کو باخبر رکھنا چاہتا ہے، تو وہ میڈیا کا رخ کرکے اپنی مقصد پالیتا ہے، اسی لیے ذرائع ابلاغ کو ملک کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔

ابلاغی ذرائع سے بیشتر اقوام نے جنگیں جیتی ہیں، یہ سلسلہ تاحال جاری ہے اور آئندہ بھی مزید ترقی کریگی۔ ابلاغ کے مختلف ذرائع ہیں، جن میں ٹیلی وژن، ریڈیو، اخبارات، رسائل، پمفلٹ اور موجودہ دور میں سوشل میڈیا (سماجی ذرائع ابلاغ) فیس بک اور ٹویٹر وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اسی زمرے میں "زرد صحافت" کی ایک پست ترین شکل بھی آتی ہے، جس میں کسی خبر کے سنسنی خیز پہلو پر زور دینے کے لیے اصل خبر کی شکل اتنی مسخ کر دی جاتی ہے کہ اس کا اہم پہلو قاری کی نظر سے اوجھل ہوجاتا ہے۔

جب 2001ء کو عالمی استعمار امریکہ نے غرور وتکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان مظلوم افغانوں پر چڑھائی کی، جو دو دہائیوں کی سربریت سے نجات پاچکے تھے اور آرام وسکون کی زندگی بسر کررہے تھے، تو اس وقت ایک جانب جدید ٹیکنالوجی سے افغانوں کو نشانہ بنانا شروع کیا اور دوسری طرف زرد صحافت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میڈیا کے میدان میں تیزی لاکر افغانوں کی فکری، نظریاتی، نفسیاتی، ثقافتی اور معاشی حالات پر بھی جارحیت اور کاری ضرب لگادی اور اس سلسلے میں چند برائے محققین، لکھاریوں، ادیبوں، اور شعراء کو ڈالروں کے عوض خرید کر ان سے حقائق کو مسخ کیا۔ استعمار نے افغانستان کے طول وعرض میں ایف ایم ریڈیو اور ٹی وی چینلز کا جال بچھانے کے علاوہ سینکڑوں اخبارات اور رسائل وجرائد کا اجراء بھی کیا اور اپنے چند کاسہ لیسوں کو مالی امداد فراہم کی تاکہ افغان مصیبت زدہ عوام کو ورغلا کر ان پر مغربی کلچر لاگو کرنے کی کوشش کریں، جن میں بعض فنڈ کی وجہ سے بند ہوئے اور کچھ اب تک استعمار کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔

لیکن علماء کرام، خطباء عظام اور مجاہدین نے بھی جہادی کارروائیوں کیساتھ ساتھ افغان عوام اور عالم اسلام کو باخبر رکھنے کے لیے اپنی اطلاعات کو مختلف طریقوں سے ان تک پہنچانے کی جدوجہد کی، تو اس سلسلے میں سب پہلے امارت اسلامیہ افغانستان نے پانچ زبانوں (پشتو، فارسی، عربی، انگریزی اور اردو) پر مشتمل ویب سائٹس لانچ کیے، جس کے ذریعے دنیا کو مجاہدین کی روزانہ کارروائیوں کی اطلاع بروقت پہنچائی جاتی، اس

کے ساتھ ساتھ رسائل کا اجراء بھی کیا گیا، جو پشتو، فارسی اور عربی زبانوں میں شائع ہوتے، جسے عوام الناس نے بہت سراہا، لیکن ایک کمی تھی، وہ یہ کہ برصغیر پاک و ہند کے وہ اردو خواں حضرات جو اکثر اوقات انٹرنیٹ تک رسائی نہیں رکھتے، انہیں مجاہدین کی حالات کے بارے میں اطلاعات صرف ان مغرب نواز زر خرید میڈیا کے ذریعے ملتیں، جسے اکثر امریکی اور ایساف اہلکار فلٹر کرکے نام نہاد صحافیوں کے حوالے کرتے۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے امارت اسلامیہ کی قیادت نے فیصلہ کیا کہ ہمارے اردو سمجھنے اور پڑھنے والے بھائیوں کے لیے ایک ایسا میگزین شائع کیا جائے، جس میں مجاہدین کی کارروائیاں، جہادی حضرات کے انٹرویوز، حالات حاضرہ پر سیر حاصل بحث اور دیگر موضوعات شامل ہوں، تو اسی سلسلے میں ماہنامہ "شریعت" کا اجراء کیا گیا، جس کا پہلا شمارہ جمادی الاول 1433ھ بمطابق اپریل 2012ء کو منظر عام پر آیا، اور الحمدللہ تاحال بلاتعطل باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

ماہنامہ "شریعت" کا اصل مقصد جہاں لوگوں تک سچائی پہنچانا اور واقعہ کی اصل تصویر پیش کرنا ہے وہاں یہ عیار و مکار دشمن کے منفی پروپیگنڈے کی روک تھام اور سدباب کا آغاز بھی ہے، جس سے الحمدللہ صحافتی میدان میں مجاہدین نے کافی پیشرفت کی ہے۔ شریعت کے منظر عام پر آنے سے مجاہدین کے حامی حضرات میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

ماہنامہ شریعت کے مضامین کو اگر گہری نظر سے دیکھا جائے، تو ان میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب اور ان کے روک تھام کے لیے واضح منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ جہادی محاذوں کی حقائق پر مبنی خبریں، راسخ العقیدہ کالم نگاروں کی تحقیقی تحریریں، امارت اسلامیہ کے رسمی اعلامیے، جہادی مسئولین کے انٹرویوز اور دیگر موضوعات نے دشمن کو بوکھلاہٹ میں مبتلا کیا ہے۔ ماہنامہ شریعت کے کارکنوں کی خدمات قابل ستائش اور ناقابل فراموش ہیں، جنہوں نے کم ہی عرصے میں دن رات محنت کر کے میگزین کو اس نہج پر پہنچا دیا جس کے لیے برسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قدر قلیل عرصے میں کسی رسالے کی مقبولیت میں اضافہ ہونا، عالم اسلام اور خصوصاً مجاہدین کے لیے عظیم خوشخبری ہے۔

وسائل اور افراد کی کمی کے باوجود الحمدللہ ماہنامہ شریعت نے بغیر کسی وقفے سے دو سال پورے کیے، جو صرف اور صرف میگزین کے ادارے اور قارئین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ قارئین کرام کی مطالبے کو ملحوظ نظر رکھ کر انتظامیہ نے رسالے کا اجراء کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اگر ایک جانب مجاہدین جہادی محاذوں میں دشمن سے نبرد آزما ہے، تو دوسری طرف نفسیاتی میدان میں بھی کسی سے کم نہیں ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو خیال جس کو آپ اپنی حالت بدلنے کا

رسالے کو اگر مایہ ناز لکھاریوں کے دلچسپ مضامین پر فخر ہے، تو ڈیزائنگ نے بھی اسے چار چاند لگائے ہیں، اللہ تعالی سے دست بدعا ہیں کہ رسالہ مزید ترقی کر کے مسلمانوں کے لیے مفید ثابت ہو اور اللہ عزوجل انتظامیہ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس نیک کام جاری رکھ عالم اسلام کے سر کو فخر سے بلند کریں۔

***

"ماہنامہ شریعت کی کامیابیوں کے 2 سال"

معروف کالم نگار سیف العادل احرار کی ماہنامہ شریعت کے لیے خصوصی نگارشات

یہ پہلی ملاقات تھی، جہاد اس کی سب سے بڑی عبادت، اور اس کی روح کی غذا تھی، جہاد کی محبت اور جہاد کا شوق ان کے رگ وریشہ میں سما گیا تھا اور ان کے قلب ودماغ پر چھا گیا تھا یہی ان کا موضوع گفتگو تھا اور اسی کا ساز وسامان کرتے تھے، اسی مطلب کے لوگوں کی انہیں تلاش رہتی تھی، ایک روز ایک نجی محفل میں ہماری ملاقات ہوئی، وہ امارت اسلامیہ افغانستان کے شعبہ اطلاعات وثقافت کے ایک ذمہ دار تھے اس محفل میں جہاد کے گرد گھومتی گفتگو میں انہوں نے مجھے نہ صرف متاثر کیا بلکہ امارت اسلامیہ افغانستان کی کامیاب جہادی کارروائیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ اور ان کے بارے میں پیدا کی گئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے شعبہ اطلاعات وثقافت کے زیر اہتمام پانچ زبانوں پر مشتمل دیدہ زیب اور اعلی معیار کی ویب سائٹس کے علاوہ عربی زبان میں الصمود اور پشتو زبان میں تین جرائد شائع کرنے کی تفصیلات سے آگاہ کیا میں نے ان سے استفسار کیا کہ اردو زبان میں امارت اسلامیہ کا کوئی ترجمان جریدہ ہے جس پر انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے اردو زبان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان جریدے کی اشاعت اور اس کی اہمیت پر سیر حاصل گفتگو کی، چند دیگر احباب کے ساتھ مشاورت کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے شعبہ اطلاعات وثقافت کے زیر اہتمام اور رہنمائی میں ماہنامہ "شریعت" کے نام سے ایک جریدے کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے لیکن جس وقت ہم آغاز کر رہے تھے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ اخلاص نیت، عزم واستقامت اور امیر کی اطاعت، مجاہد کے لئے یہی تین چیزیں زاد راہ ہیں۔

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

اللہ پر توکل کرتے ہوئے دو سال قبل ہم نے اخلاص اور استقامت کے ساتھ، نئے جذبے اور ولولے سے ماہنامہ شریعت کے سفر کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے قلیل مدت میں اس کی مقبولیت بڑھتی چلی گئی، اس کے قارئین کی تعداد میں حیران کن حد تک اضافہ ہوا، سرکولیشن ہزاروں تک جا پہنچی، اس میں شروع کئے گئے چند مقبول سلسلے مقبولیت کی بام عروج تک پہنچے، امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے مجاہدین کے لئے دستور العمل قسط وار شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے، عوام کو امارت اسلامیہ کی جانب سے مجاہدین کی تربیت اور ان کی اصلاح کے لئے دی گئی ہدایات سے آگاہی ملی، طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد اور قاری محمد یوسف احمدی سے سوالات اور ان کے جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، اللہ تعالی کی راہ میں جان قربان کرنے والے ہیروز کی تاریخ اور ان کے کارناموں سے امت مسلمہ کو باخبر رکھنے کے لئے سلسلہ وار شہدا کی حیات جاویداں پر تاریخی حوالوں سے محققانہ انداز میں تحریریں شائع کی جا رہی ہیں، اسی طرح مرحلہ وار ہر صوبہ کے گورنر یا بڑے ذمہ دار سے کیا گیا انٹرویو شائع کیا جاتا ہے جس میں مذکورہ صوبے میں مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں اور پیشرفت وغیرہ سے متعلق سوالات کئے جاتے ہیں اور ان کے جوابات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جو نہایت مقبول سلسلہ بن چکا ہے، اس کو پڑھ کر مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور انہیں مجاہدین کی پیشرفت کی حقیقی صورتحال سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے، جنگی جرائم کے عنوان کے تحت ہر ماہ کے دوران افغانستان میں قابض افواج کی جانب سے عوام پر ڈھائے گئے مظالم سے پردہ اٹھایا جاتا ہے اور مسلمانوں کے سامنے ان

کی بھیانک تصویر پیش کی جاتی ہے، اسی طرح ایک اور مقبول سلسلہ "افغانستان گزشتہ ماہ میں" کے عنوان سے شائع کیا جارہا ہے جس میں ان واقعات اور نقصانات کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے جن کا دشمن خود اعتراف کرتا ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان اور دنیا میں رونما ہونے والی موجودہ صورتحال اور بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر تحقیقی مضامین، کالمز اور تجزیئے شائع کئے جارہے ہیں۔

ماہنامہ شریعت کو دو سال مکمل ہوگئے، مسلمانوں کو مجاہدین کی جہادی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے، کامیاب اور حوصلہ افزا جہادی کارروائیوں کو اجاگر کرنے اور دشمن کی جانب سے پیدا کی گئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے ماہنامہ شریعت نے اپنے قارئین کو ان کی دہلیز پر بہت کچھ دیا، دو سال کی کامیاب جدوجہد کے بعد ہم آج گو کہ سالگرہ منا رہے ہیں اور خوشی کا اظہار کررہے ہیں کہ اللہ تعالی کی مدد، ہماری محنت اور قارئین کے تعاون نے ماہنامہ شریعت کو توقع سے بڑھ کر پذیرائی بخشی جس پر ہم اللہ تعالی کے شکر گزار اور قارئین کے مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں مذید اخلاص اور محنت کی توفیق عطا فرمائے اور قارئین سے بھی التجا ہے کہ وہ ہمیں اپنی قیمتی تجاویز اور مفید آراء سے نوازیں گے تاکہ اسلامی صحافت اور جہادی گونج کی علمبردار ماہنامہ شریعت مزید مفید اور مقبول ثابت ہوسکے۔

♦♦♦

بقیہ از: جنگی جرائم جنوری 2014

22 جنوری کو ہلمند ضلع مارجہ کے علاقے ستانی میں اربکیوں کے کمانڈر عبدالمالک نے ایک 9 سالہ بچے کو شہید کردیا۔ ہلمند کے صوبائی حکام نے اس واقعے کا اعتراف کیا۔

23 جنوری کو جارحیت پسند فوجی لوگر ضلع برکی برک کے علاقے چلوزیو مہمند میں چھاپے کے دوران 2 عام افراد کو گرفتار کرکے لے گئے۔

24 جنوری کی شام غزنی ضلع گیلان کے علاقے پیتاؤ میں علاقائی اربکیوں نے ایک دکاندار "بسم اللہ" کو اس جرم میں کہ وہ دکان میں منشیات کیوں نہیں بیچتا شہید کردیا۔ جس کے بعد لوگوں نے گیلان بازار میں اسی واقعے اور اربکیوں کے دیگر مظالم کے خلاف بڑا مظاہرہ کیا۔

25 جنوری کو لغمان ضلع دالینگار کے علاقے لوکاٹ میں داخلی فوجیوں نے آمنے سامنے فائرنگ میں تین بچوں کو شہید اور ایک بچے کو زخمی کردیا۔ یہ بچے اس وقت ہلاک کیے گئے جب وہ کھیل میں معروف تھے۔

26 جنوری کو قندوز ضلع علی آباد میں لالہ میدان کے علاقے میں نیشنل آرمی اور اربکیوں نے لوگوں کے گھروں پر چھاپہ مارا۔ تلاشی کے وقت لوگوں کو مالی نقصانات پہنچائے گئے۔ موبائل اور دیگر سامان لے گئے اور تین عام افراد کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے گئے۔

26 جنوری کو صوبہ زابل ضلع شملزو کے مختلف علاقوں میں اربکیوں نے عام لوگوں کو مارپیٹ اور تشدد کیا۔ ان کے گھر جلاڈالے۔ ان کی دکانوں سے 6 لاکھ افغانی، زیورات اور دیگر قیمتی سامان چرا کرلے گئے اور اپنے ساتھ 5 بے گناہ افراد کو گرفتار کرکے لے گئے۔

9 جنوری کو بدخشان ضلع جرم کے علاقے کیب میں داخلی فوجیوں نے فائرنگ کرکے تین عام افراد کو جن میں دو بچے شامل ہیں شہید کردیا۔

29 جنوری کو کاپیسا ضلع آلہ سائی کے مرکزی علاقے میں داخلی فوجیوں کا فائر کیا ہوا مارٹر گولہ ایک گھر پر جاگرا جس میں ایک عام فرد شہید اور دو زخمی ہوگئے۔

30 جنوری کی شام جارحیت پسندوں نے میدان وردگ ضلع سید آباد کے شنیزی درے کے علاقے صدو خیل گاؤں میں عام لوگوں پر چھاپے کے دوران دو بھائیوں نجیب اور حامد کو تین مہمانوں کے ساتھ گرفتار کرکے لے گئے۔

ماخذ: بی بی سی ریڈیو، آزادی ریڈیو، افغان اسلامی اژانس، پژواک، خبریال ویب سائٹ، لراوبر، نن تکی آسیا، پینوا

■■■

2013 میں مجاہدین کی اہم کامیابیاں

شاہد غزنیوال

اور یہ افغانستان پر امریکی جارحیت کا ایک اور برس بیت چکا!! یہ سال اور اس میں مجاہدین کو ملنے والی عسکری کامیابیاں عسکری اور سیاسی اعتبار سے انتہائی اہم تھیں۔ گذشتہ برس مجاہدین نے اپنے عسکری آپریشنز کے لیے نیک فالی کے طور پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام منتخب کیا تھا۔ جس میں دشمن کو بھاری جانی ومالی نقصانات اٹھانے پڑے۔

2013 کا سال حالات کے اعتبار سے مجاہدین اور جارحیت پسندوں کے درمیان جاری مقابلے کا مستقبل متعین کرنے کا سال تھا۔ اس سال میں ہر فریق کی کوشش تھی کہ افغانستان میں فوجی کامیابیوں کا پلڑا اس کے حق میں جھک جائے۔ مجاہدین نے اللہ تعالی کی نصرت کے بدولت کابل سمیت ملک کے تمام حصوں میں دشمن کے خلاف مزاحمت کے محاذ گرم رکھے اور دشمن کو تیکنیکی، لفوذی اور فدائی آپریشنز اور کارروائیوں کے ذریعے پریشان رکھا۔

گذشتہ سال کے دوران دارالحکومت کابل میں امریکی انٹیلیجنس کے سب سے بڑے دفتر، ہلمند میں جارحیت پسند فوجیوں کے مرکزی اڈے، ہرات میں امریکی کونسل خانے، غزنی میں پی آر ٹی کے مرکز، کابل میں امریکی سفارت خانے اور خارجی فوجیوں پر حالیہ حملہ جارحیت پسندوں پر مجاہدین کے سب سے موثر اور تیکنیکی حملے تھے۔

گذشتہ برس مجاہدین نے مجموعی طور پر تخمینا 14315 کے قریب کارروائیاں کیں۔ یہ حملے دشمن کی گاڑیوں، کیمپس اور ہوائی اور زمینی اڈوں پر ہوئے۔ جس میں مجموعی طور پر 6054 وسائل نقل وحمل، 60 ہیلی کاپٹر اور کئی فوجی تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

ان تمام تباہ شدہ اہداف میں ان تحقیقی اعداد وشمار کے مطابق جو مجاہدین نے جمع کیے ہیں اور یا دشمن نے جس کا اعتراف کیا ہے 2752 خارجی فوجی ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہوگئے ہیں جبکہ نیشنل آرمی کے 22200 فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔

عسکری شعبے میں مجاہدین کی ان حیران کن کامیابیوں نے ان کے سیاسی موقف پر بھی اچھا تاثر چھوڑا اور عالمی سطح پر عالمی دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

گذشتہ برس موسم گرما میں 19 جون 2013 کو قطر میں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کا افتتاح اور اس پر کلمہ توحید کا نورانی پرچم لہرایا گیا۔ مجاہدین کی عسکری کامیابیوں کا یہ واضح ثبوت تھا جس نے داخلی اور بیرونی دشمنوں کو سخت گھبراہٹ کا شکار کردیا۔ اور سب نے اتفاق کر کے اسے واپس اتارنے کا اقدام کیا۔

2013 نے یہ بات بھی ثابت کردی کہ اقدامی حملوں اور کارروائیوں کی صلاحیت مجاہدین کے پاس تھی۔ مجاہدین نے جب بھی چاہا اور جہاں چاہا دشمن پر ہلاکت خیز حملے کیے۔ انہیں سخت نقصانات پہنچائے اور سینکڑوں فوجی ہلاک اور زخمی کردیے۔

گذشتہ سال مجاہدین نے اپنی فوجی کارروائیوں کے دوران بہت سے صوبوں میں بہت سے اہم علاقوں پر قبضہ کیا۔ جس نے دشمن کے گرتے ہوئے مورال کو اور بھی گرادیا۔ اور بہت سے علاقوں سے انہوں نے فرار ہونے کو ترجیح دی۔

مجاہدین کی گذشتہ سال کی کامیابیوں نے افغانستان سے خارجی فوجیوں کے فرار کا سلسلہ اور بھی تیز کردیا ہے جن میں سے بہت سے ممالک نے متعینہ وقت سے پہلے ہی انخلاء شروع کردیا۔

افغانستان میں خارجی فوجیوں کے لیے نیا سال 2014 ایسے حالات میں شروع ہورہا ہے کہ مجاہدین کے کامیاب حملوں نے ان کی ساری توانائی ان سے چھین لی ہے۔ ان کے حوصلے چور چور ہوگئے ہیں اور وقت سے پہلے ہی ذہنی شکست سے دوچار ہیں۔

انشاء اللہ ان کا نیا سال بھی اسی شکست وہزیمت میں گذرے گا۔ گذشتہ برس حاصل ہونے والی عسکری اور سیاسی کامیابیاں مجاہدین کی جہادی فداکاریوں، سرفروشیوں اور اخلاص کا ثمرہ تھا۔

مجاہدین اسلام اور اسلامی افغانستان کے مقدس سرحدوں کی دفاع کے لیے اللہ کی رضا کے خاطر اپنا جہاد جاری رکھیں تو ان کا جہاد پورے ملک سے جارحیت کے خاتمے کا باعث جائے گا۔ اور افغان مسلمان استقلال اور آزادی کی فضا میں شرعی نظام کے سائے میں ایک خوشحال زندگی گذاریں گے۔

ان شاء اللہ.

...وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ (٤) بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (٥) الروم

کفری قوتوں کے سامنے ہماری بے حسی

سید سعید

ہمارے پیارے ملک افغانستان پر امریکی استعمار کی فوجی یلغار کے ساتھ فکری اور تہذیبی یلغار بھی ہوئی، امریکی سرپرستی میں نیٹو افواج نے ملک کو تاراج اور بہت سارے مادی اور معنوی ذخائر کو لوٹنے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا ایک طرف قابض افواج اور انکے حواریوں نے آبادیوں پر پر بموں کی بارش کی حتی کہ خوشی و غم کی محافل کو بھی نہ بخشا اور وحشیانہ بمباری کے ذریعے سب کچھ تہس نہس کر دیا افغانستان میں انسانیت سوز مظالم کے پہاڑ گرائے، تو دوسری طرف فکری انحراف کی غرض سے کارل مارکس، انگلز، ڈارون، ادم سمیت، شیکسپیر، گالیلہ، دانتہ، تولستوی وغیرہ جیسی بوسیدہ تھیوری ایک نئے نام کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کر کے اِسے انسانی ہمدردی اور ثقافتی رہنمائی کے طور پر پیش کیا۔

مغرب اور بالخصوص سیکولرازم کے دلدادہ ہر موقع پر خود کو مفکر اور دوسروں کو کمتر سمجھتے ہیں لیکن کبھی کبھار لوگوں کو ورغلانے کے لئے تہذیبی مساوات اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی باتیں بھی کرتے ہیں، ان کا اپنا کردار اور اخلاقی پستی سوالیہ نشان ہے، سیاسی، عسکری اور ادبی حلقوں میں ان کی اکثریت کا کردار مشکوک و قابل اعتراض رہا ہے، وہ خود کو انسانی حقوق کے رہنما کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن انسانی حقوق کے اصل محافظین کو دہشت گردی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یہاں تک کہ انسانیت کے پیشوا حضرت اقدس ﷺ کو بھی دہشت گرد کا نام دیا (نعوذ باللہ) ان کی پیروی اور ان کے مشن پر چلنا انتہاپسندی قرار دے رہے ہیں، متعدد بار قرآن پاک کو نذر آتش کیا گیا، غرض یہ کہ انہوں نے ڈالر، بندوق اور قلم کے ذریعے لوگوں کو اسلامی قوانین سے بدظن کرنے میں کوئی موقع ضائع نہیں کیا جن کی مثالیں دنیا میں بہت کم ملتی ہیں۔

مغرب کے ہمنواوں نے اپنے مغربی اور مشرقی آقاوں کے پروپیگنڈے اور قیاس آرائیوں سے متاثر ہو کر اسلام جو مکمل ضابطہ حیات ہے، میں ترمیم کی ضرورت کا خواب دیکھا ہے نعوذ باللہ من ذالک، اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جارہا ہے، اسلامی تعلیمات اور علوم کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں، ملا اور طالب کے خلاف ہر قسم پروپیگنڈے کرتے ہیں اور خفیف نظر سے انہیں دیکھتے ہیں، ان کی کوشش ہے کہ وہ علماء اور عوام الناس کے درمیان بداعتمادی کی فضا قائم کریں تا کہ وہ لادینیت کو ہمارے اسلامی معاشرے میں پروان چڑھائیں۔

استعمار کی خدمت میں پیش ہونے والے ہمارے معاشرے کے ادیب، دانشور اور روشن خیال لوگ دینی، علمی اور اجتماعی معلومات کے حوالے سے مفلوج ہیں نہ ان کا اپنا کوئی سیاسی نقطہ نظر ہے اور نہ ہی وہ کسی ادبی اور فکری موضوع پر رائے دے سکتے ہیں اور بحث مباحثہ میں حصہ لے سکتے ہیں ان کے پاس معلومات کی اشد کمی ہے، انہیں جو کچھ سمجھایا اور سکھایا جاتا ہے وہ بھی بس وہی گیت گاتے ہیں، وہ ادبی، سیاسی اور معاشرتی مسائل پر جب کوئی رائے دیتے ہیں تو وہ خود نہیں سمجھتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں وہ عوام، ملی اقدار اور تاریخ سمیت ہر چیز کو اپنے آقاوں کی عینک سے دیکھتے ہیں، استعماری قوتیں مسلمانوں اور بالخصوص مجاہدین کو جو القاب دیتی ہیں ان کے پیروکار بڑی دلیری سے وہی القاب استعمال کرتے ہیں اور مجاہدین کے خلاف غلیظ پروپیگنڈہ کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور اپنے بڑوں سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں۔

قابض افواج سے نفرت اور ان کے مظالم کی مذمت، مجاہدین کی حمایت، ملی اقدار کا تحفظ، خود مختاری کا حصول اور ملکی مفادات کا تحفظ مغربی مفکرین کے نزدیک دہشت گردی ہے، جو شخص اسلامی اقدار کے تحفظ، ملکی سالمیت اور بالخصوص جہاد کا اسلامی فریضہ انجام دے رہا ہے، مغربی قوتوں کی ڈکشنری میں وہ شخص ترقی دشمن اور دوسروں کے مفادات کا محافظ

سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اخلاقی اور جہادی اشعار اور مضامین لکھ رہے ہیں ان کی اصطلاح میں وہ دوسروں کی جنگ کی حمایت کر رہے ہیں، دہشت گردوں کو مضبوط کر رہے ہیں، دوسروں کی تہذیب رائج کر رہے ہیں لیکن اگر خود ان مغرب پرست دانشوروں کے کردار اور عمل کا جائزہ لیا جائے تو ان پر کسی کا مسلمان اور افغان ہونے کا گمان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کی باتیں اور لباس افغانوں کی طرح ہے اور نہ ہی سیرت اور صورت میں افغانوں سے مشابہت رکھتے ہیں، سر پر پگڑی، چہرے پر داڑھی ہے اور نہ ہی کپڑے قمیص اور شلوار ہے۔

دراصل یہی ادیب اور دانشور مغربی یلغار کے خدام اور مداح ہیں شب و روز مغربی افکار کی تشہیر میں مگن ہیں، وہ سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ نوجوانوں کو بھی مغربی تہذیب و تمدن کے دلدادہ بنادیں۔

انہوں نے کل بھی آزادی اور ترقی کی سوچ پر کمال اتاترک پھر مارکس اور ڈاروین کے غلط نظریے کی پیروی کرتے ہوئے اپنے لوگوں ، اقدار اور عزت کی توہین کی اور آج بھی جمہوریت کی پرچار کرتے ہوئے اپنے والدین کو تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں، مقدس مذہبی مقامات، افغانی تہذیب اور خصوصا اسلام کے اہم اور معظم رکن جہاد فی سبیل اللہ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

جہاد اسلام کا وہ بلند اور اہم رکن ہے جس میں قوموں کی فلاح و بہبود کی ترقی کا راز مضمر ہے، قوموں کے عروج و زوال کے اسباب کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ جن قوموں نے جہاد کا فریضہ انجام دیا ہے اور جہاد کا حکم بجالایا ہے انہوں نے اپنی تاریخ، تہذیب اور ثقافت کی تحفظ کے ساتھ ساتھ دنیا میں عزت اور وقار سے رہتے ہیں اور جن قوموں نے جہاد کا فریضہ پس پشت ڈال کر غفلت کا مظاہرہ کیا ہے وہ دنیا میں معدوم ہو چکے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں کچھ لوگوں کو فکری اور تہذیبی جنگ کا کوئی احساس بھی نہیں ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں فکری اور تہذیبی یلغار اور اس کے نقصانات کا ادراک ہے لیکن وہ اس کے خلاف آواز بلند کرنا اور اس کی روک تھام کرنا نہ اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے اور نہ ہی اس کام کی کوئی اہمیت جانتے ہیں، وہ ادبا، شعرا اور لکھاریوں کو معاشرے کے فارغ اور کمزور لوگ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ جس صورحال سے دوچار ہیں، جس مشکل سے اشعار اور مضامین لکھ رہے ہیں، ملی اقدار، تہذیب اور عزت کا دفاع کر رہے ہیں، دشمن کی خفیہ چالوں اور منصوبوں کو بے نقاب کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو جگا کر ان کے مقابلے میں کمربستہ کر رہے ہیں وہ اپنی جگہ پر بہت بڑی خدمت ہے۔

لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جن لوگوں کو قابض افواج کی جانب سے شروع کی گئی فکری اور تہذیبی جنگ کے نقصانات کا ادراک بھی ہے، چیلنجز سے بھی خوب واقف ہیں لیکن اس کے باوجود دشمن کے خلاف صف آراء مجاہدین کی حمایت سے گریز کر رہے ہیں، ظاہر ہے کہ جب ان خطرات کو سنجیدگی سے نہیں لیں گے تو ان کے مقابلے کی سوچ کہاں سے پیدا ہو گی؟ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دشمن کے وقتی نعرے ہیں وقت گزرنے کے ساتھ خود محو ہو جائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے پیچھے قوی ہاتھ اور مضبوط اعصاب کی رہنمائی کار فرما ہے، اس صورتحال میں لاتعلق رہنا اور غافل ہو کر دوسروں کا نظارہ کرنا اور تماشہ دیکھنا دین، ملک اور قوم کے ساتھ خیانت اور جفا ہے اور جان بوجھ کر خود کو ہلاکت سے دوچار کرنا ہے۔

جس طرح فوجی یلغار کا مقابلہ قلم سے ممکن نہیں جس کے لئے فوجی وسائل کی ضرورت ہے، اسی طرح فکری اور تہذیبی جنگ کا مقابلہ بندوق سے ناممکن ہے فکری اور تہذیبی جنگ کے محاذ پر قلم اور کتاب کا کردار ہر قسم وسائل سے زیادہ ہو گا کیونکہ اسلحہ سے آپ کسی کو مار سکتے ہیں لیکن اس سے کوئی بات منوا نہیں سکتے، مگر فکری جنگ میں اگر آپ ایک جانب باطل نظریات ختم کر سکتے ہیں تو دوسری جانب متنفر دلوں کو بھی فتح کر سکتے ہیں اور لوگوں کو معنوی قتل سے بچا سکتے ہیں۔

فکری اور تہذیبی جنگ کے خلاف مختلف طریقوں سے دین اور ملک کی خدمت کی جا سکتی ہے جیسا ادب، تہذیب و تمدن، ہنر، صحافت وغیرہ، امت مسلمہ کے نوجوانان اسلامی دنیا خصوصا ہمارے ملک پر عالمی صلیبی جنگ اور یلغار کے خلاف کسی سطح پر بھی ممکن ہو آگے آئیں، علماء، شعراء، ادبا، کالم نگار اور صحافی ادب اور صحافت کے میدان میں تحقیقی اور تخلیقی مضامین لکھنے کی کوشش کریں اسی طرح ہنرمند اور نعت خوان شرعی طریقے پر جہادی اور اصلاحی ترانے، نظمیں اور اشعار پڑھنے کی جدجہد کریں۔

غرض یہ کہ ہر مسلمان خواہ جس میں میدان میں بھی ہو اپنی صلاحیت، مال اور وسائل کے مطابق اسلام اور ملک کے دفاع کے لئے سعی کریں اور جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فکری اور تہذیبی جنگ کے خلاف تمام ذرائع ابلاغ بروئے کار لا کر منظم طریقے سے استعمال کرنا چاہیے۔

◆◆◆

احمد فارسی

افغانستان دسمبر 2013 میں

نوٹ: اس تحریر میں صرف ان واقعات اور نقصانات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جن کا دشمن نے اعتراف کیا ہے تحقیقی اعداد وشمار کے لیے الامارہ اور دوسرے خبری ویب سائٹوں کا مطالعہ کیا جائے۔

دسمبر 2013 کا مہینہ بھی گذشتہ سال کے دیگر مہینوں کی طرح رہا ۔شدید سردی کے باوجود مجاہدین کی محاذیں گرم رہیں۔ دشمن کو اس مہینے میں بھاری نقصانات اٹھانے پڑے، چند اہم واقعات کی تفصیل ذیل کے عنوانات میں ذکر کی جارہی ہے۔

جارحیت پسندوں کے نقصانات:

دسمبر 2013 کے مہینے میں بڑی تعداد میں جارحیت پسندوں کے فوجی مختلف حملوں میں ہلاک ہوگئے جن میں سے دشمن نے محض 13 فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا۔ جن کے بشمول گذشتہ پورے سال میں ہلاک ہونے والی فوجیوں کی تعداد 160 ہوگئی۔ جن میں سے 127 امریکی اور باقی دیگر ممالک کے ہیں۔ گذشتہ بارہ سالہ جارحیت کے مکمل اعداد وشمار جمع کیے جائیں تو مجموعی طور پر 3209 جارحیت پسند فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔ جن میں سے 2301 امریکی، 447 برطانوی اور باقی دیگر جارحیت پسند ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔

جارحیت پسندوں کے مالی نقصانات:

17 دسمبر بروز منگل جارحیت پسندوں کا ایک ہیلی کاپٹر زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بن کر گر گیا جس میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔

20 دسمبر بروز جمعہ جارحیت پسندوں کا ایک بغیر پائلٹ طیارہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے نشانہ بنا کر گرادیا۔ عینی شاہدین کے بقول یہ طیارہ مجاہدین نے بعد ازاں دوسرے علاقے میں منتقل کر دیا۔

26 دسمبر بروز جمعرات کابل میں خارجی دشمنوں کے رسد فراہمی کے مرکز پر دھماکے اور حملے کی وجہ سے 8 ٹریلر ٹینکوں سمیت جل کر خاکستر ہوگئے۔

یہ حملہ کابل کے علاقے پل چرخی میں ہوا۔ گذشتہ ہفتے بھی ایک حملہ ننگرہار کے ضلع تورخم میں خارجی فوجیوں کے رسد فراہمی کے مرکز پر ہوا جس میں دشمن کو کروڑوں کے نقصانات سے دوچار کیا گیا۔

داخلی دشمن کی صفوں میں نقصانات:

داخلی دشمن کو بھی گذشتہ ماہ دسمبر میں سخت ہلاکت خیز حملوں کا سامنا رہا۔ 3 دسمبر ننگرہار ضلع چپرہار میں پولیس ہیڈکوارٹر کا سربراہ ایک بارودی سرنگ کے دھماکے میں ہلاک ہوگیا۔اس کمانڈر کے چار محافظ بھی اس دھماکے میں زخمی ہوگئے۔

16 دسمبر بروز پیر ننگرہار ضلع پچیر اگام میں پولیس آئی جی اپنے تین محافظوں سمیت ایک بم دھماکے میں ہلاک ہوگیا۔ 17 دسمبر بروز منگل صوبہ اروزگان میں پولیس کمانڈر ہلاک ہوگیا۔

27 دسمبر بروز جمعہ پروان کے ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین نے ایک حملے میں ایک پولیس اہلکار کو جو لوگوں کو لوٹتا تھا ہلاک کر دیا۔ اربکی ازم کے جس غلیظ پودے کی کاشت اسداللہ خالد نے اپنے خارجی آقاؤں کے حکم پر کی تھی اس کی جڑیں اب پورے ملک میں پھیل گئی ہیں اور روزانہ سیکڑوں افراد ان اربکیوں کے ہاتھوں شہید ہورہے ہیں۔ عوام پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں ان کے گھروں سے زیوارات اور دیگر قیمتی سامان لوٹ کرلے جاتے ہیں۔ لیکن پوری قوم کی مخالفت کے باوجود کسی فورم پر عوام کی شنوائی نہیں ہوتی۔

خالد بن ولید آپریشن:

خالد بن ولید آپریشن بھی اس سال کے دوران پوری کامیابی سے

جاری رہا۔ اس آپریشن کے سلسلے میں 2 دسمبر کو میدان وردگ ضلع ترخ میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے ہونے والے ایک زوردار دھماکے میں کئی پولیس اہلکار ہلاک اور زخمی ہوگئے اور عمارت کا ایک حصہ تباہ ہوگیا۔

5 دسمبر بروز جمعرات قندہار ضلع میوند میں خارجی فوجیوں پر مجاہدین نے ایک منظم حملہ کیا جس میں کئی جارحیت پسند فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ جارحیت پسندوں نے اس جنگ میں محض ایک بکتر بند ٹینک کی تباہی کا اعتراف کیا مگر نقصانات کی تفصیل بتانے سے احتراز کیا ہے۔

11 دسمبر بروز بدھ دارالحکومت کابل میں جرمن فوجیوں کی ایک کانوائے پر ہونے والے فدائی حملے میں 10 خارجی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ اس حملے میں دشمن کی 2 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔ یہ حملہ ایسے حالات میں ہوا جب ایک روز قبل کابل انتظامیہ کے انٹیلیجنس اداروں نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ انہوں نے مجاہدین کے بہت سے حملے ناکام بنادیے ہیں۔

12 دسمبر بروز جمعرات کابل کے ناحیہ 6 میں انٹیلجنس ایجنسی کے اسلحہ ڈپو میں ہونے والے بم دھماکے سینکڑوں کی تعداد میں اسلحہ اور اہم وسائل اسلحہ ڈپو کی عمارت سمیت مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔

کہا جاتا ہے کہ اس دھماکے میں انٹیلجنس کے بہت سے کارکن مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ علاقے کی حساسیت اور عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے کابل انتظامیہ نے اس حوالے سے تفصیلات دینے سے انکار کردیا ہے اور نقصانات کو خفیہ رکھا ہے۔

ان دو واقعات کی وجہ سے دارالحکومت کابل میں سکیورٹی صورتحال انتہائی حساس ہوگئی جس نے دشمن کے جھوٹے دعووں کے سارے پول کھول دیے ہیں۔

16 دسمبر بروز پیر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے طورخم میں ناٹو کی عمارت پر شدید حملہ کیا جس میں مذکورہ ادارے کے درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

18 دسمبر بروز بدھ ایک اور ہلاکت خیز حملہ طورخم میں خارجی فوجیوں کے کیمپ پر ہوا جس کے نتیجے میں 600 ٹینک، ٹریلر اور ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے

27 دسمبر بروز جمعہ دارالحکومت کابل میں ہونے والے ایک فدائی حملے میں 12 جارحیت پسند فوجی ہلاک ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق اس دھماکے میں 4 کروزین گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔ دشمن نے اس حملے میں محض اپنے 3 فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا۔

عوامی نقصانات اور تکالیف:

افغانستان کے نہتے اور مظلوم عوام کو مسلسل جارحیت پسندوں کے مظالم کا سامنا ہے۔ ان مظالم کے سلسلے میں 4 دسمبر بروز بدھ جارحیت پسندوں نے قندہار ضلع میوند میں ایک گھر پر بمباری کی جس میں گھر کے بچوں اور خواتین سمیت گھر کے تمام افراد شہید ہوگئے۔ کابل انتظامیہ نے بھی اس واقعے کا اعتراف کیا۔ یاد رہے شرمناک لویہ جرگہ اور وطن فروش سکیورٹی معاہدے پر دستخط کے بعد فضائی حملوں میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔

10 دسمبر بروز منگل جارحیت پسند فوجیوں نے کاپیسا کے ضلع آلہ سائی میں عام لوگوں کے گھروں پر اندھا دھند بمباری کی جس میں 8 نہتے افغان شہری شہید اور زخمی ہوگئے۔ اسی ضلع کے "صاد قانو" گاؤں میں ایک گھر پر امریکی طیاروں کی بمباری میں 3 خواتین سمیت 4 افراد شہید اور تین خواتین اور ایک بچہ زخمی ہوگئے۔

15 دسمبر وحشی جارحیت پسندوں نے ننگرہار ضلع لالپور کے علاقے میں ایک چھوٹی کشتی پر ڈرون طیاروں کے ذریعے بمباری کی جس میں 5 عام شہری شہید اور کئی زخمی کردیے۔

19 دسمبر بروز جمعرات غزنی کے لوگوں نے اربکیوں کے بارے میں شکایت کی۔ ایک عینی شاہد کے بقول بے شمار عوام اربکیوں کے مظالم اور وحشتوں سے تنگ آکر صوبائی کمشنر کو اپنی درخواستیں پیش کررہے ہیں۔

22 دسمبر بروز اتوار بلمند ضلع مارجہ میں پولیس نے ایک گھر کے افراد کو مارپیٹ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیے۔ بعدازاں یہ خاندان شکایت درج کرانے کی امید پر لشکر گاہ شہر آیا اور احتجاج کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ فوجیوں نے انہیں ناحق مارا پیٹا ہے اور یہاں ان کی کوئی شنوائی نہیں ہورہی ہے۔

30 دسمبر بروز پیر کاپیسا ضلع تگاب میں درجنوں افراد نے نیشنل آرمی کے ہاتھوں عام لوگوں کی ہلاکت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ اس وقت شروع ہوا جب ان فوجیوں نے ایک بچے کو ہلاک کردیا۔

31 دسمبر بروز منگل سمنگان کے گورنر کے محافظوں نے عام مظاہرین پر فائرنگ کرکے 2 افراد کو شہید اور 8 کو زخمی کردیا۔

مجموعی طور پر دسمبر کے دوران داخلی اور بیرونی فوجیوں کے ہاتھوں تقریبا

34 عام افراد شہید، 50 سے زیادہ زخمی اور 48 قید ہو گئے ہیں۔

مجاہدین کی قوت کا اعتراف:

13 دسمبر بروز جمعہ نیمروز کے پولیس سربراہ نے ایک عاجزانہ اعتراف میں کہا کہ نیمروز کے دو اضلاع مجاہدین کے ممکن قبضہ اور سخت خطرے میں ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ ضلع خاشرود اور دلارام کے دو صوبے سب سے زیادہ غیر محفوظ اضلاع ہیں۔ مجاہدین نے پورے صوبے خصوصا ان دو اضلاع میں سلسلے وار حملے کیے ہیں جس سے ہمارے مشکلات میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔

نفرت اور بیزاری کا اظہار:

عام لوگوں کی نفرت اور بیزاری اور خاص کر کٹھ پتلی انتظامیہ میں بروئے کار لوگوں کے نفرت کے نتیجے میں 16 دسمبر نیشنل آرمی کے ایک اہلکار نے فائرنگ کر کے نیشنل آرمی ہی کے 2 اہلکاروں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ ہرات ضلع اوبی میں پیش آیا جس نے دشمن کو شدید گھبراہٹ کا شکار کر دیا ہے۔

مجاہدین کی صفوں میں شمولیت:

کابل انتظامیہ ہر وقت یہ دعوی کرتی ہے کہ مجاہدین ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ لیکن اب تک اس حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا جس سے مجاہدین کے ہتھیار ڈالنے کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ لیکن اس کے برعکس مجاہدین ہر وقت ہتھیار ڈالنے والے فوجیوں کی مکمل تفصیل جیسے نام، علاقہ اور نیشنل آرمی میں اس کا عہدہ اور ذمہ داریاں نشر کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں دسمبر کے مہینے 272 افراد نیشنل آرمی، پولیس، اربکی اور دیگر کابل انتظامیہ کے اداروں سے مستعفی ہو کر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہوئے۔

ہتھیار ڈالنے والے ان فوجیوں نے اپنے ساتھ بڑی تعداد میں ہلکا اور بھاری اسلحہ اور اہم وسائل لا کر مجاہدین کے حوالے کر دیے۔ اس خبر کی تفصیلی رپورٹ الامارہ ویب سائٹ پر دعوت وارشاد کمیشن کے حصے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جارحیت پسندوں کا فرار اور شکست کا اعتراف:

11 دسمبر بروز بدھ آسٹریلیا کی فوج صوبہ اروزگان سے بھاگ گئی۔ آسٹریلیا کے ترجمان نے ایک جانب اپنی کامیابی کا دعوہ کیا دوسری طرف وہ مختلف بہانوں سے یہاں سے اپنی فوج نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور اب وہ اپنے ان بہانوں اور کوششوں میں کامیاب ہو گئے ہیں اور انخلاء کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

20 دسمبر بروز جمعہ ذرائع ابلاغ نے ایک سروے رپورٹ نشر کی جس میں کہا گیا کہ دو تہائی امریکی عوام حالیہ افغان جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں اور افغانستان کی جنگ ایک ناکام اور بے فائدہ جنگ ہے۔ اس سروے سے معلوم ہوا کہ حقائق روشن اور واضح ہو کر سامنے آنے کا وقت آگیا ہے۔ روز بروز بڑھتے نقصانات نے امریکی عوام کی آنکھیں کھول دی ہیں حالانکہ جارحیت کے آغاز میں اکثر امریکی جارحیت کے حق میں تھے۔

ملک کی جارحیت کا اعتراف:

حامد کرزئی نے اس سال کے دورانیے میں کئی بار اپنے بیانات میں اعتراف کیا کہ افغانستان پر امریکا نے جارحیت کی ہے اور اس نے خود امریکی کٹھ پتلی قرار دیا۔ جارحیت پسندوں نے بھی یہ بات تسلیم کی ہے۔ 11 دسمبر بروز بدھ افغانستان اور پاکستان کے لیے امریکا کے خاص نمائندے جیمز ڈابینز نے غیر رسمی طور پر افغانستان پر جارحیت کا اعتراف کیا اور معاہدے پر دستخط نہ ہونے کے رد عمل میں کہا کہ امریکا اتنی آسانی سے افغانستان سے دستبردار ہونے والا نہیں۔ امریکی سینیٹ سے خطاب کرتے ہوئے جیمز ڈابینز نے پورے اطمینان سے کہا کہ کرزئی اس معاہدے پر دستخط کرے گا۔

ایک روز بعد جارحیت پسندوں کے فوجی اعلی جنرل مارٹن ڈیمپسی نے افغانستان میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ اگر مستقبل میں امریکا افغانستان سے نکل جائے گا تو یہ خطہ پھر بھی بے چینی کا شکار ہوگا اور طالبان کے خلاف حاصل ہونے والی ساری کامیابیاں پھر سے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔

19 دسمبر بروز جمعرات کابل انتظامیہ کے وزیر تعلیم نے اعتراف کیا کہ عالمی برادری نے تعلیم کے شعبے میں دی جانے والی امداد اس شرط کے ساتھ مشروط کر دی ہے کہ ملک کے سکولوں میں دینی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

استعماری قوتیں ہمیشہ مختلف بہانوں اور ذرائع سے دین کے خاتمے اور افغانستان کی حالیہ جنگ میں مختلف ناموں اور مختلف بہانوں سے دین کی تضعیف اور خاتمے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن کٹھ پتلی انتظامیہ اور اس کے درباری مولویوں نے ان حقائق پر آنکھیں بند کی ہوئی ہیں جس کا اعتراف اب خود وزیر تعلیم کر رہا ہے۔

مراکز صحت کا عسکری مقاصد کے لیے استعمال:

گذشتہ بارہ سالہ جارحیت کے دوران کوئی ایسا ادارہ یا تنظیم جو کسی نہ کسی حوالے سے جارحیت سے متاثر ہوا ہو۔ ماضی قریب میں بھی ایسے حقائق نشر ہوتے رہے ہیں کہ فوجی سکولوں، مساجد، ہسپتالوں اور دیگر عوامی عمارتوں کو عسکری مقاصد کے لیے استعمال کررہے ہیں۔ اب 3 دسمبر بروز منگل سویڈن کمیٹی کی جانب سے نشر ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کے کچھ علاقوں میں مراکز صحت کو عسکری مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے کمیٹی کے سربراہ نے ایک پریس کانفرنس میں ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ خارجی اور افغان فوج صحت کے مراکز پر حملے کرتے ہیں اور انہیں مورچوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

اس نے مزید کہا کہ اس حوالے سے زیادہ شکایت افغان اور عالمی فوج سے ہوتی ہے کیوں کہ انہوں نے عالمی جنگی قوانین تسلیم کیے ہیں لیکن اس پر عمل کرنے کے حوالے کوئی خیال نہیں رکھتے۔

صحافیوں کو دھمکیاں اور اپنی مرضی کی رپورٹیں:

صحافیوں کو افغانستان میں ہمیشہ سکیورٹی اداروں کی جانب سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ انہیں دباؤ میں لایا جاتا ہے تاکہ ان کی مرضی کے مطابق خبریں نشر کی جائیں۔ 7 دسمبر بروز ہفتہ ذرائع ابلاغ نے صحافیوں کے حوالے سے مزدور انتظامیہ کی بدسلوکیوں اور مظالم کی خبر نشر کی۔ صحافیوں کو دھمکانے کا حالیہ واقعہ قندہار میں اس وقت پیش آیا جب قندہار پولیس کے ایک سکیورٹی آفیسر نے صحافیوں کے سامنے ایک صحافی کو اس کے سوال کرنے پر دھمکی دی۔ مزدور انتظامیہ صحافیوں کو مجبور کرتا ہے کہ ہر خبر نشر کرنے سے پہلے اس کی تفصیل انہیں بتادی جائے اور جو خبر ان کے مفادات کے خلاف ہو اسے نشر نہ کیا جائے۔

20 دسمبر بروز منگل صحافیوں کی قومی تنظیم نے کابل انتظامیہ کی جانب سے اس دھمکی آمیز بیان پر سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے کہ "ذرائع ابلاغ کے جو ادارے قومی مفادات کا خیال نہیں رکھیں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اگرچہ اکثر میڈیا ادارے داخلی اور بیرونی دشمنوں کے پروردہ ہیں لیکن وہ کچھ ادارے جو چاہتے ہیں حقائق واضح کیے جائیں ان پر کئی بار کابل انتظامیہ کی جانب سے قومی مفادات کی خلاف ورزی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ ان کٹھ پتلیوں کی ڈکشنری میں قومی مفادات کا مطلب ان کے اور ان کے بیرونی آقاؤں کے مفادات کا تحفظ ہے۔ کسی صحافی کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان کے مفادات کے خلاف کوئی خبر نشر کرے۔

اکثر صوبوں میں صحافیوں کو اس کا مکلف بنایا گیا ہے کہ خبروں کی اشاعت سے قبل صوبائی انتظامیہ یا انٹیلیجنس اداروں کو پیش کرنے کے بعد نشر کیا جائے

قیدیوں کی رہائی:

30 دسمبر بروز پیر بگرام جیل کے 650 قیدیوں کو آزاد کیا گیا۔ بگرام جیل کا انتظام حال ہی میں مزدور انتظامیہ کے حوالے کیا گیا ہے جس کے بعد سینکڑوں بے گناہ قیدی جن کو بلاکسی الزام کے کئی سالوں سے قید رکھا گیا تھا رہا کردیا۔ امریکی جارحیت پسندوں نے قیدیوں کی آزادی کے رد عمل میں کہا کہ قیدیوں کی رہائی کے رد عمل میں مزدور انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ خطرناک قیدیوں کی رہائی سے احتراز کیا جائے۔

12 دسمبر بروز جمعرات صوبہ اروزگان ضلع گیزاب میں قیدی جیل کی دیوار میں سوراخ کرنے کے بعد وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اس خبر کی تفصیلات تاحال نشر نہیں کی گئیں۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے کئی کئی بار جیلوں کو توڑ کر اپنے مجاہدین بھائیوں کو آزادی دلائی ہے۔

جمہوریت کی سوغات:

جارحیت کے آغاز کے بعد سے اب تک جارحیت پسندوں کی مسلط کردہ جمہوریت نے افغان عوام کو بے شمار سوغات دی ہیں۔ یکم دسمبر کو کابل انتظامیہ کی وزارت صحت نے ملک میں گذشتہ سال کے دوران ایڈز کی بیماری میں 38 فیصد اضافے کی خبر دی۔ 2013 میں ایڈز کے 162 واقعات رپورٹ ہوئے۔ جبکہ گذشتہ سال ایڈز کے 177 واقعات رپورٹ ہوئے۔ عالمی تنظیم صحت نے افغانستان میں ایڈز میں مبتلا مریضوں کی تعداد 5000 بتائی ہے۔ حالانکہ جارحیت سے قبل اس ہلاکت خیز بیماری کی کوئی نشانی ملک میں نہیں تھی۔

کرپشن میں درجہ اول:

افغانستان نے گذشتہ بارہ سالوں میں کئی کئی بار رشوت، بے حیائی، انتظامی اور اخلاقی فساد اور منشیات کے پھیلاؤ اور اس جیسے دیگر جرائم میں عالمی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

بقیہ: صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ فرمالیں۔

تحریر: سید سعید

جنگی جرائم { جنوری 2014 }

رواں سال 2 جنوری کو ذرائع ابلاغ نے خبر دی کہ صوبہ کاپیسا ضلع الہ سائی کے بازار میں طالبان اور نیشنل آرمی کے درمیان ہونے والی جنگ کے بعد داخلی فوج کی فائرنگ میں ایک خاتون اور ایک بچے سمیت 4 افراد شہید ہوگئے۔

4 جنوری کو صوبہ فراہ ضلع بالا بلوک کے علاقے شیوان میں انٹیلیجنس اہلکاروں اور اربکیوں نے چالیس عام افراد کو گرفتار کرلیا۔ ان لوگوں کو اس علاقے میں طالبان کی جانب سے ایک اربکی کو پکڑنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ بعد ازاں لوگوں نے ضلعی گورنر اور متعلقہ حکام کے اس اقدام کے خلاف مظاہرے کیے اور اپنے لوگوں کی جلد از جلد رہائی کا مطالبہ کیا۔

6 جنوری کو جارحیت پسندوں نے داخلی فوجیوں کے تعاون سے میدان وردگ ضلع سید آباد کے گاؤں شینز دری پر چھاپے کے دوران پہلے لوگوں کے گھروں کی تلاشی لی بعد ازاں گاؤں کی مسجد میں جاکر مسجد اور قرآن عظیم الشان کی بے حرمتی کی۔

عینی شاہدین نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ جارحیت پسندوں اور داخلی فوجیوں کی تلاشی کے دوران بوڑھوں، خواتین اور بچوں کو اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا اور سردی کے ٹھنڈے موسم میں کھلے آسمان تلے رکھا۔ دیگر فوجیوں نے اسی رات تلاشی کے بہانے مسجد کا صحن خراب کرڈالا۔ مسجد کی الماریوں میں قرآن کریم اور سورت یسین کے کئی نسخے زمین پر پھینک کر ورق ورق بکھیر دیا۔ اسی طرح علاقائی لوگوں کے بقول صبح جب یہ لوگ مسجد میں گئے وحشی فوجیوں نے مذکورہ حاجی ہزار گل مسجد میں گندگی پھیلائی۔ مسجد کو الٹ پلٹ کرر کھ دیا۔ لوگوں نے داخلی فوجیوں کے اس عمل کے خلاف شدید مظاہرہ کیا اور اس واقعے میں ملوث اہلکاروں کو سزا دلانے کا مطالبہ کیا۔

7 جنوری کو جارحیت پسندوں نے نائٹ آپریشن کے دوران میدان وردگ ضلع چک گاؤں "بمبایو" میں عام لوگوں کے گھروں پر چھاپہ مارا اور چار افراد کو اپنے ساتھ گرفتار کر کے لے گئے۔

11 جنوری کو امریکیوں نے ہلمند کے مرکز لشکر گاہ کے علاقے بولان میں ایک 4 سالہ بچے کو مخالف "جنگجو" کے الزام میں شہید کردیا۔ ہلمند کے گورنر نعیم بلوچ نے بھی اس واقعے کا اعتراف کیا۔

13 جنوری کو قندہار ضلع میوند کے علاقے سنگین روانی میں جارحیت پسندوں اور داخلی فوجیوں نے ایک مرد اور ایک خاتون کو کیمپ کے قریب سے گزرتے ہوئے فائرنگ کر کے شہید کردیا۔

15 جنوری کو اربکی ملیشیا نے کاپیسا ضلع تگاب کے علاقے جویبار میں ایک 14 سالہ بچے کو شہید کردیا۔

15 جنوری کو تخار ضلع رقد میں داخلی فوجیوں نے عوامی لوگوں کے گھروں پر چھاپے کے دوران دس عام افراد کو گرفتار کرلیا۔

15 جنوری کو جارحیت پسندوں نے میدان وردگ ضلع سید آباد کے تنگی دری کے دولت خیلو کے گاؤں میں ضابط شربت خان کے گھر پر چھاپے کے دوران ان کے گھر کو شدید مالی نقصان پہنچایا اور طالب علم کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

15 جنوری کو جارحیت پسندوں نے افغان فوجیوں کے تعاون سے پروان ضلع سیاگرد کے علاقے واز غردری میں عوامی لوگوں کے گھروں پر بمباری کی۔ اس بمباری میں خواتین اور بچوں سمیت 28 عام افراد ہلاک کردیا۔ اس علاقے میں بھیجے گئے کابل انتظامیہ کے وفد کے سربراہ عوامی جرگے

کے رکن "عبد الستار خواصی" نے ریڈیو آزادی کو بتایا "خارجی فوجی بے گناہ افغانوں کی زندگی کا احترام نہیں کرتے۔ ضلع سیاہ گرد کے واز غردرہ میں ساری رات بمباری کی۔ جس میں 17 عام افراد کو شہید کیا گیا اور کئی زخمی ہوگئے۔ چھ سات گھر بھی اس بمباری میں تباہ ہوگئے۔ خواصی کا کہنا تھا کہ تلاشی کے دوران گھروں کے دروازوں کو بھی بموں سے اڑایا گیا اور لوگوں کو اذیتیں پہنچائیں۔

16 جنوری کو میدان وردگ ضلع چک کے علاقے قربانی میں جارحیت پسندوں کے ایک ڈرون طیارے کے حملے میں ایک عام آدمی زین اللہ ولد رحمت اللہ شہید ہوگیا۔

17 جنوری کو اروزگان ضلع چنارتو کے علاقے شلغ مانده میں داخلی فوجیوں کی جانب سے فائر کیا ہوا مارٹر کا گولہ ایک گھر پر لگ گیا۔ جس میں ایک بچی شہید اور ایک زخمی ہوگئی۔

19 جنوری کو جارحیت پسندوں نے آپریشن کے سلسلے میں میدان وردگ ضلع سید آباد گاؤں تنگی رحمان خیل میں ایک عام فرد احمد جان کے گھر پر چھاپہ مارا۔ تلاشی کے وقت اس گھر میں کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا مگر انہیں زیادہ مالی نقصان پہنچایا گیا۔ اور تین عام افراد شفیع، سیف الرحمن اور رفیع کو گرفتار کیا گیا۔

19 جنوری کو جارحیت پسندوں نے ہلمند ضلع گرشک قلعہ گز کے ریگن مانده کے علاقے میں چھاپے کے دوران تین عام افراد کو گرفتار کیا گیا۔

20 جنوری کو زابل ضلع کرم خیل کے علاقے چینو اور فیض آباد میں جارحیت پسندوں اور داخلی فوجیوں نے تلاشی کے بہانے عام لوگوں کو اذیت دی اور پانچ عام افراد گرفتار کیا گیا۔

20 جنوری کو صوبہ غور ضلع شینکوٹ کے ضلع تشکگ میں اربکیوں نے ایک گھر پر حملہ کیا اور 2 عام افراد کو شہید کر دیا۔

20 جنوری کو ہلمند کے ضلع نوزاد میں گورجستانی فوجیوں کے کیمپ کے قریب افغان فوجیوں نے صحافیوں کے سامنے ایک سات سالہ بچے کو مار دیا۔ اس واقعے کے عینی شاہدین نے بتایا کہ مذکورہ بچے کو اس حال میں نشانہ بنایا گیا جب اس نے سلام کے لیے ہاتھ اٹھایا۔

21 جنوری کو ذرائع ابلاغ نے حکام کے حوالے سے بتایا کہ شہر سراج کے علاقے الکوزو شاخ میں مسلح مخالفین (طالبان) نے اختر محمد نامی ایک شخص کے گھر میں گھس کر ان کو ان کی اہلیہ اور بچے سمیت ایسے وقت میں مار ڈالا جب وہ گہری نیند سو رہے تھے۔ ہلمند کے پولیس ہیڈ کوارٹر کے پریس ترجمان عبد الاحد چوپان کے بقول طالبان نے ان لوگوں کو حکومت سے تعاون کرنے کی بناء پر مار ڈالا۔ اس نے الزام لگایا کہ طالبان نے اس شخص کو اس لیے مارا کہ اسی علاقے میں ایک سال قبل اختر محمد نامی ایک شخص طالبان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور پولیس کے تعاون سے اس خطے سے طالبان کا خاتمہ کرایا۔

اس واقعے کے اگلے روز ہلاک ہونے والے شخص اختر محمد کے داماد عبد الولی نے اس واقعے کی اصل حقیقت اس طرح ظاہر کی: "میرے سسر، ساس اور ان کے چھوٹے بیٹے کو طالبان نے نہیں مارا، انہوں نے اس گاؤں میں اربکیوں کے کمانڈر کے بھتیجے سفر محمد اور محافظ کو انتہائی بے رحمی سے ہلاک کر دیا۔ ہلمند کے صوبائی حکام نے اربکیوں کے ہاتھوں ان تین افراد کے ہلاکت کا اعتراف کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس واقعے میں ملوث عام لوگوں کو گرفتار کیا جائے گا اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

21 جنوری کو صوبہ زابل ضلع شینکی کے مرکز پر سینکڑوں افراد نے قومی رہنماؤں، علماء اور عام لوگوں سمیت اربکیوں کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے امریکا مردہ باد کے نعرے لگائے اور کرزئی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ انہیں اربکیوں کے شر سے نجات دلائی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کے بعد اربکیوں نے اب دکانداروں کو مجبور کرنا شروع کر دیا ہے کہ ماہانہ ایک ہزار افغانی انہیں بھتہ دیا جائے۔ کچھ عرصہ قبل اسحاق زئی نامی ایک شخص کو اسی لیے ہلاک کیا گیا کہ اس نے اربکیوں کو بھتہ دینے سے انکار کر دیا۔ لوگوں کو اربکیوں سے یہ شکایت بھی تھی کہ انہوں نے لسانی جھگڑوں کو ہوا دینا شروع کر دیا ہے۔

21 جنوری کو کاپیسا ضلع نجراب کے علاقے افغانیہ درہ میں داخلی فوجیوں نے مارٹر کے گولے سے چھ عام افراد کو زخمی اور ایک آٹھ سالہ بچی کو شہید کر دیا۔

بقیہ: صفحہ نمبر 34 پر ملاحظہ فرمالیں۔

جنوری کے مہینے میں ہونے والے کارروائیوں کا جدول

نمبر شمار	صوبہ	کارروائیوں کی تعداد	فدائی حملے	دشمن کے مالی اور جانی نقصانات					عام شہریوں اور مجاہدین کی جانی نقصانات		
				صلیبیوں کی اموات	صلیبیوں کے زخمی	ایجنٹوں کی ہلاکتیں	ایجنٹوں کے زخمی	فوجی گاڑیوں اور ٹینکوں کی تباہی	مجاہدین کے شہداء	مجاہدین کے زخمی	گاڑیوں کی تباہی
-1	قندہار	64	2	101	0	70	31	34	12	2	1
-2	ہلمند	179	3	17	11	389	156	62	20	18	2
-3	غزنی	30	2	2	1	63	43	10	4	4	1
-4	خوست	31	0	0	0	49	34	9	1	0	0
-5	نورستان	4	0	0	0	14	6	0	0	0	0
-6	میدان وردگ	7	0	0	0	22	3	2	0	1	0
-7	کونڑ	83	0	0	0	102	87	8	0	5	0
-8	پکتیکا	15	0	0	0	33	36	5	0	2	0
-9	زابل	20	0	0	0	40	19	10	1	2	0
-10	لوگر	23	0	4	1	16	17	3	0	1	0
-11	کاپیسا	15	0	0	0	28	18	5	0	0	0
-12	روزگان	39	0	0	0	69	32	12	0	2	0
-13	پکتیا	11	0	6	8	6	14	2	0	0	0
-14	فراہ	22	0	0	0	33	20	8	1	0	0
-15	کابل	13	3	33	5	35	39	2	6	0	1
-16	ننگرہار	94	2	32	1	92	117	28	11	2	2
-17	لغمان	22	0	1	0	19	39	7	4	2	0
-18	ہرات	46	0	0	0	56	67	24	10	8	0
-19	نیمروز	21	0	0	0	38	23	10	0	5	0
-20	بادغیس	23	0	0	0	17	12	0	1	2	0
-21	قندوز	13	0	0	0	6	0	1	0	0	0
-22	بغلان	5	0	0	0	10	2	2	0	0	0
-23	فاریاب	13	0	0	0	29	11	2	3	3	0
-24	غور	3	0	0	0	2	0	0	0	0	0
-25	پروان	6	0	1	0	0	0	0	0	0	0
-26	تخار	2	0	0	0	2	0	0	0	0	0
-27	سمنگان	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
-28	بدخشان	3	0	0	0	10	10	0	0	1	0
-29	بامیان	1	0	0	0	0	0	1	0	0	0
-30	بلخ	8	0	2	2	27	10	3	3	6	0
-31	سرپل	6	0	0	0	6	14	2	1	2	0
-32	دائی کنڈی										
-33	جوزجان	4	0	0	0	7	1	1	0	0	0
-34	پنجشیر	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
مجموعہ		826	12	199	29	1290	861	253	78	68	7

دشمن کے گرائے جانے والے طیارے: 1- ہرات میں ایک ہیلی کاپٹر 2- قندہار میں 5 ہیلی کاپٹر۔ 3- ہلمند میں ایک ہیلی کاپٹر۔ 4- پروان میں ایک ڈرون طیارہ

فرمان امیرالمؤمنین

ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

عوام کے تمام حقوق کی ضمانت، خطے اور دنیا بھر کے ممالک خصوصا پڑوسیوں سے جانبین کا احترام، اسلامی اصولوں اور قومی مفادات کی روشنی میں بہتر تعلقات کا قیام، ملک کے بنیادی مسائل خصوصاً اقتصادیات اور صنعت و تجارت پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ معاشرے میں ایسا ایک نظام بروئے کار لایا جائے گا جو عوام اور ملک کی مادی اور روحانی ترقی کے لیے کام کرے گا۔

عالمی دنیا سے رابطوں کے لیے صرف امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کی ذمہ داری لگادی گئی ہے۔ اس حوالے سے اگر کسی اور جگہ پر طالبان کے نام پر کوئی دفتر کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ امارت اسلامیہ کے نمائندگی ہرگز نہ ہوگی۔ غیر نمائندہ افراد سے رابطے محض وقت کے ضیاع سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔ اسی طرح اگر امارت اسلامیہ کے باقاعدہ متعین شدہ ترجمانوں یا سیاسی دفتر کے ذمہ داران کے علاوہ کوئی اور شخص امارت اسلامیہ کے نام پر امارت اسلامیہ کی پالیسی بیان کرتا پھرتا ہے یا سیاسی دفتر کے علاوہ کوئی اور مخالفین سے رابطے کی کوششیں کرتا ہے یا کوئی امارت اسلامیہ کے نام سے انتخابات کی حمایت کرتا ہے تو وہ ہمارا نمائندہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم سے وہ مربوط ہے، بلکہ ایسے لوگوں کی جانب سے یہ سب کچھ محض ذاتی شہرت اور مادی فوائد کے حصول کی خاطر کیا جارہا ہے۔

SHARIAT

Monthly Islamic Magazine

2nd Year February 2014

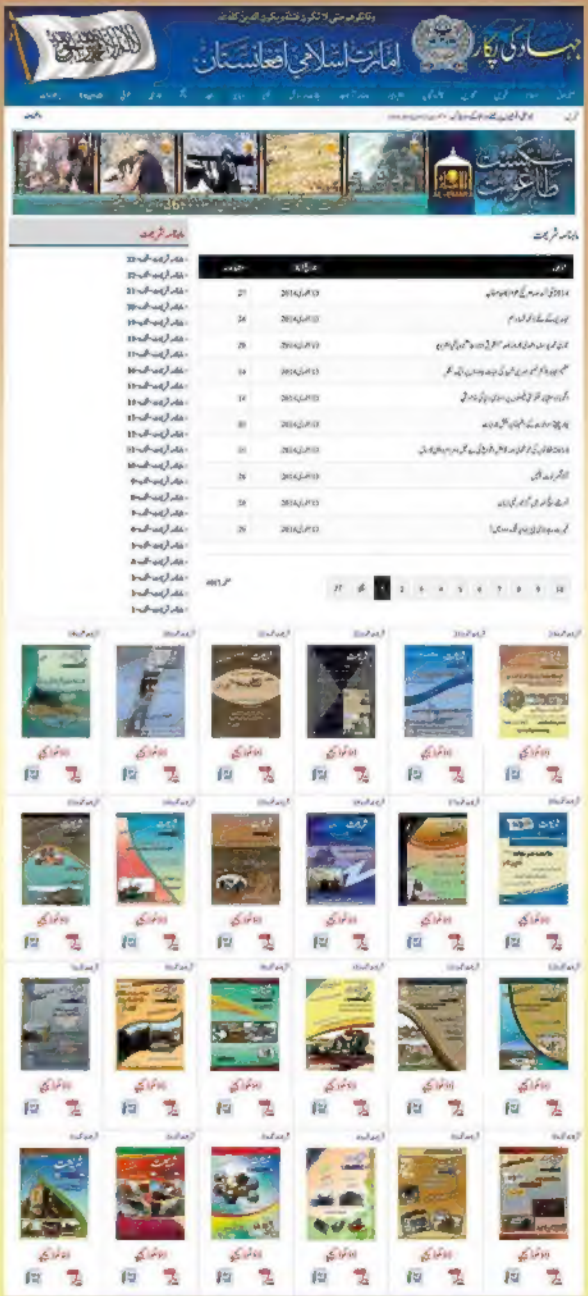

کلک کریں !

اور پڑھیں ماہنامہ شریعت کے تمام شمارے

براہ راست یا ڈاؤنلوڈ کریں

یونیکوڈ (آفس ورڈ) اور پی ڈی ایف فائل میں

امارت اسلامیہ افغانستان کی اردو ویب سائٹ پر

www.shahamat-urdu.com

shariatmagazine@yahoo.com

www.twitter.com/shariatmagazine www.facebook.com/Shariat.Magazin